

هَذَا رِسَالَتِي بِكَ لِلْمَسَاءَةِ

كَلِمَاتُ الصَّادِقِ

وَمِنْ يَاتِ بِرِسَالَةٍ مِثْلَهَا فَلَهُ انْعَامٌ

الْفِ مِنْ الْوَرَقِ غَيْرِ مَقْلَدٍ

كَانَ أَوْ مِنَ الْمَقْلَدِ

وَأَنْتَ

...

قَدْ جُعِلَ بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ فِي تَجَافِي رُسِيَا كَلِمَاتِ

بِأَمْرِ النَّشْرِ غُلَامًا فَاذْكُرِ الْقَبِيحَ مَا لَكَ الْمَطْبَعُ وَالْحَيُّ رَبُّ الْعَالَمِينَ

التنبية

أيها الكفرة الذين أصروا على تكذيبي وهو الحق جل جلاله أعلمكم الله أن هذه الرسالة معيار للتقيد
أمري وأمركم فإن كنتم لا تتأهلون عن سبكم ولا تخافون قهركم وتظنون أنكم علامو الشريعة ^{والمعيار}
الطريق وعلما للملته فضلا عما لا مة ذاتوا برسالة من مثلكم ضائقين وإن لم تفعلوا واد الله لتفعلوا
فأفقر الله الذي ترجعوا إليه واتقوا ناراً تأكل أحشأ المجرمين - والله أني ما ألفت هذه الرسالة
لكسر نفوسكم وإطفاء شعلته دعوتكم وكنت أطيع على سوية ذلكي ومساغ محبة ولكني أدت أن أظهرت
هكم على المنصفين - فمشت كذا مني وقضيت من درج البيان لباغتي فإن نأوتهم وأقيم بسلام من مثلكم
فلكم ألف بل ازيد عليه عشرين درهما للنا البين - والله أني ما أرى فيكم إلا أبعالي القرايع والذلاء
الماع والمأخ وما أرى عندكم من ماء معين - وأعجبني أنكم مع كونكم خادى الخاض من المعارف والدينية تستكبرون
ولا تتعبدون ولا تتعبدون محبة المتقين - فالذي بعثني لأزكم وأفكم وأفكم لقد سئلت الله أن يحكم بيني وبينكم
وبينهم كيلا أكاذيبين - وما عرضت عليكم درهما دينارا إلا اختياراً فإن نأضمتوني في تفسيرها ونظما فهو لكم
حكما وأعلم أن الله يحزنكم ويرى الخلق جهلكم ويرىكم ما كنتم تكذبون وتستعلون مستكبرين - وقد ^{نظمت}
هذه القصيدة بأرجال من غير احتمال في بلدة عنبر سر وكان ثم مشاهد حروب من المسلمين ولكني
أهملكم إلى شهرين من وقت اشاعة هذه الرسالة وأرغباً محبون أتولون الدبر وتكونون من المناضلين
أن شيخ الباطل تدعاني غضباً فنهضت اليها عجلاً وقلت قد قهراني أيتت لأن ودانيتها بالمصالح المسعد
ولكني أعلمه من قديمين - وهذه رسالة المتقد أدعت دقائق القرآن وضحت بطيب العرفان وسيتو اليه
شرب من تسيم الجنان وسفرت عن مرأى وسيم وأرج نسيم وتولدت بوجه حبين - لمعاتها
أزادت بالجمان وصليت القلوب بالنيهان وهيجت البلايل في صدم والمعادين وكتبته بالثلا
يتبع للجدال مطرح ولا للهراسرج وليتباين الحق وليستباين سبيل المحرمين - وأخر دعوانا
أن الحمد لله رب العالمين



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي لا تدركه الابصار وهو يدريك الابصار - وتتبعه الافكار
عن فهم كنهها - تباعد الليل من النهار - الذي جعل النابض والقاصد وسوله المصطفى
الى ما دبة الجفلى - من اهل الحضارة والفلا - والصلوة والسلام على
حبيب محمد خاتم النبيين وفخر المرسلين - الذي جاء بالهدى والبراهين -
واسعف الناس بحاجاتهم وسيمم اصلاح العالمين - فكم من محتاج الى
الهوى دخل في الروحانيات - وكمن ذى لسان سليط - وغيف مستشيط
سار من المهدبين المطهرين - اللهم فصل على هذا الرسول النبي الامي الذي
فاق الرسل كهم في كماله - وحاز كل فضيلة في سيرة وصفاته - والف بين قلوب
ايم كانوا يدجون ولا يخلصون - واصبح قوما كانوا يشركون ولا يؤحدون - وهم
اناسا كانوا ينجرون ولا يتقون - وينفون مطايا نفوسهم ولا يسيرون

في سبيل الله ولا يتيقظون - وكان رضى الله عليه وسلم أمياً لم يقرب شيئاً
 من علوم الدنيا والدين وبلغ أشده في قوم أميين وعميين - ولم ير رضى الله عليه وسلم
 وجه العالمين العارفين - بل لم يرهم عن وجارته - ولا ظعن عن الفه وجارته -
 ومع ذلك سبق العالمين والعالمين في عقله وعلومه وبركاته وفيوضه وأنواره
 حتى غمريت مواهب هدايته المشرق والمغرب - والأجانب والأقارب -
 وأطال كل ذي ذيل ذيله إلى بركاته - وامتدت أيدي الناس إلى أفادته ^{وخياله}
 فأرى الناس سبيل السلام - ونجاهم من المسالك الشاغرة وطرق الظلم -
 وطهرهم من شعب التفاق والشقاق والنزاع والمشاجرة وسببهم إلى السلام
 بصراعيون - وأحسن الظنون - ونجى المسجون - حتى ألقى فروع الناس
 الاستسلام - وثبت جذبات كفرهم وثبت الأقدام - ونشطهم إلى الثبات
 والاستقامة وأقام فالصبر وأمرهم بالسبيلهم ومنازلهم وتخيرهم بالمناخ - و
 وردوا الورد النقاخ - وزكوا وعصوا وطهروا حتى سموأخيار الناس - وخلصوا
 من كل نوع النعاس - وكملا في العلم الباطني والخبر الروحاني إلى أن استعوا بالعلم
 الأكياس - وحصص فهم نورينير الناس - وبذلت شيمهم وقرايحهم - ونور
 نفوسهم ونشرت مدايحهم - واعتلقوا بالنبى الكريم اعتلاق الأثاربالأعم
 ولو اعتمد من طرق الفساد إلى مناهج السداد - حتى وصلوا منازل القرب
 والمحبة والوداد - وبلغوا وانتهوا إلى كمالات قدرها الله للعباد -
 فالحمد لله الذي هدى عباده بهذا الرسول النبى الامى المبارك واحيى به
 العالمين -

اما بعد مدواً منع ہو کہ موافق اس سنت غیر متبدلہ کے کہ ہر ایک فلیتہ یحییٰ کے وقت خدا تعالیٰ
 اس اُمت مرحومہ کی تائید کیلئے توجہ فرماتا ہے اور صحت عامہ کے لئے کسی اپنے بندہ کو حاس
 کر کے تجدید دین بتین کے لئے مامور فرما دیتا ہے یہ عاجز ہی اس صدی کے سر پر خدا تعالیٰ
 کی طرف سے مجدد کا خطاب پا کر مبوٹ ہوا اور جس نوع اور قسم کے فتنے دنیا میں پہل سے تھے
 انکے رفع اور دفع اور قلع قمع کے لئے وہ علوم اور وسائل اس عاجز کو عطا کئے گئے کہ جیتا
 خاص عنایت الہی انکو عطا نہ کرے کیونکہ حاصل نہیں ہو سکتے مگر افسوس کہ جیسا قیام سے ناتمام اور
 ناقص الفہم علماء کی عادت ہے کہ بعض اسرار اپنے فہم سے بالاتر پا کر منہج اسرار کو کا فر ٹھراتے رہیں اسی
 راہ پر اس زمانہ کے بعض مولوی صاحبوں نے یہی قدم مارا اور حیرت منظر خصوصاً قرآنیہ و حدیثیہ سے سمجھا گیا۔
 مگر ایک ذرہ ہی صدق کی روشنی انکے دلون پر نہ پڑی بلکہ برعکس اس کی تکفیر اور تکذیب کا بارہ میں
 جوش کہلا یا کہ نہ صرف فر کہنے پر کفایت کی بلکہ افر نام رکھا اور ایک مومن اہل قبلہ کے خلوت جہنم
 پر فتوے لکھے اس عاجز نے بار بار خداوند کریم کی قسمیں کہا کہ بلکہ مسجد میں جو خانہ خدائے بیچہ کر
 اپنے ظاہر کیا کہ میں مسلمان ہوں اور ابدیشا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ پر ایمان لاتا ہوں
 مگر ان بزرگوں نے قبول نہ کیا اور کہا کہ یہ منافقانہ اقرار ہے خاص کر انہیں سے جو میان محمد بن تالی
 ہیں انہوں نے تو اپنی ضد کو کمال تک پہنچا دیا اور کہا کہ اگر میں بخشم خود نشان ہی دیکھوں تو میں ہرگز
 مسلمان نہ سمجھوں گا اور ہمیشہ کا فر کہتا رہوں گا چہت نہ بعض نشان بھی ظاہر ہو مگر حضرت بطالوی
 صاحب نے انکا نام استدراج یا نجوم رکھا اور ہر ایک طور سے لوگوں کو دھوکے دئے چنانچہ منجملہ ان
 دھوکوں کے ایک یہ بھی ہے کہ یہ شخص بالکل جاہل اور علوم عربیہ سے بالکل بے بہرہ ہے اور مع
 وجہ الہی جو خدائی سے بھی کچھ مدد نہیں پاسکتا اور اپنی بی دانی کو بہت کر دفر سے بیان
 کیا تا اس وجہ سے ہر غلطی دلون میں جم جاوے اور عاجز کو ایک جاہل اور آدمی اور علوم عربیہ

بیگانہ اور ملعون اور مغتری قرار دیکر یہ چاہا کہ عوام پر تمام راہیں نیک نیتی کی بند ہو جائیں لیکن عجب
 قدرت خداوند تعالیٰ سے کہ اس امر میں بھی اس نے نہ چاہا کہ بٹالوی صاحب کو ہم مشرب علماء کی
 کچھ عزت اور ایسی ظاہر ہو سوا اگرچہ میں حقیقت میں کی طرح ہوں لیکن محض اس لئے فضل ہو علم کو
 دو تاقی و تاقی قرآن کریم میں میری وہ مدد کی کہ میرے پاس ایسا الفاظ نہیں ہیں کہ میں اس شخص کو
 کا شکر ادا کر سکوں اور مجھے کو بشارت دی کہ اگر میں بٹالوی یا کوئی دوسرا اس کا ہم مشرب ملے
 آئے تو شک فاش ملے گا کہ اس شخص کو ہلکا ہی بنا پر میں نے اس کا ہٹا دیا کہ میان بٹالوی چہرہ
 ہے کہ میرے مقابل پر قرآن کریم کی ایک سورت کی تفسیر عربی فصیح بلغ میں لکھے جو
 جزو سے کم نہ ہو اور نیز ایک قصیدہ نعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرے جو
 شعر ہو یا ایسا ہی میرے پر واجب ہو گا کہ میں ہی اسی سورۃ کی تفسیر عربی فصیح بلغ میں لکھوں
 اور نیز شعر کا قصیدہ ہی نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تیار کروں اور پھر اگر عند المقابلہ
 والموازنۃ میان بٹالوی صاحب کی تفسیر اور ان کا قصیدہ میری تفسیر اور قصیدہ فصیح اور بلغ
 اور اتم اور اکمل ثابت ہو تو میں اپنے دعوے سے توبہ کروں گا اور سمجھ لوں گا کہ خدا تعالیٰ نے
 بٹالوی صاحب کی تائید کی اور اپنی کتابیں جلا دوں گا اور اگر میں غالب ہو تو بٹالوی صاحب کو اقرار
 کرنا پڑے گا کہ وہ اپنے ان بیانات میں سراسر کاذب اور دغا گو تھے کہ شخص مغتری اور دجال
 اور کافر اور ملعون ہے اور نیز علوم عربیہ سے ایسا جاہل کہ ایک صغیر بھی درست طور پر نہیں آتا اور
 ساتھ اسکے سینے یہ بھی لکھا تھا کہ اگر کوئی شخص ہم میں سے اس مقابلہ سے شہید ہو جائے یا بجا
 نجاتوں اور حیلوں سے اس طریق آزمائش کو مال دیوے تو اس پر خدا تعالیٰ کی قسم لغتین
 ہوں مگر انیسویں صدی کے بٹالوی صاحب نے ان لغتوں کی کچھ بھی پروا نہیں کی۔ اور کئی عہد اور وعدے
 تو بیکر آخر حیلہ جوئی کے طور پر یہ جواب دیا کہ اول ہم آپ کی عربی تالیفوں کو آزمائش کی نظر سے

وچہین گے کہ وہ سہو اور سیان سے متراہین یا نہین اور کوئی غلطی ضرورتِ نحو کی رد سے انہیں پائی جاتی
 ہے یا نہین اگر نہین پائی جائیگی تو پہر بالمقابل تفسیر لکھنے اور توشعرا کا قصیدہ بنانے میں کچھ عذر نہ ہوگا۔
 اگر دانشمندی سمجھ لیا کہ بطلالوی صاحب نے اپنی جان بچا کیلئے چیلہ لکھا ہے کیونکہ ان کو خوب معلوم
 کہ عربی یا فارسی کی کوئی مہبطتالیف سہو اور غلطی سے خالی نہیں ہو سکتی اور جیلہ جو کیلئے کوئی نہ کوئی
 لفظ گو سہو کا تب ہی ہی حجت پیش کر نیکی لئے ایک سہارا ہو سکتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ انہوں
 نے بہت ہاتھ پیر مار کر اوٹیل مشہور مرتا کیا نہ کرتا پر عمل کر کے یہ شرمناک عذر پیش کر دیا اور اپنے
 دل کو اس بازاری چال بازی سے خوش کر لیا کہ کسی ایک سہو کا تب یا فرض کرو اتفاقاً کسی
 غلطی کے نکلنے سے یہ حجت ہاتھ آجائیگی کہ اب غلطی تمہاری کسی کتاب میں نکل آئی اسلئے بحث
 کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن فوس کہ بطلالوی صاحب نے یہ نہ سمجھا کہ مجھے اور کسی انسان کو
 بجائے علیہم السلام کے معصوم ہونیکا دعوائے ہے۔ جو شخص عربی یا فارسی میں مہبطتالیف
 کر لیا ممکن ہے کہ مہبطتالیف مشہورہ قلما سلم کتار کے کوئی صرغی یا نحو غلطی اس سے ہو جائے
 اور باعثِ خطا و فطر کے اس غلطی کی اصلاح نہ ہو سکے اور یہ بھی ممکن ہے کہ سہو کا تب کے کوئی غلطی
 چھپ جاے اور باعثِ فہول بشریت سے لف کی اس پر نظر نہ پڑے پہلے بیکل نہ بختہ چینی میں مین فون
 فرق کی علمی طاقتوں کا موازنہ کیونکر ہو۔ غرض بطلالوی صاحب کے ایسے بیہودہ جوابات سے
 یقینی طور پر معلوم ہو گیا کہ علم تفسیر اور علم ادب میں قسام حقیقی نے انکو کچھ ہی حصہ نہیں دیا اور
 مجرور معن و طعن اور چال بازی کی مشق کے اور کچھ ہی ان کے دل اور دماغ اور زبان کو لازم آتا
 نہیں لی اسوجہ سے اول بھو ان کے اس قسم کے تعصبات کو دیکھ کر دل میں خیال آیا تھا کہ
 اب ہمیشہ کے لئے ان سے اعراض کیا جائیگی لیکن عوام کا فیلط خیال دور کرنے کیلئے کہ گویا میان محمد
 بطلالوی یا دوسرے مخالف مولوی جو اس بزرگ کے ہم مشرب ہیں علم ادب اور حقائق تفسیر کلام

الہی میں ید طولی رکھتے ہیں قرین مصلحت سمجھا گیا کہ آبِ آخری ذوق **استقامت** کے
 طور پر بطلوی صاحب نے ان کے ہم شریک سرور علماء کی عربی دانی اور حقائق شناسی کی حقیقت
 ظاہر کر نیکی کے لئے یہ رسالہ شائع کیا جا اور واضح رہے کہ اس سالہ میں **چار قصائد** اور ایک **نفسیہ**
سورۃ فاتحہ کی ہے اور اگرچہ یہ تصانیف صرف ایک ہفتہ کے اندر بنائے گئے
 ہیں بلکہ حق یہ ہے کہ چند ساعت میں لیکن بطلوی صاحب نے انچھم شریک لبون کیلئے
 محض اتمامِ حجت کی غرض سے پوری ایک ماہ کی مہلت دیکر یہ اقرا شرعی قانونی شائع کیا جاتا ہے
 کہ اگر وہ اس سالہ کی اشاعت سے ایک ماہ کے عرصہ کے مقابل پر اپنا فصیح بلغ رسالہ شائع
 کر دین جس میں اسی تعداد کے موافق اشعار عربیہ ہوں جو ہمارے اس رسالہ میں ہیں اور یہی حقائق
 اور معارف اور بلاغت کے التزام سے سورہ فاتحہ کی تفسیر ہو جو اس سالہ میں لکھی گئی ہے تو
 ان کو ہزار روپیہ **العسام ویا جائیگا** ورنہ آئندہ ان کو یہ دم مارنے کی گنجائش
 نہیں ہوگی کہ وہ ادیب اور عربی دان ہیں یا قرآن کریم کی حقائق شناسی میں کچھ بھی انکو
 مست ہو اور سنیو شناس ہے کہ یہ گروہ علماء کا اپنے اپنے مکانات میں بیٹھ کر اس عاجز کو ایک طرف تو
 کاذب اور جال اور کافر ٹھراتے ہیں اور ایک طرف یہ ہی کہتے ہیں کہ یہ شخص سراسر جاہل ہے اور
 علم عربی سے کھلی بیخبر۔ سو اس مقابلہ سے تمام تر صفائی ظاہر اور ثابت ہو جائیگا کہ اس بیان میں
 یہ لوگ کاذب ہیں یا صادق اور چونکہ ان لوگوں کے دلوں میں دیانت اور خدا ترسی نہیں اسلئے
 اب میں نہیں چاہتا کہ بار بار انکی طرف توجہ کروں۔ اور اگرچہ میں ایک صریح کشف کروں
 ایسے متعصب اور کج دل لوگوں کے ساتھ مباحثات کرنے سے روکا گیا ہوں جسکا ذکر میری کتاب
 ایٹن مکملات اسلام میں چھپ چکا ہے لیکن یہ مقابلہ نشان نمائی کے طور پر ہے اور ملحوظ
 توجہ و تقویٰ سے آئندہ یہ عہد بھی کرتا ہوں کہ اگر اب میان محمد حسین بطلوی یا کسی دوسرے مولوی نے

بغیر کسی حیلہ و حجت کے میرے ان قصائد اور تفسیر کے مقابل پر عرصہ یکماہ تک اپنے قصائد اور تفسیر
 شائع نہ کی تو پھر ہر شیعہ کے لئے اس قوم سے اعراض کرونگا۔ اور اگر اس سالہ کے مقابل پر یہاں
 بطلانی یا کسی اور مسئلے کے ہم مشرب سید ہی نیت سے اپنی طرف سے قصائد اور تفسیر سورہ فاتحہ تالیف
 کر کے بصورت رسالہ شائع کر دی تو میں سچے دل سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر ثالثوں کی شہادت
 ثابت ہو جاوے کہ ان کے قصائد اور انکی تفسیر جو سورہ فاتحہ کے دقایق اور حقائق کے متعلق
 ہوگی میرے قصائد اور میری تفسیر سے جو اسی سورہ مبارکہ کے اسرار لطیفہ کے بارہ میں ہے
 ہر پہلو سے بڑھ کر ہے تو میں ہزار روپیہ نقد انہیں سے ایسے شخص کو دوں گا جو فرائض سے
 یکماہ کے اندر ایسے قصائد اور ایسی تفسیر بصورت رسالہ شائع کرے اور نیز یہ بھی قرار کرتا ہوں کہ بعد
 بالمقابل قصائد اور تفسیر شائع کر نیکی کے اگر ان کے قصائد اور انکی تفسیر نحوی و صرفی اور علم بلاغت
 کی غلطیوں سے متبرکت نکلتے اور میرے قصائد اور تفسیر سے بڑھ کر نکلتے تو پھر باوصف اپنی اس کمال کے
 اگر میرے قصائد اور تفسیر بالمقابل کے کوئی غلطی نکالیں گے تو فی غلطی پانچ سو روپیہ
 بھی دوں گا۔ مگر یاد رہے کہ نکتہ چینی آسان ہے ایک جاہل بھی کر سکتا ہے مگر نکتہ نامی مشکل۔
 تفسیر لکھنے کے وقت یہ یاد رہے کہ کسی دوسرے شخص کی تفسیر کی نقل منقول نہیں ہوگی بلکہ وہی
 تفسیر لائق منظور ہوگی جس میں حقائق و معارف جدیدہ ہوں بشرطیکہ کتاب اللہ اور فرمودہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے مخالف نہ ہوں۔ اللہ بشارت قرآن کریم کی تعریف میں صاف فرماتا ہے کہ ہمیں
 ہر ایک چیز کی تفصیل ہے پھر معارف اور حقائق کا کوئی حصہ کیونکر اس سے باہر رہ سکتا ہے۔ ماسوائے
 خدا تعالیٰ کا قانون قدرت بھی یہی شہادت دیتا ہے کہ جو کچھ اس سے صادر ہوا ہے خواہ ایک
 مکہ ہو وہ بے انتہا عجائبات اپنے اندر رکھتا ہے پھر کیا ایک یا نداریہ راکظا ہر کر سکتا ہو کہ ایک
 مکہ یا پتھر کی بناوٹ تو ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے کہ اگر قیامت تک تمام فلاسفہ اسکو خواص عجیبہ وریات

کر نیکے بارہ میں سوچتے چلے جائیں تب بھی ان کو یہ دعویٰ نہیں پہنچتا کہ جس قدر
 انہیں خواص تھوڑے انہوں نے معلوم کر لئے ہیں لیکن قرآن کریم کی عبارتیں صرف سطحی خیالات تک
 محدود ہیں جو ایک جاہل ملا آپہ سر سری نظر ڈال کر دعویٰ کر سکتا ہے کہ جو کچھ قرآن میں تھا میں نے معلوم
 کر لیا۔ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز بدل نہیں سکتا اور اسکی مخلوقات میں سو ایک پتہ ہی ایسا
 جسکو چند معلومہ خواص میں محدود کہہ سکیں بلکہ اسکی ہر ایک مخلوق خواص غیر محدودہ اپنے اندر کہتی ہو
 اور اسوجہ سے ہر ایک مخلوق میں صفت منطیری پائی جاتی ہے اور اگر تمام دنیا اسکی نظیر بنا چاہے
 تو ہرگز اسکی تو میسر ہو جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آپ فرمادیا ہے کہ کبھی بنانے پر ہی کوئی
 قادر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قادر نہیں ہو سکتا اسکی یہ تو وجہ ہے کہ کبھی میں ہی اس قدر عجائبات
 صلح ہیں کہ انسانی طاقتوں بلکہ تمام مخلوق کی قوتوں سے بڑھ کر میں پھر خدا تعالیٰ کا کلام کہ میں ایسا گرا
 ہوا اور ادنیٰ درجہ کا سمجھاؤں کہ جو اپنے خواص اور حقائق کے رو سے کبھی کے درجہ نہیں کیا
 یہی کلام نہیں جسکو حق میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے **قُلْ لَنْ أَجْتَمِعَ الْجَن**

وَالنَّاسِ عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ

بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ایسے اگر جن انسان

اس بات پر اتفاق کر لیں کہ اس قرآن کی نظیر بنا دیں تو ہرگز بنا نہیں سکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسری

مدد ہی کریں۔ بعض نادان ملا اسناد ہم اسکا کرتے ہیں کہ یہ منطیری صرف بلاغت کو تعلق ہے

لیکن ایسے لوگ سخت جاہل اور دہلوان کے اندر ہیں اس میں کیا کلام ہے کہ قرآن کریم اپنی بلاغت

اور فصاحت کے رو سے ہی منطیر ہے لیکن قرآن کریم کا یہ منشاء نہیں ہے کہ اسکی منطیری صرف

اسوجہ سے ہے بلکہ اس پاک کلام کا یہ منشاء ہے کہ جن جن صفات سے وہ تصف کیا گیا ہو ان تمام

صفات کے رسودہ بیظیر سے گریہ حاجت نہیں کہ وہ تمام صفات جمع ہو کر بیظیری پیدا ہو بلکہ ہر ایک صفت جداگانہ بیظیری کی حد تک پہنچی ہوئی ہے اب ضروری سمجھ کر قرآن کریم کی وہ صفات کاملہ جو اس پاک کلام میں مندرج ہیں جنکی رد سے قرآن کریم بیظیر کہلاتا ہے بطور نمونہ کسی قدر ایل میں لکھی جاتی ہیں اور وہ یہ ہیں۔

الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ - يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَى طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ - ان
 هُوَ الَّذِي ذَكَرَ الْعَالَمِينَ - مَنْ يَشَاءُ مِنْكُمْ إِن يَسْتَقِيمِ - مَا فَرَطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ
 هَذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ - فَلَا اقْسَامَ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ وَإِنَّهُ
 لَقَسْمٌ لِّوَعْلَامُونَ عَظِيمٌ - إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ لَا يَمِيسُهُ إِلَّا الْمَطَهَّرُونَ
 أَصْلَاهَا ثَابِتٌ وَفَرَعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ - إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي
 هِيَ أَقْوَمُ - إِنَّهُ لَقَوْلُ فَصْلٍ - لَا رَيْبَ فِيهِ - حَمْدٌ بِأَلْغَةِ - وَمُهَيْمِنًا هَدًى
 لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ - وَإِنَّهُ لَتَذْكُرٌ لِّلْمُتَّقِينَ - وَإِنَّهُ لَحَقُّ
 الْيَقِينِ - وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ - قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ -
 يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ
 بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ - هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ
 الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ - يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا
 إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا - الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ
 لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا - اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِي تَقْشَعْرُقُ
 جُلُودَ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ ذَلِكَ هُدًى مِنَ اللَّهِ
 يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ - قُلِ اللَّهُ يَهْدِي الْقَوْمَ الْيَقِينَ - أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ -

انزل من السماء ماءً افسالت اودية بقدرها۔ وما انزلنا عليك الكتاب الا لتبين
 لهم الذي اختلفوا فيه۔ هو الذي ينزل على عبدہ آیاتٍ بيناتٍ ليجرحكم
 من الظلمات الى النور۔ يا ايها الناس قد جاءكم موعظة من ربكم وشفاء لما
 في الصدور۔ كتاب انزلناه اليك مبارك ليدبرواياته وليتذكر اولوا الالباب
 وتذريه قومًا ذنبا۔ وكلشيء فصلناہ تفصيلاً۔ وبالحق انزلناه وبالحق نزل۔
 وانه لكتاب عزيز لا ياتيہ الباطل من بين يديه ولا من خلفه۔ جعلناہ نورًا
 لنهدي به من نشاء من عبادنا۔ تبیاناً لكل شیء۔ مرحماً من امرنا۔ بلسان عربي
 مبين۔ فيها كتب قيمہ۔ قل لئن اجتمعت الجن والناس علی ان ياتوا بمثل
 هذا القرآن لا ياتون بمثلہ ولو كان بعضهم لبعض ظهيراً۔

خلاصہ ترجمہ ان تمام آیات کا یہ ہے کہ قرآن حکیم ہے یعنی حکمت سے بہرہ ور ہوا ہے۔ راہِ راست
 کی تمام منازل طے کر دیتا ہے اور ذکرِ عالمین ہے یعنی ہر ایک قسم کی فطرت کو اس کی کمالات مطلوبہ
 یاد دلانے اور ہر ایک رتبہ کا آدمی اُس سے فائدہ اُٹھاتا ہے جیسو ایک عامی و سیاہی ایک فلسفی
 یہ اس شخص کیلئے اُترتا ہے جو انسانی ہمتقامت کو اپنے اندر حاصل کرنا چاہتا ہے یعنی انسانی درخت
 کی جس قدر شاخیں ہیں یہ کلام اُن سب خون کا پرورش کن بیوہ والا اور حدِ اعتدال پر لانیو والا ہے۔ اور
 انسانی قوی کے ہر ایک پہلو پر اپنی تربیت کا اثر ڈالتا ہے۔ کوی صداقت اس سے باہر نہیں۔
 اسکی تعلیمیں بصیرت بخشی ہیں اور ایمان لانیوالوں کو وہ راہ دکھاتی ہیں جس سے ایمان قوی ہوتا ہے
 اور حانیت اور حمیت الہی اُنکے شامل حال ہو جاتی ہے جس سے وہ ایمانِ عرفان کے درجہ تک
 پہنچتے ہیں اور پھر اُنکے اُترتا ہے کہ میں مع اقع الجنوم کی قسم کہتا ہوں اور یہ بڑی قسم ہے اگر تمہیں
 علم ہو اور قسم اس بات پر ہے کہ یہ قرآن عظیم الشان کتاب ہے اور اسکی تعلیمات سنتِ اللہ کے مخالف نہیں

بلکہ اسکی تمام تعلیمات کتاب کمون یعنی صحیفہ فطرت میں لکھی ہوئی ہیں اور اسکے دقائق کو وہی لوگ معلوم کرتے ہیں جو پاک کو گئے ہیں (اس جگہ اسد جلیشانہ نے موقع النجوم کی قسم کہا کہ اس طرف اشارہ کیا کہ جیسے ستارہ نہایت بلندی کی وجہ سے نقطوں کی طرح نظر آتے ہیں مگر وہ اصل میں نقطوں کی طرح نہیں بلکہ بہت بڑے ہیں ایسا ہی قرآن کریم اپنی نہایت بلندی اور علو شان کی وجہ سے کم نظروں کے آنکھوں سے مخفی ہے اور جن کی غبار دور ہو جاوے وہ آنکھ دیکھتے ہیں اور اس آیت میں اسد جلیشانہ نے قرآن کریم کے دقائق عالیہ کی طرف ہی اشارہ فرمایا ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص بندوں سے مخصوص ہیں جسکو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے پاک کرتا ہے اور یہ عمر میں نہیں ہو سکتا کہ اگر علم قرآن مخصوص بندوں کے خاص کیا گیا ہے تو دوسروں سے وافرانی کیفیت میں کیونکر مواخذہ ہوگا کیونکہ قرآن کریم کی وہ تعلیم جو مدارایان ہے وہ عام فہم ہے جسکو ایک کافر بھی سمجھ سکتا ہے اور ایسی نہیں ہے کہ کسی طرح منہ والے سے مخفی رہ سکے اور اگر وہ عام فہم نہ ہوتی تو کارخانہ تبلیغ ناقص رہ جاتا۔ مگر حقائق معارف چونکہ مدارایان نہیں صرف یادت عرفان کے موجب ہیں اسلئے صرف خواص کو اس کو چہ میں راہ دیا کیونکہ وہ دراصل مواہب روحانی نعمتیں ہیں جو ایمان کے بعد کامل الایمان لوگوں کو ملا کرتی ہیں۔) پھر بعد اسکے فرمایا کہ کلمات قرآن کے اس تخت کی مانند ہیں جسکی جڑ ثابت ہو اور شاخیں اسکی آسمان میں ہوں۔ اور وہ ہمیشہ اپنے وقت پر اپنا پہل دیتا ہے یعنی انسان کی سلیم فطرت اسکو قبول کرتی ہے اور آسمان میں شاخوں کے ہونیسے یہ مراد ہے کہ جڑ بڑے معارف پر مشتمل ہے جو قانون قدرت کے موافق ہیں اور ہمیشہ پہل پہل پیچھے رہا ہے کہ وہی طور پر روحانی تاثیرات اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور یہ فرمایا کہ یہ آں اس سیدہ راہ کی ہدایت دیتا ہے جس میں ذرا کجی نہیں اور انسانی شریعت بالکل مطابقت رکھتی ہے۔ اور حقیقت قرآن کی خوبیوں میں سے یہ ایک بڑی خوبی ہے کہ وہ ایک کامل دائرہ کی طرح بنی آدم کی تمام فو

پر محیط ہو رہا ہے اور آیت موصوفہ میں سید ہی راہ سے وہی راہ مراد ہے کہ جو راہ انسان کی فطرت سے
 نہایت نیک و یک ہو یعنی جن کلمات کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہو ان تمام کلمات کی راہ اسکو دکھلا دینا
 اور وہ راہیں اسکو لئے میں اور آسان کر دینا جسکے حصول کیلئے اسکی فطرت میں استعداد اور کپہی گئی ہے
 اور لفظ اقوام سے آیت یددی للقیل ہی اقوام میں ہیں راہی مراد ہے۔ پھر بعد اسکے
 فرمایا کہ قرآن کریم تمام جہگڑوں کا فیصلہ کرتا ہے اور یہ قول ہی، سب بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہمیں تمام
 اقسام حکمت الہی کے موجود ہیں کیونکہ جو کتاب خود ناقص اور بعض معارف سے غافل ہو رہا عام طور پر
 الہیات کے مخطیوں اور مصیبتوں کیلئے قاضی اور حکم نہیں ٹہر سکتی بلکہ کئی وقت حکم ٹہر گئی کہ جب
 جامع جمع علوم حکمیہ ہوگی۔ اور پھر فرمایا کہ یہ قرآن تمام شکوک سے پاک ہے اور اسکی تعلیمات میں شک و شبہ
 کو راہ نہیں یعنی علوم نفسانیہ سے مرپ ہے۔ اور پھر فرمایا کہ یہ قرآن وہ حکمت ہے جو اپنے کمال کو پہنچی ہوئی
 ہے اور تمام آہی کتابوں پر حاوی ہے اور تمام معارف دینیہ کا آئین بیان موجود ہے وہ ہدایت
 کرتا ہے اور ہدایت پر دلائل لاتا ہے اور پہر حق کو باطل سے جدا کر کے دکھلا دیتا ہے اور وہ
 پرہیزگاروں کو انکی نیک استعدادیں جو انہیں موجود ہیں یا دولا دیتا ہے اور اسکی تعلیم یقین کے
 مرتبہ پر ہے اور وہ غیبی میں بخیل نہیں ہے یعنی انہیں امور غیبیہ بہت بہرے ہوئے ہیں اور پھر
 صرف اتنا نہیں کہ اپنے اندر ہی امور غیبیہ رکھتا ہے بلکہ اسکا سچا پیرو بھی منجانب الہام پاکر
 امور غیبیہ کو پا سکتا ہے اور یہ فیض اسی پاک کتاب کا ہے جو بخیل نہیں ہے اور وہ ساری کتابیں اگرچہ
 منجانب الہی ہی ہوں مگر اب وہ بخیل کا ہی حکم رکھتی ہیں جیسے انجیل اور توریت کہ اب انکی پیروی کرنا والا
 کوئی نور حاصل نہیں کر سکتا بلکہ انجیل تو عیسائیوں سے ایک ٹھٹھا کر رہی ہے کیونکہ جو عیسائی یا مذہبی
 علامتین انجیل نے ٹھرائی ہیں کہ وہ ناقابل علاج بیماروں یعنی ماورزا داندہوں اور مجذوموں اور
 لنگڑوں اور بہروں کو اچھا کرینگے اور پاٹوں کو حرکت دینگے اور زہر کھانیسے نہیں مرینگے علامتین

عیسائیوں میں نہیں پائی جاتیں بلکہ حضرت عیسیٰ نے یہ بات کہہ کر کہ اگر رائی کے دانہ کے برابر
تم میں ایمان ہو تو یہ کام جو میں کرتا ہوں تم کرو گے بلکہ مجھ سے زیادہ کرو گے اس بات پر مہر لگا دی کہ تمام
عیسائی بے ایمان ہیں اور جب بے ایمان ہوئے تو ان کو حق بھی پہنچا کہ کسی سے سچائی دین
کے بارے میں بحث کریں جب تک پہلے اپنی ایمان داری ثابت نہ کر لیں کیونکہ انکی حالت گواہی
دے رہی ہے کہ بوجہ نہ پاسے جاکے قرار دادہ علامتوں کے یا تو وہ بے ایمان ہیں اور یا وہ شخص
کاذب ہے جس نے ایسی علامتیں انکے لئے قرار دیں جو انہیں پائی نہیں جاتیں اور دونوں طور کے
احتمال کی رو سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی لوگ سچائی سے لکلی دور و مہجور بے نصیب ہیں
مگر قرآن کریم نے اپنی پیروں کے لئے جو علامتیں قرار دی ہیں وہ صد ہا مسلمانوں میں پائی
جاتی ہیں جس سے ثابت ہو گیا کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا برحق کلام ہے لیکن اگر عیسائیوں کو
ایمان دار مان لیا جاوے تو ساتھ ہی ماننا پڑیگا کہ انجیل موجودہ کسی ایسے شخص کا کلام ہے کہ جو چوٹی
پیشگو یوں کے سہارے سو اپنے گروہ کو قائم رکھنا چاہتا ہے مگر یاد رہے کہ اس تقریر حضرت
یسح علیہ السلام پر ہمارا کوئی حملہ نہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر یہ باتیں حضرت یسح کی طرف سے
ہیں تو انہوں نے ایمان داروں کی یہ نشانیاں لکھ دیں پہلے اگر کوئی ایمان داری کو چھوڑ دے تو
حضرت یسح کا کیا تصور۔ بلکہ حضرت یسح نے ان علامات کے لباس میں عیسائیوں کی بڑھاپا
ہو جائیگی زمانہ کی ایک پیشگوئی کر دی ہے یعنی یہ کہ دیا ہے کہ جب عیسائیوں تمہارے پر ایسا زمانہ
آوے کہ تم میں علامتیں نہ پائی جاویں تو سمجھو کہ تم بے ایمان ہو گئے اور ایک رائی کے دانہ کے
برابر ہی تم میں ایمان نہ رہا۔ اس میں شک نہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے
عیسائیوں کے بعض خواص افراد میں علامتیں پائی جاتی تھیں اور خوارق ان سے ظہور میں آتے تھے
لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بعثت میں جب وہ لوگ بہ باعث قبول کرنے اس کتاب

صدقہ کو بے ایمان ہو گئے اور ایک رائی کے دانہ کے برابر ہی ایمان نہ رہا تب عموماً بے ایمانی کی علامتیں انہیں ظاہر ہو گئیں۔ مسلمانوں کو لازم ہے کہ جب تک عیسائی اقاموا التورہ والا انجیل کا اپنے نہیں مصلحت ثابت کریں یعنی ایمان داری کی علامتیں نہ دکھلائیں تب تک بار بار ان سے یہی ملوخذہ کریں کہ وہ ان علامات قرار دادہ انجیل کے رو سے اپنا ایمان دار ہونا نہیں کہہ سکتے۔ یہ پوچھنا چاہئے کہ تم کس دین کی طرف بلا تے ہو آیا اس انجیلی دین کی طرف جس کو قبول کرنیوالوں کی یہ علامتیں بھی ہیں کہ روح القدس انکو ملتی ہے اولیٰ سے اس پر خوارق وہ دکھاتے ہیں اگر وہی دین ہے تو بہت خوب علامتیں دکھلاؤ۔ اور اول اپنے تئیں ایک ایمان دار عیسائی ثابت کرو اور پھر اس نشان اور مدلل ایمان کی طرف مروتوں کو بلاؤ اور جبکہ اس ایمان کی علامتیں ہی موجود نہیں تو نجات جسکا ملنا اسی ایمان پر مبنی ہے اسی طرح باطل ہوگی جیسا کہ تمہارا ایمان باطل ہے۔ اور جو ٹٹے ایمان کا ثمرہ یہی نجات نہیں ہو سکتی بلکہ جہنمی نجات ثمرہ ہوگی جو جہنم سے بچا نہیں سکتی۔ غرض کوئی عیسائی بحیثیت عیسائی ہونیکے بجٹ کر نیکو حق نہیں رکھتا جب تک انجیلی نشانیوں کے ساتھ اپنی تئیں سچا عیسائی ثابت نہ کرے وانی اہم ذالک۔

پھر ہم بقیہ آیات کریمہ کا ترجمہ کر کے لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ قرآن اور رسول ایک نور ہے جو تمہاری طرف آیا یہ کتاب ہر ایک حقیقت کو بیان کرنیوالی ہے خدا اسکو ساتھ ان لوگوں کی سلامتی کی راہ دکھلاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کی پیروی کرتے ہیں اور وہ انکو ظلمات سے نیکو کی طرف نکالتا ہے اور سیدھی راہ جو اس تک پہنچتی ہے انکو دکھلاتا ہے سو ہی خدا ہے جس نے اپنے رسول کو اس ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے اس دین کو تمام مٹھن پر غالب کرے۔ اسے لوگو! قرآن ایک بُرہان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے تمکو ملی ہے اور ایک کہلا کہلا نور ہے جو تمہاری طرف آگیا ہے۔ آج تمہاری لئے دین کامل کیا گیا اور تمہیں سب نعمتیں پوری کی گئیں

اور میری رضا سندی اسپین محدود ہو گئی کہ تم دین اسلام پر قائم ہو جاؤ۔ خدا نے نہایت کامل اور پسندیدہ کلام تمہارا ریط آمارا اس کتاب میں یہ خاصیت ہے کہ یہ کتاب متشابہ ہے یعنی اسکی تعلیمات نہ باہم اختلاف رکھتی ہیں اور نہ خدا تعالیٰ کے قانون قدرت کو منافی ہیں بلکہ جو کمال انسان کسب کر سکتا ہے اسکی فطرت اور اسکی قوی کے لحاظ سے ضروری ہے اسی کمال کے مناسبتاً اس کتاب کی تعلیم ہے اور یہ صفت توریت اور انجیل کی تعلیم میں نہیں پائی جاتی۔ توریت میں حد سے زیادہ سختی اور انتقام پر زور ڈالا گیا ہے اور وہ سختی مطیع اور نافرمان اور دوست اور دشمن دونوں کے حق میں ایسے طور سے تجویز کی گئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ توریت کی تعلیم کو خاص قوم اور خاص زمانہ کے لحاظ سے یہ مجبوری پیش آگئی تھی کہ سید ہے اور عام قانون قدرت کے موافق توریت کی احکام ان قوموں کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے تھے۔ اسی لحاظ سے توریت نے ان ذرونی طور پر یعنی اپنی قوم کے ساتھ یہ سختی کی کہ انتقامی احکام پر زور ڈال دیا اور عفو اور درگزر کو یا یہودیوں کے لئے حرام کی طرح ہو گئے۔ اور دانت کے عوض اپنے بہائی کا دانت نکال ڈالنا داخل ثواب سمجھا گیا اور حقوق الدین بھی بہت سخت اور گویا فوق الطاق تھیں جن میں معیشت اور تمدن میں جرح ہو کر بھی کہیں ایسا ہی بیرونی احکام توریت کے بھی زیادہ سخت تھے جکی رو سے مخالفوں اور نافرمانوں کے دیہات اور شہر بھونکے گئے اور کئی لاکھ بچے قتل کئے گئے اور بڑبڑوں اور اندھوں اور لنگڑوں اور ضعیف عورتوں کو بھی نہ تیغ کیا گیا۔ اور انجیل کی تعلیم میں حد سے زیادہ نرمی اور رحم اور درگزر فرض کی طرح ٹھہرائے گئے۔ چنانچہ بیرونی طور پر اگر دشمن دین حملہ کریں تو انجیل کی رو سے مقابلہ کرنا حرام ہے گو وہ ان کے روبرو دانت کے قوم کے غریبوں اور ضعیفوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور انکے بچوں کو قتل کر ڈالیں اور انکی عورتوں کو چھو کر لیجا لیں اور ہر طرح سے جبرمتی کریں اور ان کے معابد کو پہنک دیں اور انکی کتابوں کو جلادیں غرض کیسے ہی انکی قوم کو تباہ کر دیں مگر دشمن مذہب کے

ساتھ لڑائی کا حکم نہیں۔ ایسا ہی اندرونی طور پر ہی انجیل میں قوم کی باہمی حفظ حقوق کے لئے یا مجرم کو پاداش جرم کیلئے کوئی سزا اور قانون نہیں۔ اور صرف رحم اور عفو اور درگزر کے پہلو پر ہی جین ست ہو بہت کم گزرتا ہم اس قدر زور ڈال دیا گیا ہے کہ دوسرے پہلوؤں کا گویا خیال نہیں۔ اگرچہ ایک گال پر طمانچہ کہا کر دوسری ہی پیرو دنیا ایک ٹان کی نظر میں بڑی عمدہ تعلیم معلوم ہوگی مگر افسوس کہ ایسے لوگ نہیں سمجھتے کہ کیا کسی مانہ کے لوگوں نے اس پر عمل کیا اور اگر غیر من محال عمل کیا تو کیا یہی آبادی رہی اور لوگوں کی جان و مال اور امن میں کچھ خلل نہ ہوا۔ کیا تعلیم دینے کے پیدا کر نیوالے کے اس قدر قوت کے مطابق ہے جسکی طرف انسانوں کی طبع مختلف محتاج ہیں۔ کیا نہیں سمجھتے کہ تمام جرائم کی سزا دینے کی طرف بالطبع جھک گئیں اور ہر ایک سلطنت نے اسداد جرائم کے لئے یہی قانون مرتب کیا جو مجرموں کو قرار واقعی سزا دیا جائے اور کسی ملک کا انتظام بجز قوانین سزا کے مجرد حکم چل سکا۔ آخر عیسائی مذہب نے ہی اس رحم اور درگزر کی تعلیم سے بیزار ہو کر وہ خونریزیاں دکھلائیں کہ شاید انکی دنیا میں نظیر نہیں ہوگی اور جیسے ایک پل ٹوٹ کر ارد گرد کو تہ آب کر دیتا ہے ایسا ہی عیسائی قوم نے درگزر کی تعلیم کو چھوڑ کر کام دکھلائے۔ سو ان دونوں کتابوں کا نام اور ناقص ہونا ظاہر ہے لیکن قرآن کریم اخلاقی تعلیم میں قانون قدرت کے قدم بہ قدم چلا ہے۔ رحم کی جگہ جہاں تک قوت قدرت اجابت دیتا ہے رحم ہے اور قہر اور سزا کی جگہ ہی اصول کے لحاظ سے قہر اور سزا اور اپنی اندرونی اور بیرونی تعلیم میں ہر ایک پہلو سے کامل ہے اور اسکی تعلیمات نہایت درجہ کے اعتدال پر قاعدہ ہیں جو انسانیت کے ساری درخت کی آبپاشی کرتی ہیں کسی آبپاشی کی۔ اور تمام قوت کی مرتبی ہیں نہ کسی ایک قوت کی۔ اور حقیقت العین اعتدال اور موزونیت کی طرف اشارہ ہے جو فرمایا **کُنَّا بِمَنْشَأِهَا**۔ پھر بعد اس کے **مَنْشَأِیْہِ** کے لفظ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات مستقلاً اور

روحانی و نو طور کی روشنی اپنے اندر رکھتی ہیں۔ پھر بعد اسکے فرمایا کہ قرآن میں اس قدر عظمت حق کی بھری ہوئی ہے کہ خدا تعالیٰ کی آیتوں کی سننے سے ان کے دلوں پر شعر و پڑ جاتا ہے اور پھر انہی جلدیں اور ان کے دل یاد الہی کیلئے بہ نکلتے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ یہ کتاب حق ہے اور نیز منزل حق یعنی یہ حق ہی ہے اور اسکے ذریعہ سے حق شناخت بھی ہو سکتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے آسمان پر سے پانی اتارا پس اپنے اپنے قدر پر ہر ایک دایہ بہ نکلی یعنی جس قدر دنیا میں طالع انسانی ہیں قرآن کریم ان کے ہر ایک مرتبہ فہم اور عقل اور ادراک کی تربیت کر رہا ہے اور یہ امر مستلزم کمال تمام ہے کیونکہ اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن کریم اس قدر وسیع دریا ہے معارف ہو کہ محبت الہی کے تمام پہلو سے اور معارف حقہ کی تمام تشنہ لب اسی سے پانی پیتے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ ہم نے قرآن کریم کو اس لئے اتارا ہے کہ تا جو پہلی قوموں میں اختلاف ہو گئو ہیں انکا اٹھا کر یکساں جاوے۔ اور پھر فرمایا کہ یہ قرآن ظلمت کے نور کی طرف نکالتا ہے۔ اور ہمیں تمام بیماریوں کی شفا ہے اور طرح طرح کی برکتیں یعنی معارف اور انسانوں کو فائدہ پہنچانے کے امور ہمیں بہرے ہوئے ہیں اور اس لائق ہے کہ اسکو تہذیب سے دیکھا جائے اور عقلمند ہمیں غور کریں اور سخت جھگڑا اس سے لازم ہوتے ہیں اور ہر ایک کے کی تفصیل ہمیں موجود ہے۔ اور یہ ضرورت حقہ کے وقت نازل کیا گیا ہے۔ اور ضرورت حقہ کی ساتھ اترتا ہے اور یہ کتاب عزیز ہے باطل کو اسکے آگے چھپے راہ نہیں اور یہ نور ہے جس کے ذریعہ سے ہدایت دی جاتی ہے اس میں ہر ایک شے کا بیان موجود ہے اور یہ روح ہے اور یہ کتاب عربی فصیح بلغ میں ہے اور تمام صدائیں غیر متبدل اس میں موجود ہیں انکو کہہ دے کہ اگر جن انس اسکی نظیر بنانا چاہیں یعنی وہ صفات کاملہ جو اس کے بیان کی گئی ہیں اگر کوئی انکی مثل بنی آدم اور جنات میں سے بنانا چاہیں تو یہ ان کے لئے ممکن نہ ہوگا اگرچہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں +

اب اس مقام میں ثابت ہوا کہ قرآن کریم صرف اپنی بلاغت فصاحت ہی کے رو سے
 جیٹیز نہیں بلکہ اپنی ان تمام خوبیوں کی رو سے جیٹیز ہے جن خوبیوں کا جامع وہ اپنی تین قرار دیتا ہوا
 یہی صحیح بات ہے کہ کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ صادر ہے اسکی صرف ایک خوبی ہی ہمیشہ
 نہیں ہونی چاہئے بلکہ ہر ایک خوبی ہمیشہ ہوگی۔ بلاشبہ جو لوگ قرآن کریم کو غیر محدود و حقائق اور
 معارف کا جامع نہیں سمجھتے وہ ماقدر والقرآن حقائق میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ کی پا
 اور سچی کلام کو شناخت کرنے کے یہ ایک ضروری نشانی ہے کہ وہ اپنی جمیع صفات میں بے مثل ہو
 کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو چیز خدا تعالیٰ سے صادر ہوئی ہے اگر مثلاً ایک جو کا دانہ ہے وہ بھی جیٹیز
 اور انسانی طاقتیں اسکا مقابلہ نہیں کر سکتیں اور ہمیشہ ہونا غیر محدود ہونے کو مستلزم ہے یہی ہر ایک
 چیز اسی حالت میں بے نظیر ہو سکتی ہے جبکہ اسکی عجائبات اور خواص کی کوئی حد اور کنارہ نظر نہ آوے
 اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں یہی خاصیت خدا تعالیٰ کی ہر ایک مخلوق میں پائی جاتی ہے مثلاً اگر ایک
 کے پتے کی عجائبات کی ہزار برس تک یہی تحقیقات کی جائیں تو وہ ہزار برس ختم ہو جائیگا مگر اس پتے کے
 عجائبات ختم نہیں ہونگے اور اس میں ستر یہ ہے کہ جو چیز غیر محدود و قدرت سے وجود پذیر ہوئی ہے اس میں
 غیر محدود عجائبات اور خواص کا پیدا ہونا ایک لازمی اور ضروری امر ہے اور یہ آیت کہ قل لو کان
 البحر مداداً الکلمات مریقاً لنفد البحر قبل ان تنفد الکلمات لآتی ولو جئنا بمثله مداداً
 اپنے ایک معنی کی رو سے اسی امر کی موید ہے کیونکہ مخلوقات اپنے مجازی معنوں کی رو سے تمام
 کلمات اللہ ہی ہیں اور اسی کی بنا پر یہ آیت ہو کہ کلمۃ القاھا الیٰ مریم کیونکہ بن مریم میں
 دوسری مخلوقات میں سے کوئی امر زیادہ نہیں اگر وہ کلمۃ اللہ ہے تو آدم بھی کلمۃ اللہ ہے اور
 اسکی اولاد بھی کیونکہ ہر ایک چیز کن فیکون کے کلمے سے پیدا ہوئی ہے اس طرح مخلوقات کی صفات
 اور خواص بھی کلمات ہی ہیں یعنی مجازی معنوں کی رو سے کیونکہ وہ تمام کلمہ کن فیکون سے نکلے ہیں

سوانِ معنوں کے رُوسے اس آیت کا یہی مطلب ہوا کہ خواص مخلوقات ہیچ اور بے نہایت ہیں
 اور جبکہ ہر ایک چیز اور ہر ایک مخلوق کے خواص ہیچ اور بے نہایت ہیں اور ہر ایک چیز غیر محدود
 عجائبات پر مشتمل ہے تو پھر کوئی قرآن کریم جو خدا تعالیٰ کا پاک کلام ہے صرف ان چند معانی میں
 محدود ہو گا کہ جو چالیس چالیس یا مثلاً ہزار جزو کی کسی تفسیر میں لکھ دیں ہوں یا جس قدر ہمارے مفسرین
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زمانہ محدود میں بیان کئے ہوں نہیں بلکہ ایسا کلمہ منہ پر لانا
 میرے نزدیک قریب قریب کفر کے ہے۔ اگر عداً اسیہ اصرار کیا جائے تو اندیشہ کفر ہے۔
 یہ سچ ہے کہ جو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے معنی بیان فرمائے ہیں وہی صحیح اور
 حق ہیں مگر یہ ہرگز سچ نہیں کہ جو کچھ قرآن کریم کے معارف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان
 فرمائے ان سے زیادہ قرآن کریم میں کچھ ہی نہیں۔ یہ اقوال ہمارے مخالفوں کے صاف
 دلالت کر رہی ہیں کہ وہ قرآن کریم کے غیر محدودہ عظمتوں اور خوبیوں پر ایمان نہیں لاتے اور
 ان کا یہ کہنا کہ قرآن کریم ایسوں کے لئے اترا ہوا جو امی تھے اور یہی اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ وہ قرآن
 شناسی کی بصیرت سے بکلی بے بہرہ ہیں سوہ نہیں سمجھتے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم محض امتیوں
 کے لئے نہیں بھیجے گئے بلکہ ہر ایک رتبہ اور طبقہ کے انسان انہی امت میں داخل ہیں اللہ
 فرماتا ہے قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا پس اس آیت سے ثابت
 ہے کہ قرآن کریم ہر ایک استعداد کی تکمیل کے لئے نازل ہوا ہے اور درحقیقت آیت وَلَكِنْ
 سَأُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے۔ پس یہ خیال کہ
 گویا جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے بارہ میں بیان فرمایا اس سے بڑھ کر ممکن نہیں
 بدیہی البطلان ہے۔ ہم نہایت قطعی اور یقینی دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی کلام
 کے لئے ضروری ہے کہ اسکو عجائبات غیر محدود اور نیز بمثل ہوں۔ اور اگر یہ اعتراض ہو کہ اگر

قرآن کریم میں ایسے عجائبات اور خواص مخفیہ تھے تو پہلوں کا کیا گناہ تھا کہ انکو ان اسرار سے محروم رکھا گیا تو اسکا جواب یہ ہے کہ وہ بجلی اسرار قرآنی سے محروم تو نہیں رہے بلکہ حق پرستوں کا عفو فیہ خدا تعالیٰ کے ارادہ میں انکے لئے بہتر ہے وہ انکو عطا کئے گئے اور جس قدر اس زمانہ کی ضرورتوں کے موافق اس زمانہ میں اسرار ظاہر ہونے ضروری تھے وہ اس زمانہ میں ظاہر کئے گئے۔ مگر وہ باتیں جو دلائل ایمان ہیں اور جنکے قبول کرنے اور جاننے سے ایک شخص مسلمان کر سکتا ہے وہ ہر زمانہ میں برابر طور پر شائع ہوتی رہیں۔ میں متعجب ہوں کہ ان ناقص الفہم مولویوں نے کہاں سے اور کس سے سُن لیا کہ خدا تعالیٰ پر یہ حق واجب ہے کہ جو کچھ آئندہ زمانہ میں بعض آلات و نفاذ حضرت ماری عظمیٰ ہمہ ظاہر ہوں پہلے زمانہ میں ہی انکا ظہور ثابت ہو بلکہ اس بات کے ماننے کے بغیر کسی صحیح الحواس کو کچھ بن نہیں پڑتا کہ بعض نفاذ الہی پہلے زمانہ میں ایسے ظاہر ہو جس کے پہلے زمانہ میں ان کا اثر اور وجود پایا نہیں جاتا۔ دیکھو جس قدر صدائے نبیات جدیدہ خواص اب دریافت ہوئے ہیں یا جس قدر انسانوں کے آرام کے لئے طرح طرح کے صنائع اور سواریاں اور مشینیں کی باتیں اب نکلی ہیں پہلے اُن کا کہاں وجود تھا۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ ایسے حقائق و قائل قرآنی کا نمونہ کہاں ہے جو پہلے دریافت نہیں کئے گئے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اس سالہ کے آخر میں جو سورہ فاتحہ کی تفسیر سے اسکے پڑھنے سے تمہیں معلوم ہو گا کہ اس قسم کے حقائق اور معارف مخفیہ قرآن کریم میں موجود ہیں جو ہر ایک زمانہ میں اُس زمانہ کی ضرورتوں کے موافق ہیں +

بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ یہ قصائد اور یہ تفسیریں غرض خود نمائی اور خود ستائی سے نہیں لکھی گئی بلکہ محض اس غرض سے کہ تمامیاں بطالوی اور انکے ہم خیال لوگوں کی نسبت منصف لگوں پر یہ ظاہر ہو کہ وہ اپنے اس اصرار میں کہ یہ عاجز منقری اور دجال اور ساتھ اسکے بالکل علم ادب کے بے بہرہ اور قرآن کریم کے حقائق و معارف سے بے نصیب اور وہ لگ بڑے اعلیٰ درجہ کے عالم فاضل ہیں

کس قدر کاذب اور دروغگو اور دین اور دیانت سے دور ہیں اگر میان بطلوی اپنے ان بیانات اور ہدایات میں جو اس نے اس عاجز کے نادان اور جاہل اور مغتری ہونیکے بارہ بین اپنے اشاعت السنات میں شائع کئے ہیں دیانت دار اور راست گو ہے تو کچھ شک نہیں کہ اب بلا حجت و حیلہ ان قصائد اور تفسیر کے مقابلہ پر اپنی طرف سے اس بقدر اور تعداد اشعار کے لحاظ سے چار قصیدے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں اور نیز سورۃ فاتحہ کی تفسیر ہی شائع کر لیکتا تا سیہ رو سے شود ہر کہ دروغش باشد۔ او ایسا ہی وہ تمام مولوی جن کے سر میں تجتر کا کٹر ہے اور جو اس عاجز کو باوجود بار بار اظہار ایمان کے کا فر اور مرتد خیال کرتے ہیں اور اپنے نہیں کچھ چیز سمجھتے ہیں اس مقابلہ کے لئے مدعو ہیں چاہے وہ دہلی میں رہتے ہوں جیسا کہ میاں شیخ اکل اور یا لکھو کے میں جیسا کہ میاں محی الدین بن مولوی محمد صاحب اور یا لاہور میں یا کسی اور شہر میں رہتے ہوں اور اب ان کی شرم اور حیا کا تقاضا یہی ہے کہ مقابلہ کریں اور ہزار روپیہ لیویں انکو اختیار ہے کہ بالمقابل جو ہر علمی کہلانیکے وقت ہماری غلطیاں نکالیں ہماری صرف و نحو کی آزمائش کریں اور ایسا ہی اپنی ہی آزمائش کرادیں لیکن یہ بات حیاتی میں داخل ہے کہ بغیر اسکے جو ہمارے مقابل پر اپنا ہی جوہر دکھلا دیں بکھڑے طور پر ہمتا دین بیٹھیں۔

اس جگہ یہ ہی یاد رہے کہ شیخ بطلوی نے جس قدر اس عاجز کی بعض عربی عبارت سے غلطیاں نکالی ہیں اگر ان سے کچھ ثابت ہوتا ہے تو بس یہی کہ اب اس شیخ کی خیرگی اور حیاتی اس درجہ تک پہنچ گئی ہے کہ صحیح اسکی نظریں غلط اور فصیح اسکی نظریں غیر فصیح دکھائی دیتا ہے۔ اور معلوم نہیں کہ ناولہ شیخ کہاں تک اپنی پروہ دری کرنا چاہتا ہے اور کیا کیا ذلتیں اسکے نصیب بعض اہل علم ادیب اسکی یہ باتیں سنکر اور اسکی اس قسم کی نکتہ چینیوں پر اطلاع پا کر سپر روتے ہیں کہ شیخ کیوں اس قدر چل مرکب کے دلدل میں پہنسا ہوا ہے۔ مینے پہلے ہی لکھ دیا ہے اور اب

پہر ناظرین کے اطلاع کے لئے لکھتا ہوں کہ اگر میاں بٹالوی نے میرے ان قصائد پر بعد ازاں تفسیر
 سورہ فاتحہ کا مقابلہ کر دکھلایا اور مصنفوں کی رائے میں وہ قصائد اور وہ تفسیر انکی صرفی نحو کی اور
 بلاغت کی غلطیوں سے مبرا نکلی تو میں ہر ایک غلطی کی نسبت جو ان قصائد اور تفسیر میں
 پائی جائے یا میری کسی پہلی عربی تالیف میں پائی گئی ہو یا پھر وہ فی غلطی شیخ بٹالوی کی نذر
 کر دینا اور میں ناظرین کو یقین دلانا ہوں کہ شیخ بٹالوی علم عربیت سے بالکل بے نصیب غلطیوں کا
 نشانہ ان لوگوں کا کام ہوتا ہے جو کلام جدید اور قدیم عرب پر نظر محیط رکھتے ہوں اور محاورہ اور
 عدم محاورہ پر انکو اطلاع ہو۔ اور ہزار ہا اشعار عرب کے ان کی نگاہ کے سامنے ہوں
 اور تتبع اور استقراء کا ملکہ انکو حاصل ہو۔ مگر یہ بیچارہ شیخ جسے اردو نویسی میں ریش سفید
 کی ہے علم ادب اور بلاغت فصاحت کو کیا جانے کبھی کیسے دیکھا یا سنا کہ کوئی دو چار
 شعر عربی میں اس بزرگ نے نظم کر کے شائع کئے ہوں اور مجھے تو ہرگز ہرگز اس قدر بھی امید
 نہیں کہ ایک شعر بلیغ و فصیح ہی بنا سکتا ہو یا ایک سطر لازم بلاغت و فصاحت کے ساتھ عربی
 میں لکھ سکتا ہو مان اردو خوان ضرور ہے۔ ناظرین غور سے دیکھیں کہ اس بزرگ کی عربیت
 کی حقیقت کہوں گے کیلئے اس عاجز نے پہلے اس سے اپنی اس شہادت میں لکھا تھا کہ شیخ مذکور
 میرے مقابل پر ایک تفسیری سورہ قرآن کریم کی بلیغ و فصیح عبارت میں لکھے اور نیز شعرا
 ایک قصیدہ ہی میرے مقابل پر بیٹھ کر تحریر کرے اگر شیخ مذکور کو عربیت میں کچھ بھی
 دخل ہوتا تو وہ بڑی خوشی سے میرے مقابلہ میں آتا اور پہلو پہلو بیٹھ کر اپنی عربی دانی
 کی لیاقت دکھلاتا۔ لیکن اسکے اشاعت اس نہ نمبر ۷ جلد ۵ کو صفحہ ۱۹۰ سے ۱۹۳ تک لغت
 پڑھنا چاہئے کہ کیونکر اس نے ایک شرط سے اپنا چما چوڑا یا ہے چنانچہ ان صفحات
 میں لکھا ہے کہ اس مقابلہ سے پہلے کتاب دفع الوسوس کی عربی عبارت کی غلطیاں

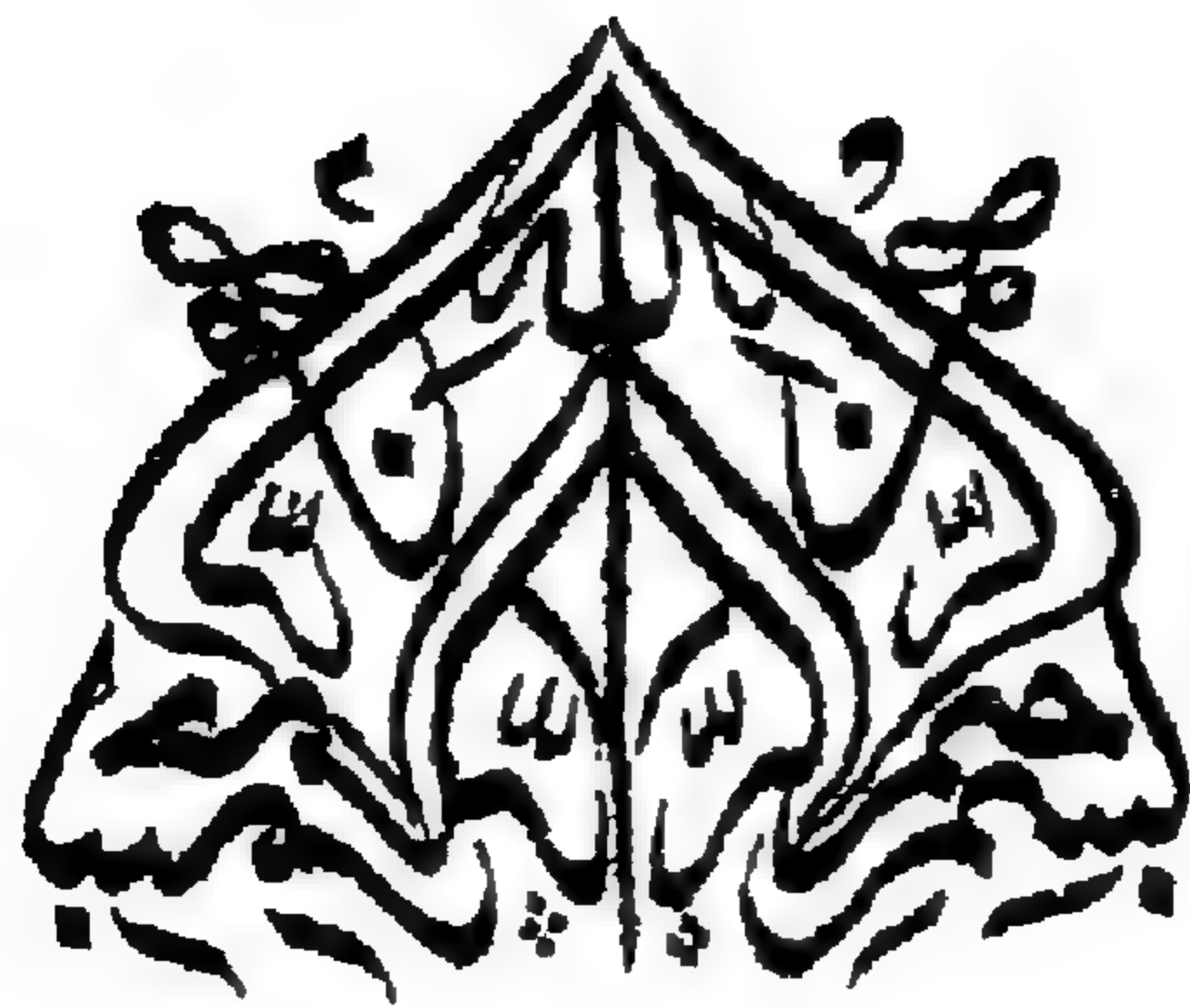
ثابت کریں گے اور نیز کتاب فتح اسلام اور توضیح مرام کے کلمات کفر والحا و پیش کریں گے اور نیز
 آن چٹاپسی سوالات کا جواب طلب کریں گے جو مرزا احمد بیگت ہوشیار پوری کی موت کی نسبت
 مراسلت نمبر ۲ مورخہ ۹ جنوری ۱۸۹۳ء میں ہم لکھ چکے ہیں اور یہ ہی سوال کریں گے کہ کیا تم
 نجوم نہیں جانتے اور کیا تم رمل اور جفر اور سحر و سحر و واقف نہیں ہو اور پھر جوابات کے جوابات
 کا جواب پوچھا جائیگا اور اس طرح سلسلہ وار جواب البجواب ہو جائیں گے اور پھر یہ پوچھا جائیگا کہ
 کہ بالمقابل عربی میں تفسیر لکھنے کو اپنے لہم اور سودہ ہونے پر دلیل بتلاؤ یعنی عربی دانی سے
 لہم ہونا کیونکر ثابت ہوگا اور پھر کوئی دلیل اپنے الہامی اور سودہ میں اسدہ ہونے کی پیش کریں۔ پھر
 ان سوالات سے عہدہ برا ہو گئے تو پھر تفسیر عربی اور نیز قصیدہ نعتیہ میں مقابلہ کیا جائیگا ورنہ یہ
 آپ اسے ناظرین تہذیب خود ان تینوں صفحوں ۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲ اور ۱۹۲ اشاعت
 مذکور کو غور سے پڑھو اور دیکھو کہ کیا یہ جواب ایسے طرز کی حیلہ سازیاں ایسے شخص کی طرف
 ہو سکتی ہیں جو حقیقت میں اپنے تئیں عربی دان اور ایک فاضل آدمی خیال کرتا ہو اور اپنے
 فریق مقابل کو ایسا جاہل یقین رکھتا ہو کہ بقول اُس کے ایک صیغہ عربی کا بھی اُس کو نہیں آتا۔
 اور پھر خدا تعالیٰ سے بھی مدد نہیں پاسکتا۔ ہماری اس درخواست کی بنا تو صرف یہ بات تھی
 کہ اس شیخ چالہاز نے جا بجا جلسوں اور وعظوں اور تحریروں اور تقریروں میں یہ کہنا شروع کیا
 کہ یہ شخص یعنی یہ عاجز ایک طرف تو اپنے دعوے الہام میں مغتری اور دجال اور کاذب اور
 دوسری طرف اس قدر علوم عربیت اور علم ادب اور علم تفسیر سے جاہل اور بخیر ہے کہ ایک
 بھی صحیح طور سے اسکے منہ سے نکل نہیں سکتا اور جن آسمانی نشانوں کو دیکھا تھا انکا تو پہلے انکا
 کر چکا تھا اور ان کو رمل اور جفر قرار دے چکا تھا۔ اسلئے خدا تعالیٰ نے اس طور سے بھی اس شخص
 کو ذلیل اور رسوا کرنا چاہا۔ صاف ظاہر ہے کہ اگر یہ شخص اہل علم اور اہل ادب میں ہوتا تو ان تینوں

شرائط اور حیلوں کی اس جگہ ضرورت ہی کیا تھی نتیجہ طلب صرف اس قدر تھا کہ شیخ مذکور اپنی بیانات میں جو
جائیں شائع کر چکا ہے صادق ہے یا کاذب اور یہ عاجز بالمقابل عربی طبع اور تفسیر لکھنے میں شیخ
کو کم رہتا ہے یا زیادہ۔ کم رہنے کی حالت میں میں نے اقرار کر دیا تھا کہ میں اپنی کتاب میں جلد دو لگا
اور توبہ کر دینا اور شیخ مذکور کی رعایت کیلئے اس مقابلہ کے بارے میں دن ہی چالیس مقرر کر دیتے
جسکے معنی شیخ نے خباثت کی راہ سے یہ کئے کہ گویا میرا چالیس دن کے مقرر کرنے سے یہ منشاء ہے
کہ شیخ مذکور چالیس دن تک مرجائے گا حالانکہ صاف لکھا تھا کہ چالیس دن تک یہ مقابلہ ہو نہ کہ یہ
چالیس دن کے بعد شیخ اس جہان سے انتقال کر جائیگا۔ اب چونکہ شیخ جی نے اس طور پر مقابلہ کرنا
نہ چاہا اور یہی وہ طور پر بات کو ٹال دیا اسلئے ہمیں اب اس مقابلہ کے لئے دوسرا ہیلو بدلنا پڑا۔
اور ہم فرہست ایمانیہ کے طور پر یہ پیشگوئی کر سکتے ہیں کہ شیخ صاحب اس طریق مقابلہ کو بھی سرگز
قبول نہیں کریں گے اور اپنی پرانی عادت کے موافق ماننے کے لئے کوشش کریں گے بات یہ ہے کہ شیخ صاحب
علم ادب اور تفسیر سے سراسر عاری اور کسی نامعلوم وجہ سے مولوی کے نام سے مشہور ہو گئے ہیں
مگر اب شیخ صاحب کے لئے طریق آسان نکل آیا ہے کیونکہ اس سالہ میں صرف شیخ صاحب ہی مخاطب
نہیں بلکہ وہ تمام مکفر مولوی بھی مخاطب ہیں جو اس عاجز متبع اللہ اور رسول کو دائرہ اسلام سے
خارج خیال کرتے ہیں۔ سولازم ہے کہ شیخ صاحب نیاز مندی کے ساتھ اپنی خدمتیں جائیں اور
مکے آگے ماتمہ جوڑیں اور رو دین اور انکے قدموں پر گر تباہ یوگ لائن نازک وقت میں اپنی عربی دانی
کی پردہ دری سے انکو بچالیں کچھ تعجب نہیں کہ کسی کو ان پر رحم آ جاوی۔ ہاں اس قدر ضرور ہے
کہ اگر حنفی مولوی کے پاس جائیں تو انکو کہہ دیں کہ اب میں حنفی ہوں اور اگر شیعہ کی خدمتیں
جائیں تو کہہ دیں کہ اب میں شیعان اہلبیت میں سے ہوں چنانچہ یہی دتیرہ آجکل شیخ جی کا سنا ہی
جاتا ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ اس عاجز کو شیخ جی اور ہر ایک مکفر بداندیش کی نسبت الہام ہو چکا

کہ انی مہین من اراد اہانتک اسے یہ کوششیں شیخ جی کی ساری محنت ہونگی اور اگر کوئی مولوی شوخی اور چالاکی کی راہ سے شیخ صاحب کی حمایت کے لئے کھڑے ہو گا تو منہ نہ بل گرایا جائیگا۔ خدا تعالیٰ ان متکبر مولویوں کا تکبر توڑے گا اور انہیں کہلائے گا کہ وہ کیونکر غریبوں کی حمایت کرتا ہے اور شریروں کو جلتی ہوئی آگ میں ڈالتا ہے۔ شریر انسان کہتا ہے کہ میں اپنے کمروں اور چالاکوں سے غالب آ جاؤں گا اور میں رستی کو اپنے منصوبوں سے بٹا دوں گا اور خدا تعالیٰ کی قدرت اور طاقت اسکو کہتی ہے کہ اسے شریر میری سامنے اور میرے مقابل پر منصوبہ باندھنا تجھ کو کس نے سکھایا کیا تو قہری نہیں جو ایک ذلیل قطرہ رحم میں تھا۔ کیا تجھے اختیار ہے جو میری باتوں کو ٹال دے +

بالآخر میں علامہ ماسر پر ظاہر کرتا ہوں کہ پھر اللہ جل شانہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ میرا عقیدہ ہے۔ اور لَکِنْ رَّسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّینَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے میں اپنی اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کہتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کلمات ہیں کوئی عقیدہ میرا اور رسول کے فرمودہ کے برخلاف نہیں۔ اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اسکی غلط فہمی ہے اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تجفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنیکے بعد اسکو پوچھا جائیگا میں اللہ جل شانہ کی قسم کہا کرتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر یقین ہے کہ اگر زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پتہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پتہ میں تو بفضلہ تعالیٰ بھی پتہ بھاری ہوگا۔





واعلموا يا معشر المسلمين ان هذا الشيخ قد كذبني واكفرني بغير علم وهدت واعتد
 في الاكفار وطقن يستبني ويحسبني من الذين يدخلون جهنم خالدين فيها وليسوا
 منها بخارجين - فقلت ويحك ايها الشيخ الضال اقفوت ما ليس لك به علم
 والله يعلم اني من المؤمنين - وقد رباني ربي وحببي وادبني فاحسن تاديب
 ورحمتي واحسن مثوى واتى من المنعمين ولم يزل ينبتا بنى فيضانه ويتواتر عليه
 احسانه حتى خرجت من البيضة البشرية - وادخلت في الروحانيين - ومن بعد
 انزلني ربي لاصلاح الضالين - لانصر الدين وارجم الشياطين واكنت فشاك
 من امرى فسوف يريك ربي آياته فكن من الصابرين الذين يتقون الله ولا تكن
 من المستعجلين - فاني واستكبر واسراد ان يكون اول المكفرين وما اقتصر على
 التكفير بل سبني ولعنتي وحسبني من الملعونين - والله يعلم قلبي وقلبه وهما
 خير المحاسبين - ثم دعوته للباهلة ليحكم الله بيننا وهو خير الحاكمين - ولم
 يباهل وقرو على الفسار اصغر - ولم يكن فراره بنية الصلاح بل لتوقل الافضاح
 ملاقيه وان كان من الهاديين - وكان قد ادعى انه عالم ادب وانا من الجاهلين
 فدعوته للنضال في كلام عربي مبين وقلت تغال انضالك في النظم العربي ونثره

واقول ما تقول وفي كل واحد معاك اجول واذا انشأ الله من الغالبيين - فاشلع
 في شياطينه انه قرن مجالي وقرن جدالي فزقت به كالداء العضال
 ليبارزني للنضال ان كان من الصادقين - فخاف وابتى - ونحت الحيل وتولى
 ولا يفلح الكاذب حيث اتى - فالهمني ربي طريقا اخر ليهلك من كان من
 الهاكدين - وهو انني نظمت في هذه الايام قصائد وثقفتها في ثلاثة ايام اقل
 منها والله عليه شاهد وهو خير الشاهدين - وزينتها بالنكات المهدبة
 والاستعارات المستعذبة ملتزما جرد القول وجزله وايدني ربي وعلمي سبلها
 وان كنت من الكاذبين - فالان وجبت على الشيخ المذكور ان يناضلني في ذلك
 وينظم قصيدة في تلك الامور بعد ابيات هذه القصائد واسال الله بلاءها
 فان اتم شراحي فلما الف من ذلك اطمح للروحة انعاما مني عليه وكل من فاضلني
 من العلماء المكفرين ومع ذلك وتهم موثقا من الله لا كتب لهم بغيرهم كتابا يقر بانهم العالمون
 الاحياء وانى من الجاهلين الكاذبين المفسدين ولكن لا يجيبني ايقاع هذا الشرط اذ اعهد الانعام بعد
 شهادة فريسان الصلابة وارباب البراعة وتصديقي من كان جريدا تنقذ الكلام من الاحياء
 الصاهرين وان لم يفعلوا ولن يفعلوا فاعلموا انهم من الكاذبين الجاهلين المفسدين
 وهذا اخر الحيل لسير قليب ذلك الشيخ المضل فانه اهلك خلقا كثيرا بغوائله
 فظلموا عميا وعورا وكانوا على علم متكئين - واسرحو بعد ذلك ان ينجيهم الله
 من شره وهو خير النجيين - والان اكتب قصيدتي وما توفيقه الا بالله الذي هو ربي
 وتأمروا معي في كل حين -

القصيدة في غرر الحديث

عليه السلام

يا قلبي اذكر احدا	عين الهدى في العدا	بترأ كرميا محسنا	بحر العطايا والجد
بدر منير زاهر	في كل وصف جميل	احسانه يصبي القلوب	وحسنه يروي الصد
الظلمون بظلمهم	قد كذبوه تمردا	والحق لا يسع الورع	الكثرة لما بدا
اطلب ظير كماله	فستد من مله	ما اراينا مثله للناس	مسهدا
نور من الله الذي	احب العلوم تجدا	المصطفى والمجتبى	والمقتدا والمجتد
جمعت مباحي الهك	في وبله حيز الندي	نسي الزمان رهاما	من جود هذا المقتدا
اليوم يسير الكسبان	يطفي هداة ويغمد	والله يبدى نوره	يوما وان طال المد
يا قطر سارية وغا	وقد عصمت من الردا	ربيت اشجار الاسر	بالفيوض وقردا
انا وجدنا اله الملاء	فبعد كهف قديدا	لا نتقى قوس الخطو	ب ولا نبالي مرجدا
لا نتقى فوب الزمان	ولا نخاف تهدا	ونمد في اوقات افقا	الى المولى يدا
كم من منازل سبت	بيني واقوام العدا	حتى انشيت مظفرا	وموقرا ومؤيدا
يا ايها الناس اتقوا	يوما يشيب في هدا	آلامه ما تنقصه	واسيرة ما يقتد
والله اني ما ضللت	وما عدلت عن الهدى	لكنني منذ لم ازل	من اذ الهدى ايتت

لله حمد ثم حمد	قد عرفنا المقتدر	كادت تعقني ضللا	لا ت فادر كي الهد
يا صاح ان الله قد	اعطى لنا هذا حيدا	هو ليل القدر التي	لنقطي نعيما فهدا
اتحول فوحى انفسك	تاسر كاسنزل الهد	هلا انتعجت محبة الا	حيا عيا صيد الردا
يا من غدا بالموتى	ن اشد بغضا كالعدا	اخترت لذة هذه	ونسيت ما يعطى غدا
يا خاطب الدنيا الدنية	قد هككت تجلدا	عادت اهل ولاية	وقفت اثار العدا
اليوم تكفر في وخبسني	شقيا ملحدا	وترى بوقت بعده	في زبي احمد احدا
يا من تقطى الماء من	حق سرايا واعتدك	السبر سهل هين	ان كان فهما وصد
والله لو كشف الغطا	ع وجدتني عيز الهد	ونظمت في سلك الرفا	قد وجتني مسترشدا

القصيدة الثانية

ايما حسنة اثنى عليك واشكر	فدى لك روحى انت ترسى وازر
بفضلك انا قد غلبنا على العدا	بنصرك قد كسر الصليب المبطر
فتحت لنا فتحا مبينا تفضلا	بقوج اذا جاء وافز هو التنصر
قتلت خنازير النصارى بصارم	واردى عدانا فضلك المتكثر
بوجهك ما انسى عطايك بعد	وفي كل ناد نبا فضلك اذكر
تلبيك روحى دايما كل ساعة	واناك مهما تحشر القلب محضر
وتعصمني في كل حرب ترجما	فدى لك روحى انت درى ومغفر

ينور ضوء الشمس وجهه خلائق
 تحيط بكنه الكائنات وسرها
 ونحن عبادك يا الهى وملجائى
 نصرت لافحام النصارى قوتى
 واخذتهم وكسرت اياهم منضدا
 فسمعان من بار النصره دينه
 سقانى من الاسرار كاسا روية
 غيور بيد المجرمين بسخطه
 وحيد فريد لا شريك لذاته
 له الملك والملوك والمجد كله
 ودود يحجب الطائعين ترعاه
 يحيط بكيد الكائدين بعلمه
 ولم يتخذ ولدا ولا كفوا له
 ومن قال ان له الها قاذل
 وبشرى قبل المجد ال بلطفه
 ففاضت موع العين منى تذلل
 فحشت النصارى في مقام جلوسهم
 وظل النصارى ينصرون وكيهم
 رثيت مبارزهم كذتب بظلم

ولكن جناني من سناك ينور
 وتعلم ما هو مستبان ومضمهر
 نخر ايامك خشية وتكبر
 وهذمت ما يعلى الخمس يوم يعمر
 والهمم شوقك في صليب تكسر
 واخرى النصارى فضل المتكثر
 وان كنت من قبل الهدى اعتر
 غفور ينجي التائبين ويغفر
 قوي على مستعان مقدر
 وكل له ما بان فينا ويظهر
 عليك فيزعج ذى شقا ومحصر
 فيهلك من هو فاسق ومزور
 وحيد فريد مادنا لا التكثر
 سواه فقد نادى الردى ويدمر
 فقال لك البشرى وانت المظفر
 وقصدت عنبر سرى قطره يطر
 فتخبروا منهم خصيا وانظر
 وكل تسلم صائلا لو يقدر
 يعول على سبيل الهدى ويتر

فما صم ظلماني ابن مريم واجترأ
 وقال له ولد مسيح ابن مريم
 وقال بان الله اسم ثلاثة
 فقلت له اخم ليس عيسى بمخالق
 اثبت في ملك له من بريته
 وان على معبودك الموت قداتي
 وليس مستغنى الى الابن حاجة
 اعيسى الذي لا يعلم الغيب ذرة
 فاشته على ابليس بالعلم والهدى
 ويؤمن بالابن الوحيد تيقناً
 فقلت له يا ايها الضال من هو
 وما كان حامداً بصير قبلكم
 فما تاب من هذيانه وضلاله
 وكل من خرافات وكل من مفاصد
 وقال لي ان الله خالق وخالق
 فقلت له يا تارك العقل والنه
 اذا قل دين المرء من قياسه
 وانى ارى في حديثه عشوان شقواكم
 وانى ارى في حديثه فظنكم دالتم

على الله فيما كان يهذى ويهجر
 فسبحان رب العرش عما تظنوا
 ابك وابنه حقاً وروح مطهر
 وخالقنا الرب الوحيد الاكبر
 من الارض او هو في السماء مدبر
 والهنأحي ويبقى ويعمر
 وحاشاه ما الا ولا دشيأ يوقر
 اله وتعلم انه لا يقدر
 وقال هو الشيخ الذي لا ينكر
 ومذهبه مثل النصارى تنصر
 اتثنى على غول يضل ويذخر
 ولكنكم عمى فكيف التبصر
 وكان كدجال يد احي ويمكر
 تقول نجثاً ذاك المتنصر
 مسيحا عبداً ورب اكبر
 اله ومبدئ ذلك شيء منكر
 ومن يؤمن يرشد لا عقل مطهر
 تقولون ما لا يفهم المتفكر
 وما في يدكم من دليل يؤمر

وان هو الابدعة غير ثابت
انعرف في العصف القديمة مثله
انا جيل عيسى قد عفت آثارها
نبذتم هدايتهم وراء ظهوركم
اقمتم جلال الله في روح عاجز
فقير ضعيف كالعباد وميت
وان شاء ربكم بيد الفانظيرة
وقد اصطفاني مثل عيسى ابن مريم
ابن مريم وعيسى لم يميت
توفي عيسى هكذا قال ربنا
اتخذ العبد الضعيف مهيمنا
الا انه عبد ضعيف كمثلنا
والله ياتي وقت تصديق كلمته
فلا تسمع من زبانية وعقربا
مقامي رفيع فوق فكر مفكر
اذا قل علم المرء قل اعتقاده
الا رب مجد قد غري مثل ذلة
الم تعلمن آتي جري مبارز
وبارزت احزاب النصاي كضيق

واثباته مستنكر متعسدا
وقد جاء هدي بعد هدي منكم
وحترقها قوم خبيث معير
وهذا من الشيطان هادي اخر
وهيحات لا والله بل هو احقر
نعم من عباد الله عبد معز
و ارسلني ربي مثيلا فتظن
فطوبى لمن ياتين صدقا ويصبر
اجزتم حدود ايا بني الغول فاخذوا
فلا تهلكوا متجدين وفكروا
اتعبد ميئا ايها المتنصر
فلا تتبع يا صاح قوما خسرنا
ويدي لك الرحمن ما كنت تضمن
يصول بوشب اوتدب وتأسر
وقولي عميق لا يليه المصغر
وما يمدح من حسنا ضرير معذر
اذا ما تعالى شأنه المتسكن
وان كنت في شك فبارز فمضرك
بايدك وفي اليمنى حسام مشهور

وما زلت اريهم برّ محمدي
وانا اذا قمنا لصيد او ابيد
وقتل خنازير البراري وخرشهم
وفي صحبتي جيش وازعم انه
اذا ما تكلمنا وبارعنا صبي
فاوجس مبهوتا وايقنت اني
وادركته في حصّة فدعوته
فرد علي بها طلات من الهوى
وقال لعيسى حصّة في التاله
وان ابن مريم مظهر لاب له
فقلت له هذا اختلاق وقرية
وان الهالك مات والله سرمد
وما لا يجد فكيف حلد كالود
وليس تقاس صفاته بصفاتنا
تعاليت شئون الله عن مبلغ النهي
وان عقيدتكم خيال باطل
والخلق خلّاق فتدعون ذكره
ومن ذاق من طعم المنايا بقولكم
وقد نوس الفرقان خلقا بنورا

الا ان ابان الحق والحق اظهر
فلا الظبي متروك ولا العير ينظر
اشاش لقلبي بل مرام الكبر
يكافي جيش القدس وهو اكش
ولاحت براهيني كنار تزهرا
نصرت وايدني قد ير مظفر
الى مشرب صاف وماء يطهر
والله كان كذى ضلال يزور
وفي هذه سر على العقل عير
فحسبه ربا كما هو يظهر
وما جاء في الا بخيل ما انت تذكر
قديم فلا يفني ولا يتفني
ووجه المهيم من محالي مطهر
ولا يدركه بصر ولا من يبصر
فكيف يصور كنه متفكر
وما في يد يكمن من دليل يوفّر
وتدعون مخلوقا ولم تتفكروا
فكيف كمي سرمد يتصور
ولكنكم عي فكيف ابصر

الا انه قد جاء عند مفاسد
 ترى صورة الرحمان في خدر ربه
 تراء لنا الحق المبين بقوله
 قل الان هل في كتبكم مثل فؤاد
 وان كنت تزعم ان فيها دلائلا
 وان قلت امانا بما لا نعقل
 وسل اليهود وسل اكابر قومهم
 ومهما يكن في كتبكم ذكر عجزه
 جعارك خيط فانق اليرع والردا
 اقلبك قلب او صلايت حرة
 اكلت خشارة كل قوم مبطل
 اباريت يا مسكين ذالرحم بالعصا
 اترغب عن دين قويم منور
 وان لم تد اورجشرة البخل والهوى
 واني كما عند سلم وقلت
 اذا ما نصبنا في موطن خيمته
 ولوا بهتزت وقلت اني ضيغم
 الا ايها الصيد الرليث الاعور
 اعيسى الذي قد مات رب خالق

اذا ما انتهي الليلاء فاصبح يحشر
 فهل من بصير بالتدبر ينظر
 واياته درر ومسك اذ فر
 وفكر ولا تعجل ونحن نذكر
 فجهلك جهل بين ليس يسير
 فهذه الهدى عند النهي مستنكر
 اسلم فيهم ابنك المتخير
 وان خلته يخفى على الناس ظن
 آلسوت يا صيد الرخا تتجعر
 اجهلك جهل او دنخان مغبر
 فتاكل ما اكلوا ولا تتخفر
 واني اجار دنا واني محسر
 وتتبع دينا قد دفاه الكدر
 فتهو خيفاً في الهلاك وتخطر
 وفي الحرب نار جعظي مشعر
 فلا ترجع عند الوغا ونجم
 ففي اعيني ما انت الا جودر
 الام تخامى عنك سهمي وتافر
 اهنا هدى لا تخيل او تستأثر

أَعْيَشِي إِلَهَ أَيُّهَا الْعَمَى مِنْ هَوَى
ظَنَنْتُمْ فَأَنْتُمْ تَعْبُدُونَ ظَنُونَكُمْ
تَرَكْتُمْ طَرِيقَ الْحَقِّ شُحًّا وَخِيسَةً
عَسَى أَنْ يَزِيلَ اللَّهُ شُحَّ نَفْسِكُمْ
وَمَنْ كَانَ ذَا حِجْرِ فَيَدْرِ حَقِيقَةً
سَتَلْغِبُ يَا حَمُورُ قَوْمٌ مُحَقَّرٌ
قَدْ اسْتَحْرَ الشَّيْطَانُ نَفْسَكُمْ كُلَّهَا
إِلَّا أَنْ رُبِّي قَدَرَايَ مَا صَنَعْتُ
أَتَطْفِئُ نُورًا قَدْ أَرِيدَ ظُهُورُهَا
وَأَتِي أَرَايَ قَدْ بَارَكَيْدُ لَعْنُكُمْ
أَتَتْرُكُ أَعْنََابًا وَتَنْقِفُ حَظْلًا
تِيَاهِيرُ قَفْرِ فِي عَيُونِكَ مَرَجٌ
عَقِيدَتَكُمْ قَدْ صَارَ لِلنَّاسِ ضَعْفَةٌ
رَأَى النَّاسُ بِالْمُتَحَقِّقِ مَا فِي بَيْوتِكُمْ
وَلَا يَظْهَرُ أَنْجِيْلُكُمْ نَهْجُ الْهُدَايَةِ
وَمَنْ تَبِعَهُ مَا وَجَدَ رِيحَ تَيْقُنٍ
وَمَا فِيهِ إِلَّا مَا يَضِلُّ قُلُوبَكُمْ
وَمِنْ أَيْنَ طِفْلٌ لِلذَّيِّ هُوَ الْهَمُّ
وَلَكِنَّا لَا نَعْرِفُ اللَّهَ هَكَذَا

وَأَيْنَ ثُبُوتٌ بِلِ حَدِيثِ يُوشَرَ
كَتُفُصْ مَثَرُ حَاشِقٍ لَا يَصْبِرُ
وَسَيَعْلَمُنْ كُلُّ إِذَا مَا بَعَثُوا
وَلَكِنَّ بَغْرَ شَدِيدٍ مَلِكُ مَرٍّ
وَمَنْ كَانَ عَجُوبًا فِي هَذِي وَلِيهِجْرُ
وَمُحْضِرُنَا يَعْدُو وَلَا يَتَحَسَّرُ
فَأَنْتَ لِقَوْلِ النَّفْسِ عَبْدٌ مُسْتَحَرٌّ
فَنَفْسُكَ سَوْفَ تَهْجُرُ وَتُخَوَّرُ
لَكَ الْبَهْرُ فِي الدَّارَيْنِ وَالنُّورُ فِيهِمَا
وَيَهْتِكُ رَبِّي كُلَّمَا هُوَ تَسَاوَرُ
وَهَذَا وَبِالْأَنْتَ فِيهِ مَتَبَرُ
وَاسْتَرْكَمْ سَقَطَ الْوَلِيُّ وَحَبُوكُ
وَيَضْحَكُ جَمُورٌ عَلَيْهِ وَيُنْكِرُ
وَأَجْمَارُ بَيْتٍ مِنْ بَعِيدٍ يَظْهَرُ
وَهَذَا بِحُجَّةٍ وَقَوْلُ مَكُورُ
وَلَكِنْ إِلَى الْإِلْحَادِ وَالشُّكِّ يَدْرُ
وَيَهْدِي بَيْتَ خِجَاتِكُمْ وَيَدْرُ
اللَّهُ زَوْجَ أَيُّهَا الْمُسْتَمْدَرُ
وَحَيْدٌ فَرِيدٌ قَادِرٌ مُتَكَبِّرُ

وذلك للدين القويم كرامة
 ويشغفك الله العزيز محبة
 فطوبى لمن صافا صراط محمد
 وصلنا الى المولى بهدي نبينا
 وفي كل اقوام ظلام مد مر
 وان رسول الله محجة مهجتي
 قدع كل ملفوظ بقول محمد
 وليس طريق الهدى الا اتباعه
 ومن ردة من قل الحياء كلامه
 ومن يرتقى غير هدي رسولنا
 وما نحن الا حزب رب غائب
 والله ان كتابنا بحر الهدى
 ويبقى الى يوم القيامة دينا
 ونوثر في الدارين سائر رسولنا
 فلما عرفت الحق دع ذكر باطل
 الا ايها الشرثار خف قهرا هرا
 فلا تقف ما لا تعرفن وجوه
 والله ما كان ابن مريم خالقا
 ولا تعجبين من انه ليس من ارب

اذا ما تبعته هدايا فانه يؤش
 وياخذ قلبك حب حب وياطر
 ومثل هذا النور ما بان نيز
 قدع ما يقول الكافر المنتصر
 وان رسول الله بدر منور
 ومن ذكر الا حلى كانه متمر
 وقد رسول الله تنج وتغفر
 ومن قال قولا غيرا في تاجر
 فقد ردة ملعونا وسوف يمدد
 قد لكم الشيطان يعتو ويشغف
 الا ان حزب الله يعلو وينصر
 وتالله ان نبينا متبقي
 له ملت بيضاء لا تتغير
 وسنت خير الرسل خير وانهر
 ولوللصداقت مثل بكر تنهر
 ويعلم ربي ما تستر وتخبر
 وتاب على الحق الذي هراظهر
 فلا تهلكو ابغيا وتوبوا واحذروا
 ومثل هذا الخلق في الدود تنظر

بل الدود اعجب خلقاً من مسيحيكم
 اكل رب دود قد تروى في مسج
 وليست لها ام بارض ولا ابك
 وانكنت لا تدع الجدال وتذكر
 وان لنا المولى ولا مولى لكم
 ووالله اني اكسر صليبكم
 ووالله ياتي وقت فتحي ونصري
 ووالله يثني في البلاد اماننا
 وما في يدك بغير قول وليس
 وكتبك ففرحوها الكفر والردا
 فتلك براهين على سخر دينكم
 لقد زين الشيطان اقواله لكم
 وقد ذكر الانبياء من قبل قومكم
 وكيف يساوي دين عيسى لدينا
 وقد جاء يوم الله فاليوم مرتبنا
 وقلت له لا تحسب العبد خالفاً
 وقلت له لا تستر الحق عامداً
 وقلت له لما ابي ان شاننا
 وان كنت لم تسمع فزد في تجاسر

ويخلق ربي ما يشاء ويقدر
 تكون في ليل وتتم وتكسر
 ففكر هذا لك الله هاداك
 فبادرنا انا الى الحرب نعلن
 فتتظر انا تغلبين وننصر
 ولو منقت ذرات جسي واكسر
 ووالله اني فائز ومُعز
امام الانام المصطفى المتخير
 تلك تستقرى المحال وتفجر
 محرفه في كل عام تغير
 وقد قلت تحقيقاً ولوانت تبسر
 يوسوسكم في كل حين ويمكر
 ولا خسر ايت الناس بخبر نذكر
 ولا يستوى دخن وعجم ازهر
 يدقق اجزاء الصليب ويكسر
 وكل امرء عن قوله يستفسر
 سيدي المهيم كل ما كنت تيسر
 بلاغ فبلغنا وانك منذر
 لتعرف ان الله شمس تد من

فزد في جرات وزد في تقاعس
 وليس عذاب الله عذاباً كما ترى
 غيور في اخذ مشركاً بذنوبه
 رفيع على كيف يدرك كنهها
 اتصون بغياً من به الخلق آمنوا
 وكيف يكون العبد كابن لربه
 وقد مات عيسى ليس حيّاً وانّا
 واخيراً في ربي بموت مسيحكم
 وكل من دواب الارض يحيى مدة
 وان جنود الانبياء وحزبهم
 فان كان للرحمن ولد كقولكم
 ابدل سنة ربنا بعد مدة
 وقانون سائر الله في بعث رسله
 وان لم تر اليوم الهدى فترى غداً
 اتلج جهلاً رتبة العقل والسنن
 اترك ما جاءت به الرسل من هدى
 عليكم بسبل الله من قبل ساعة
 عذاب اليم لا انتهاء لحرقه
 ينبئك العلم ما كنت تظن

وزد في عمايات فتقني وتبتكر
 سيحرق في نار اللظى من يفجر
 وليس له احد شقيقاً وما زر
 اذا ما ترقى عنينا تتحير
 اتسبون يوماً ما به الناس انذروا
 فسبحان رب العرش عما تصوروا
 نرد على من قال حجة ونحجر
 وكان هو الاول والآخر
 على ظهرها فاعجب لهذا وفكروا
 الوفاء هل ترين كابدك آخر
 فشجرة نسل الله تنمو وتكثر
 امكن في سائر القديس تغير
 مبين فهل ابصرت اولاً تبصر
 ظلاماً مهيباً فيه تهوى وتندب
 لا قال قوم قد اضلوا ودمروا
 لا تتبعن قوما هدا وتبقروا
 تريكم لظى النار التي هي تسعرك
 وان ينقض جلد فيخلق اخر
 ويبدى لك النور الذي اليوم

أَلَا إِيَّاهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ
 الْعِيَا تَكُمُ نَذِرٌ وَأَيَّاتُ رَبِّكُمْ
 وَكُلُّ نَبَأٍ مُسْتَقَرٌّ وَمَطْهُرٌ
 وَيُحْكُمُ رَبُّ الْعَرْشِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ
 وَقَوْمٌ مَضَوْا مِنْ قَبْلُ ضَالِّينَ يَكُونُ
 أَخَذْتُمْ طَرِيقَ الشَّرِّ وَالْفَسْقِ وَالزُّلْمِ
 فَأَرْسَلْنَا رَتِي إِلَيْكُمْ لَتَقْتُلُوهُ
 فَإِنْ شِئْتُمْ مَا عَدَّ اللَّهُ فَأَصْدَقَ مِنْهُ نَبَأُهُ
 وَاعْلَظْ حُجُبَ مَا تَرَاكَ عَلَى الْهَدْيِ
 وَفِيكَ فُسَادٌ لَوْ عَلِمْتَ اجْتَنِبْتَهُ
 ذَبَبْتَ عَنِ الدِّينِ الْحَنِيفِيِّ شَكَّوْكُمْ
 وَقُلْتُمْ لَنَا دِينٌ يُعِيدُ مِنَ النَّهْيِ
 وَكُلُّ أَمْرٍ بِالْعَقْلِ يَفْهَمُ أَمْرٌ
 وَعَقْلُ الْفَتَى نَصْفٌ نَصْفٌ حَقٌّ
 تَصْدِيتٌ فِي نَصْرِ الضَّلَالِ تَعْدَا
 وَمَا أَنْتَ إِلَّا عَابِدُ الْحَرَصِ وَالْهَوَى
 مَا بَيْتُ لَكَ الرُّوْيَا وَأَنْتَ كَمِيتٌ
 وَعِدَةٌ وَعَدَّ اللَّهُ عَشْرَ خَمْسَةٍ
 وَتَعْلَى وَتَحْضُرُ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَجْمَعًا

وَإِنْ عَذَابُ اللَّهِ أَهْلِي وَالْكَبِيرُ
 نَرَى بِغَيْبِكُمْ وَدُمُوعَنَا تَقْدِرُ
 وَلِكُلِّ مَا يَأْتِيكَ وَقْتُ مَقْدَرٍ
 وَهَذَا أَنَا قَبْلَ عَذَابِ بَنِي أَخْبَرُ
 فَأَنْتُمْ قَبْلَكُمْ كَلِمَا هُمْ يُورُوا
 وَثَرَّتْ خَطَايَاكُمْ فَلَمْ تَسْتَغْفِرُوا
 وَلِتَقْبَلُوا مَا قَالَ رَبِّي وَتَغْفِرُوا
 فَيُعْطَاكَ مِنْ عَيْنٍ وَعَيْنٍ تَنُورُ
 تَعَالَى عَلَى قَدَمِ الضَّلَالِ فَتَزْهَرُ
 وَذَلِكَ أَلَمُ الشَّيْطَانِ يَغْوِي وَيَحْصِرُ
 وَازْعَجَتْ أَصْلَ أَصُولِكُمْ تَنْكُرُ
 وَهَذَا فُسَادٌ ظَاهِرٌ لَيْسَ بِسِرٍّ
 كَمَا بِالْعِيُونِ يَشَاهِدُونَ وَيُبْصِرُ
 وَكَصَفَقِ أَيْدٍ مِنْهُمَا الْعَمَلُ يَظْهَرُ
 فَبَارِزٌ لِحَرْبِ اللَّهِ أَنْ كُنْتَ تَقْدِرُ
 تَشْمَخُ بِكَ لِلْحَطَامِ وَتَهْجُرُ
 وَإِنْ كَلَامُ اللَّهِ لَا تَتَغَيَّبُ
 إِذَا مَا انْقَضَتْ فَأَعْلَمُ بِأَنْتَ مُحْضَرُ
 وَتَسْأَلُ عَمَّا كُنْتَ تَهْذَرُ وَتَكْفُرُ

وما قلت من تلقاء نفسي تجاسرا
 قبلت تبليغا وآيت حلفة
 فانك صديقا فربيعي
 واعلم ان مكيمنا لا يضيعني
 فتوقد السفهاء من اهل الهوى
 ذروا فطنة يدرون بحثي وحجته
 وان يسلم من يسلم ولا فميت
 والله هذا من الهى ومن يعش
 وتحت مرداء الله روحى ومهجتي
 ولست بري كاذبا تارك الهدى
 وهنا في ربي بنوع محبة
 وذلك من بركات روح رسولا
 رؤف رحيم امر مانع معا
 له درجات لا شريك بها
 تحبزه الرحمن من بين خلقه
 وكان جلال في عرائين وبه
 رؤف رحيم كهف ام جميعها
 الا ما هرفنا في ثناء رسولنا
 وان امان الله في سبل هداية

بل الان نبأني العليم المقدس
 على صدق ما اظهرت فانظر وتنظر
 وانك كذابا فسوف احقر
 واعلم ان مويدى سوف ينصر
 وكل امرئ عند التخاصم يسير
 وما في السماء فسوف يبدو ويظهر
 وهناك من آياتك ونشكر
 الى اشهر من كورة فسينظر
 وما يعرفني احد ودي يصبر
 ولست بري كالذى هو بهذا
 على ما تصنع مسك فتحي وعذير
 نبى له نور منير وازهر
 بشير نذير في الكرم مبشر
 له فيض خير لا تصناهيه اجرا
 ذكاء مجلوت ويدر مؤمرا
 خفي الفار من انفاقهن الممطر
 شفيع الورى سلة اذا ما اضجروا
 له رتبة فيه المدائح تحصر
 فطوبى لشخص يقتفى ما يؤمر

سقى فيهم العرفان كل مصكب
وقدر لاج والمخلوق في ظلماته
فألمهم قولا وفعلا وميسما
رسول كريم ضَعَفَ الله شأنه
وكافح امر المسلمين بنفسه
بأمتنا الحقة من الاب بآبته
فمن جاء طوعا وصدقا فقد غنا
ولم يتقدم مثله في كماله
فدع ذكر موسى واترك ابن مريم
له رتبة في الانبياء رفيعة
وعسكرة في كل حرب مبارز
وجاء بقرآن مجيد مكمل
كتاب كريم حاز كل فضيلة
وفيه رأينا بينات من الهدى
كعين كحيل زينت صفحاته
طريّ طلاوته ولم تعف نقطة
فيا عجبا من حسنه وجماله
وان سروري في ادارة كأسه
ورباه قد فاق الحمدائق كلها

فنبشوا الصهباء سرفا وابشروا
وجاهلاته مثل الاوابدينقر
وايقظهم فاستيقظوا وتطهروا
وبدر منير لا يضاهيه نير
وعلمهم سبيل الهدى فتجروا
شفيع كريم مشفق ومحدّر
ومن اعرض عن احكامه فيدرك
واخلأقه العليا ولا يتأخر
ودع العصا لما تراعى المفقّر
فطوبى لى لقوم طاعوه وخيرا
اذاما التقي الجمعان فانظر
منير فنور عالها ونيور
ويسقى كوئس معارف ويوفر
وفيه وجدنا ما يقى ويبصر
بناظرة من عين خلد ينظر
لما صانه الله القدير الموقر
ارى انه در ومسك وعنبر
فهل في الندامى حاضر من يكره
نسيم الصبا من شأنه تتحير

اذ اما تلا من آية طالع الهدى
 وفيه من الله اللطيف عجب
 اعجب من هذا سفيه مشر
 الى قوله يروى الحكيم تلى ذا
 كتاب جليل قد تعالى شأنه
 هو السيف في ايدي رجال طين
 كلام يفيل المرفقات بحدّة
 يدية قوم منك كرم غلوات
 يباهون مرجين جهلا وخوة
 فذا لك روحى يا جيبى وسيد
 وما انت الا ناسب الله في الورى
 ويعجز عن تحميد حسنات من
 يكفرني شيخ وتتلوه آفة
 يرى ظهرك عند النضال كغلب
 غبي عتي اضرم الجهل غيظا
 وكفرني بالحقد من غيرة
 ويسعى لا يذأى ويسعى بزور
 عجب لى ما يتقى الله ذرة
 فطوى ليرة البينات وتارة

يرى نورة يجرى كعين عيط
 اشاهدها في كل وقت انظر
 والهالة عن نور ظلام مكد
 ويعرض عنه الجاهل المتكبر
 يد الفرس المنكرين ويكبر
 فلن يعصم درع منه فوجا ومغض
 يبشرنا في كل امر وينذر
 وهت هراواهم وسروا وكثروا
 وسوف تراهم مدبرين فتبشر
 فذا لك روحى انت ورد منظر
 واعطاك ربك هذا ثم كوشرا
 فكيف محمدا الذي هو بكفر
 وما ان اراه كعاقل يتدبر
 وكالذي يغوى حين يهدى ويحج
 كجامود صخر جهل لا يغين
 فقلت لك الويلات انك اكفر
 على حريص كالعدا لو يقدر
 اشقوة هذا المرء امر مقدر
 يحرف قول المصطفى ويغير

قصدت هذه ترجماً فليلا
 وقال يهاين الله ما الشناص
 ولما أريد علاجاً من نصيحتي
 وجاهدت لله الكريم لهدي
 عجبت لخنتر الله كيف اضله
 خيالاته كالنائمين ضعيفته
 وانا نسهته وداو شفقته
 له كتب السب والشتم خشوها
 يغوص كدلو عند خوض في جح
 بعيد من التقوى فتسمع الله
 لقد زين الشيطان اقواله له
 واكفرني بخلاً وجهلاً ودناًة
 يقولون انا قادرون على الاذى
 قيا علماء السوء ما العذل في غدا
 وما غيظكم الا لعيسى واسمه
 وما تعلمون شئون ربي وفضله
 انما اشر ربي في يدكم محاطة
 انحن نفوس من النبي وبآ به
 انترك قلنا كريمة ما ودره

على الرجس والبلوى فكيف اظهر
 فآليت ان الله معنا فنظف
 يسب ويبدى كلما كان يضمن
 فما قل من اوهامه بل تكثر
 يرخ النص من كانه لا يصير
 نائم فيبغض كل من هو يسهر
 فيهجون من جهل ولا يتحفر
 شرب فيستقرى الشرور ويفخر
 جماً وما يسقيه ماء تفكر
 كبا قوله الاضحة بعيد يضر
 يوسوسه وقتاً ووقتاً يكون
 ووافقه خلق فريس مدعثر
 فقلنا اخسئوا ان المصمين اقدرا
 ايلعن مثلي مسلم ويكفر
 ايدعي لهذا الاسم شخص محقق
 ويعلم ربي كل نفس وينظر
 ويفعل ربي ما يشاء ويظهر
 خف الله يا صيد الرد كيف تحب
 فما لك لا تدري صلاحاً وتجر

اخترت جسماً بعد خمسين حجة
 وتعلم اني حذر لاني و متقى
 تبصر خبيثه هل ترى من دلائل
 اخن تركنا قبلة الله شقوة
 انزعج عن دين النبي المصطفى
 سيخرى المهيم كاذبات الهدى
 واني انا الرحمان فاصبر حربه
 هذا الهام من الله تعالى
 وما كان ان تخفى الحقائق دائماً
 وليس خفاء مغلق في ديننا
 سيكشف سر صدورنا وهداكم
 فمن كان يسع اليوم الذي مفسد
 وانا على نور وانتم على الظلمة
 ومن كان محجوباً فيا في موسوس
 وما يصطفى الله العالم من ورا
 فذرني وخللا في وليست مصيلاً
 واثري مررتي واخترت خالقي
 ليست تقات الله شرطاً لمن
 وعدت حتى قلت لست بايب
 اتقي بما لم ينزل الله من هدي

وقد كنت تشهدان احمد اطهر
 وتعلم زارو بعد لا تنم
 على ما تقول وفكرن كيف تكفر
 اتبذ صحف الله كفر ونهجر
 وديننا مخالف دينه نتخير
 كلانا امام الله والله ينظر
 ومن كان من حزبي فيعلم وينصر
 وما يكتنم الانسان فالدهر عظيم
 وما جاء من هذي بين فنوثر
 بيوم ميقود الى المليك ويحشر
 فيحرق في يوم لظاء تسعن
 وما يستوي نهي وقوم يصبر
 فيكتبه في هوة ويد مسر
 وما يجتبه الفساق سرب اطهر
 عليه ولا حكم وقاض قدام
 فقد ضاع يا مسكين ما كنت تبدل
 فما لك يوم الاخذ لا تتذكر
 وان الهدى بعد القلي متوهم
 وتكفر من القبيح السلام وتجهل

ووالله بل تالله لو كنت مخلصاً
 ولو قبل الكفاري سالت امانة
 ولكن ظننت ظنوك سوء يجعلني
 هل العلم شيء غير تعليم ربنا
 كتاب كريم احكمت آياته
 يدع الشقة فلا يمسه نكاته
 ومتعني من فيضه لطف خالقني
 كريم فيوتي من يشاء علومي
 واني نظمت قصيدتي من فضله
 تعال بميدان النضال شجاعة
 تريدون ذلتنا ونحن هو انكم
 انطلب مني آية الخزي والري
 وحمدتني من قبل ثم ذممتني
 واني انا الخطا ان كنت طاعنا
 وانا جهرنا بشردين محمدين
 متدن منكم ترجماتنا عد
 وسيلك صعب لكن انت غنا
 وما ان ارفيك التوفيق في التقى
 ومن كذب الصديق هتك سره

اريتك اياتي لكن تزور
 لعمر عهديت وصرت شينا يصير
 كغول هوى والغول لا يتطهر
 واني حديث بعده نتخير
 وحياتك يحية القلوب يزهر
 ويدري التقى هدي فيفتقروا
 فاني رضيع كتابه ومخفر
 قدس فكيف تكثر بن وتسكر
 لتعلم فضل الله كيف يخبر
 ليظهر عليك في الجلال السيل
 فيكرم ربي من يشاء وينصر
 ويأتيك امر الله فجاء فتبتر
 فقد لاح انك ختيعو مزور
 دماحي مثقفة وسيفي مذكر
 وانت تشوب في السبب جهر
 وزيد رجل العقد دحا فتحر
 وخيتك حمر لكن انت تدعثر
 وان الفتى يخشى اذا ما يذعر
 ومن اكثر التكفيرين ما سيكفر

وان تضربن على الصلوات حجارة
فهل في اناس مكفرين مدبر
والله اني آيس من صلاحهم
وقلت لشيخ قد تقدم ذكره
تعال نباهل في مقام معين
حلفت يميناً من لعان مولد
فاذا اتى بعد لترصد يومنا
خرجنا وخلق كان يسع وراءنا
فجاء ولكن لم يباهل مخافاً
ولم يتمالك ان يباهل كالفتة
وجاشت اليه النفس خفا وخشية
ووجدته مجراً وموحب خيفة
فقلت له لما ابي ان يحسن
وان شئت سل من كان فينا ظمرا
وباهلته من غز نوتهن مكفر
فمقت بصحبه للدعاء مبعدا
فصعد صرخ الصاقيين الى السما
فأعجب خلقاً جيشهم بكاهنهم
وظل المباهل يقذفن مكفراً

فلا الصغر بل ان الزجاجة تكسر
يدبر في قولي وفي الكتيب ينظر
وما ان اري شخصاً كيف يحذر
الام تكفراً وهجو تصعر
ليهلك من هو كاذب ومنور
فاني بميدان اللعان ساخضر
فمقت ولم اكسل وما كنت اقصر
لينظر كيف يباهل ويكفر
واعرض حتى لام من هو صبر
وظل يربنا ظهر جبين ويدبر
وقد خفت ان يعيش عليه ويحظر
كان حسامي يهجن ويبثر
لقد سم والله العليم سيما
وما قلت الا ما هو المتقرر
وقوفا لدى شجرات ارض شجر
وكان معي ربي يراني وينظر
لما اخذتهم رقة وتاثر
فبكوا بمبكاهم وقام المحشر
فيا عجبا من دينهم كيف كفوا

وما الكفر الا ما يسمي مرتبنا	فذرهم يسبونك كيف شاءوا وكفروا
وانا نؤمن بالله ربنا	وقد شد اذرا العبد رب مبشر

والجرح عوانا انك حرمك كل	والجرح عوانا انك حرمك كل
لرب يزعلك وقليلك ينصرنا	لرب يزعلك وقليلك ينصرنا

الفصل الثالث المبدأ في الصلاة

رسول الله صلى الله عليه وسلم

ياك الحول يا قوي يا منيع الهدى	فوق لي ان اتن عليك واجرا
تتوب على عبد يتوب تندها	وتنجي غريقا في الضلال لا تمسكها
كبير المعاصي عند عفوك فيها	فما لك في عبد لم تزد ا
تحيط بكه الكائنات وسرها	وتعلم مناج التوى ومخرجها
وخن عبادك يا الهى وملجها	غراما ملك خشية وتعبد
وما كان ان يخفى عليك مخاسنها	وتعلم الوان النحاس وعسجد
ولم من دهي اهلكتم من شرورها	واخذت هم وكسرت ايام منضها
ولم من حقير في عيوز جعلتهم	با عين خالق لو لواء وزين جدا
وتعبر اطلالا بفضل ورحمة	وتهد من قهر منيفاً من د

وما كان مثلك قدرةً وترحمًا
 فسبحان من خلق الخلائق كلها
 غيور يكيده المجرمين بسخطه
 فلا تاملن من سخطه عند حره
 وان شاء يبلو بالشدة خلقه
 وحيد فريد لا شريك لذاته
 ومن جاءه طوق عا وصدق فقد نجأ
 له الملك والملكوت والمجد كله
 ومن قال ان له الها قادمًا
 هدا العالمين وانزل الكتب رحمة
 وانت إلهي ما مني ومفازيتي
 عليك توكلنا وانت ملائكة
 ولك آيات في عباد محمد هم
 له في عبادة ربه غيلة مجل
 ومن وجهه جله بعيد واقربا
 له آيتا موسى وروح ابن مريم
 وكان الحجاز وما سواه مكين
 وكان مكادحة وفسق شعاعهم
 فلم يبق منهم كافر الا الذي

ومثلك ربي ما ارسى متفرحا
 وجعل كشمة واحد متبذرا
 غفور ينجي التائبين من الردى
 ولا يتيسر من رحمه ان تشدا
 وان شاء يعطيهم طريقا ومثلا
 قوي علك في الكمال توحد
 وادخل وردا بعد ما كان ملبدا
 وكل له ملاح اوراح او غدا
 سواه فقد تبع الضلالة واعتد
 وارسل رسلا بعد رسل واكدا
 ومالي سواك معاون يدفع العدا
 وقد مسنا ضر وجئناك للندا
 ولا سيما عبد تسميه احدا
 وفاق قلوب العالمين تعبد ا
 واصاب وابله تلاعا وجد جلا
 وعرفان ابل هيم دينا وصد
 شفيع الوري احيى وادنى المبعدا
 يباهون مرتجين في سبل الرد
 احتر بشقوتهم على ما تقى بدا

شرعته الغراء مور معبد
 واتى بصرف الله لا شك انها
 فمن جاءه ذلا لتعظيم شأنه
 فيا طالب العرفان خذ خيل في
 ين كى قلوب الناس من كل غلطة
 ولها تحلى نورة التام للوراء
 نراء اجمال الحق كالشمس في الضحى
 وقد اصطفيت بهجتى ذكر حمد
 وفوضني ربي الى فيض نورة
 وهذا من الله الكريم المحسن
 والله هذا كله من محمد
 وفي بهجتى نور وجيش لا مدحا
 كريم السجيا اكمل العلم والنه
 تبصر خصمي هل ترى من مشاكه
 بشير نذير من مانع معا
 هدى الهائمين الى صراط مقوم
 له طلعت يجلو الظلام شعاعها
 له درجات ليس فيها مشارك
 وما هو الا نائب الله في الوراء

غيور فاحرق كل دبر جسد
 كتاب كريم يرفد المستر فدا
 فيعطى له في حضرة القدس سودا
 ودع كل متبوع لهذا المقتدا
 ومن جاءه صدقا فنورة الهدى
 ولوح وجه المنكرين سوا
 ولاع علينا وجهه الطلوس وما
 وكاف لنا هذا المتاع تزودا
 فاصبحت من فيضان احد احمد
 وما كان من الطافه مستبعدا
 ويعلم ربي انه كان مرشدا
 سلاله انوار الكريم محمد
 شفيع البرايا منبع الفضل لله
 بتلك الصفات الصالحات باكمل
 حكيم بحكمته الخليفة يقتدى
 ونور افكار العقول وايدى
 ذكاء منير برجه كان برجدا
 شفيع يزكينا ويدنى المبعدا
 وفاق جميعا رحمة ووقودا

تخين الرحمن من بين خلقه
 وقد كان وجه الارض جهامسا
 وارسله الباري بايات فضله
 وعلت تابط كل شريقومه
 بلوبة مكة ذات حقت عقتل
 وما كان فيها من زرع وودوة
 تكثف عقوة داره ذات ليله
 فادر كاتئيد رب مهين
 تذكرت يوما فيه اخراج سيد
 الى الآن انوار بركة يثرب
 فوجه الدنية صار منه منورا
 حقا في جناتي نور من ضيائه
 وارسلني مني لتأيد دينه
 له صحبة كانوا عجايب حبه
 واروا نشا طاعند كل مصيبة
 واذا مرينا اهاب بغمه
 وكان وصال الحق في بنا تهم
 وراوا حيات نفوسهم فموتهم
 وجاشت اليهم من كرو نفوسهم

واعطاه ما لم يعط احد من الندي
 فصار به نور منيرا واعيدا
 الى حزن قوم كان لدا ومفسدا
 وكل تلا بغيا اذا راح او غدا
 بلاد ترى فيها صفيحا مصدا
 ترى كالظلم ثرا اذا عرايدا
 جماعت قوم كان لدا ومفسدا
 ونجاة عون الله من صولة العدا
 ففاضت موع العين بمنذرى
 نشاهد فيها كل يوم تجدا
 وبارك خرازل وطلا وقد دا
 فاصبحت ا فم سليم والهدا
 فحنت لهذا القرن عبدا محبدا
 وجعلوا اثرى قد ميه للعين اثدا
 كعن جاء مر قال تواري تخدا
 فراعوا الى صوت المهيب تودا
 وخطرتهم فلا جله مد واليدا
 فجاءوا بميد ان القتال تجلدا
 وانذرهم قوم شقة نهدا

فظلوا يتادون الدنيا بأبصار قهيم
 وفاضت لتطهير الناس دماهم
 وأحيوا ليا ليهم مخافة ربهم
 تنأهوا عن الأهواء خوفاً وخشية
 تلقوا أعلو ما من كتاب مقدس
 كنوق كرائم ذات تحصل تجلدا
 التعرف قوماً كان ميتاً كمثلم
 فابقظهم هذا النسب فاصبحوا
 وجاءوا ونور من وراء عيسى فهم
 ولو كشف باطنهم ترى فوقهم
 تداركهم لطف الإله تفضلاً
 ففاقوا بفضل الله خلق زمانهم
 وهذا من النور الذي هو أحسن
 أمرت من الله الذي كان مرشداً
 وحجت لتجيت الأمام من الهوى
 وتوهمت قدماك لله قائماً
 جذبت إلى الدين القويم بفق
 وأرسلت الباري بآيات فضله
 يحب جناني كل أرض وطئها

وما كان منهم من لم يأتزدا
 من الصدق حتى أثر الخلق مرصدا
 وإذا بهم يوم يُشيب ثوبها
 وباتوا المولاهم قياماً وسجداً
 حكيم فصافهم كريم ذو الندى
 وترجعوا كلاً الأسرى اغنياً
 نؤمن ما كانت جهولاً يلندداً
 منيرين محسودين في العلم والهدى
 إليه ونور من إمام مقوداً
 يقينا كطبقات السماء منضداً
 وزكى روح منه فضلاً وإيذاً
 بعلم وإيمان ونور وبالهدى
 فدري لك وحى يا محمد صلعم
 فأحرق بدعات وقومك صداً
 فواها المنهج خالص الخلق من رد
 ومثلك رجلاً ما سمعتا تعبد
 وما ضاعت الدنيا إذ الدين مشيد
 لك تنقذ لاسلام من فتن المعدل
 فيا ليت لي كانت بلادك مولداً

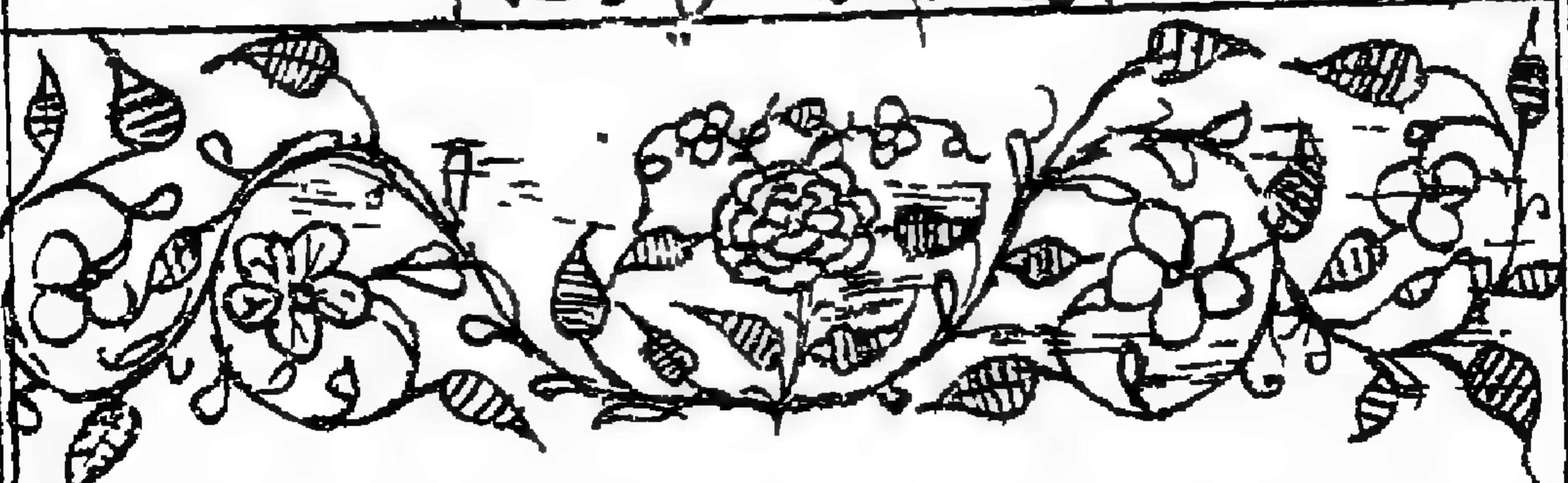
والأفريت في قومي فحجتك لا هفا
عجبت لشجر في البطالة مفسد
سلوة يمينا هل اتاني ميا هلا
فخذ يا الهي مثل هذا المكذب
اضل كثير من صراط مينو
قد اختار من جهل بضائع خلا
وما كان لي بغض ربي شاهد
يسب ما أدري على مائستني
نعم لشهدك ان ابن صريم ميت
وهل من دلائل عندكم توفيقها
انحن تخالف سبل دير بنينا
سيكشف سر صدقنا وصدقكم
فمن كان يسعى اليوم في الارض مفسدا
المليس تقات الله فيكم كذرة
وقد كان ربي قدرا لا مرجحة
رايت تغيطكم فلم آل حجة
ولست بذى علم ولكن اعانني
والله اني صادق غير مفر
وما قلت الا ما امرت بوجيه

وكيف يكفر من يسواي محمد
اضل كثير ايا الشرور وبعد
وقد وعد جز ما شتم نكت تعدا
كاخذ لك من عاد وليا وشردا
تبا عد من حق صريح وابعدا
وكان رضى الباري اهم واوكدا
وفي الله عادينا اذ حال مرصدا
ايمن من احيى صلاحا وحيدا
اهذا مقال يجبل البر لمسد
فان كان فان في بتلك تعبد
وقد ضل سعي من قلبي زاحدا
بيوم يسود وجه من كان مفسدا
فيحرق في يوم النشور من ودا
اتخشون لومة حاكم ومفندا
فحصت باذن الله ثوبا مقدا
ووطئت ذوقا مغرا متوقدا
عليه رآني مستهما فآيدا
وايدني ربي وما ضاعني سدي
وما كان هجر بل سمعت مندا

ألتحق حقاً كالمداجي بالخامس
 تعالى مقامى فاختفى من عيونهم
 وفي الدين اسرار وسبل خفية
 وهذا على الاسلام ادهى مصيب
 اتكفر رجلاً قد اثار صلاحه
 اتكفر رجلاً ايت الدين حجة
 اخن نفر من الرسول ودينه
 ووالله لو احب وجه محمد
 ففي ذلك آيات لكل كاذب
 وكم من مصائب للرسول اذوقها
 ونعم يفوق ظلام ليل مظلم
 وضرب الفأس صلباً سيفه
 فاستم تلك المحن من ذوق محبة
 ومو بسبل المصطفى خير مدينة

مخافة قوم لا يريدون مرصدا
 وربى يرى هذا الجنان المجردا
 يلاحظها من زاد الله في الهدى
 يكفر من جاء الانام محبدا
 ومثلك جهلما رايت ضفنددا
 وها فارق رؤس الصائين وارحبا
 ويبدو لكم آياتنا اليوم او عذا
 لما كان لي حول كالمح احمددا
 حريص على سبى كالعبد
 وكم من تكاليف ستمت توددا
 وهول كليل السبع يبيد تهددا
 وخوف كاصوات الصرصر قد بددا
 واسئل ربى ان يزيد تشددا
 فان فزتها فسا حشر بالمقتدا

سأدخل من غيبته برؤى تقرب
 وما تعلم هذا السر يا تارك الشك



الفصحة

الا ايها الواشي الام تكذب
 واليت اتي مسلمك ثم تكفر
 الا اني تبروانت مذهب
 الا اني في كل حرب غالب
 وبشرني ربي وقال مبشرا
 ونعمني ربي فكيف ارداه
 وسوف تدي اني صدوق مويد
 ويدي لك الرحمان امري فينجلي
 يري الله ما هو مخفي في قلوبنا
 ويعلم ربي من هو الشر من انزلا
 الام ترى زورا كصديق محض
 وقاسمتهم ان الفتاوى صحيحة
 وهل لك من علم ونصر محكم
 كمثلك ام قد ابيدوا بدينهم
 اتعدت في حربي قنا عا دوننا

وتكفر من هو موين وتونب
 فابن الحيا انت امرؤ او عقراب
 الا اني اسد وانك ثعلب
 فكدني بما زورت فالحق يغلب
 ستعرف يوم العيد العبد اقرب
 وهذا اعطاء الله والخلق يعجب
 ولست بفضل الله ما انت تحسب
 اهذا اظلاما ومن الله كوكب
 فيفضح من هو كاذب ويكذب
 ومن هو عند الله بن مقرب
 وتستجلب الحق اليه وتجذب
 وعليك وذرا لك ذاب ان كنت تكذب
 على كفرنا او تخرص وتتغيب
 فتحسن من بنا هم ما اعقبوا
 وتترك ما امت جبناء تهرب

وما البعث الا ما علمت في خلقه
وما في يدك بغير فلس منه
وشاهدت انك لست اهل معار
منه بندا خلافا فتبدل ذميمة
وعاديتني وطويت كشرا على الاذ
وكنت تقول ساغدا بن محبة
ولست بعاد مسرف بل ائني
واني امام الله في كل ساعة
فان كنت عاديت الخبيثين
واكنت قد جاوزت حد نوع
فسوف تزي في هذه ضرب ذلة
ومن كان لاعن من متعبد
اتامر بالتقوى وتفعل خيرة
ولي لك في عشار قلبي لوعته
الا ايها الشيخ اتق الله الذي
اذا ما تقدر قهره يهلك الابرار
اتعوك كمثل الذئب والله اني
وما ان اري في خطبك قوة
الم تعرفن روياتي كيف تحقت

وتلك وهادك لست يا تقرب
تضل ايما بالشرب وتخلب
وتلهو وتهذي كالسكارى وتلعب
وتترك ما هو مستطاب وطيب
ورميت حقك اكلما كنت تحجب
وما كنت تدري انك اليوم تغلب
عرف على ابناءكم المختب
وينظر بي كلما هو الكسب
فتكرم عند مليكنا وتقرب
وقوت ما لم تعلم فتعجب
ويوم نكال الله اخري واعطى
فعليه ذلة لعنة لا تنك
وتنكث عهدا بعد عهد تهرب
فكفر وكذب اني لست اغضب
يهن عمارات الهوى ويخرب
فما حيص من ابرح سام غضب
اراك كائنك ارضب او تغلب
ويصلح ربي ما تهذ وتشعب
واصدق رويانا من لا يكذب

و یا تیک من آثار صدق بکثرة
فان كنت کذا بافانت منعم
اتکفري في امر عيسى قحاسرا
توفي عيسى هكذا قال ربنا
وكيف نكذب آية هي قوله
نهى خالقي ان يخيبوا ابن مريم
ولم يبق له في موته ربح ريب
اقول ولا اخشع فاني مثيل
والله اني جئت حين عجيب
وقد جاء في القرآن ذكر وفاته
ولو كان في القرآن امر خلافه
ولكن كتاب الله يشهد انه
امن غير منبع هدي نطلب الهدى
فمن بالله الكريم وكتب
ويعلم ربي كل ما في عيسى
وهذا هدى الله الذي هو ربنا
وان سراجي قوله وكتابه
وان كتاب الله بحر معارف
وكم من نكات مثل غيد تمتعت

فأيقن اوقاتها المترقب
وان كنت صدقا فسوف تعذب
وكذبتني خطأ ولست تصوب
صريحا فصدقنا ولا نرتيب
ونصدقك كلمة اهم واوجب
وتلك التي كبرت منها وتضرب
لما الهمة ملك صدق محبوب
ولو عند هذا القول بالسيف اضرب
وهو فارس حقا واني محقق
وما جاء فيه هو الذي هو اصب
لا تترت دينا ولا اتجنب
تناول من كاس المني يا فتجب
وكل من الفرقان عيسى هو
فاين بحقك يا مكفر تذهب
عليهم فلا يخفى عليه مغيب
فان كنت ترغب عن هذا رغيب
فان اعصم فسنا من اين اطلب
ونجدن فيه عيون ما نستعين
بها عجمتي من هدي ربي فجزوا

اذا ما نظرت الى ضياءه
 ربيت بنور نوره فبينت
 يصد عن الطغوى ويهدي الى التقى
 يجر الى العليا وجاء من العلا
 وسر لطيف في هذا ونكت
 ومن ياته يقبل ومن يهد قلبه
 يضيء القلب يدفع عن ظلامها
 فقلت له لما شربت زلاله
 وكمن من حمير قد كشفت غطاءهم
 الا رب تصور خاض فيه عدوته
 وان يفتح عينك وهاب الهدى
 وانى كعقل الناس نور كنوره
 والله خير من تحت نهر الهدى
 ومن يعن الانظار في الفاظه
 ومن يطلب الخيرات فيه يسلطه
 ومن يطلب سبيل الهدى فغيره
 ومن بعض فرقانا كرميا فانه
 وما العقل الا خط عشواء ما يصب
 ومهما تكن من عين مراءى ردي

فاذا الجبال على سنا البر تغلب
 على حقائقه ففيها اقلب
 خفي الى طرق السكامة تجلب
 كما هو امر ظاهر ليس محجب
 كنجم بعيد نورها تنقيب
 الى ما من الفرقان لا يتذبذب
 وليشفي الصدور سوادا ويهدب
 فدى لك وحى انت عيني ومشرى
 ونجيتهم عما يعف ويتغيب
 فالهاه عن خوض سنا المنى
 فكايين ترى من سره لك معجب
 وان النهى بديانه يتهدب
 ومن اكثر الامعان فيه فيشرب
 فالى سنا التام يصيب ويسحب
 ويرى اليقين التام والشك يهر
 يكن سعيه لعماد عليه فيعط
 يطعم السعير في الجحيم يقلب
 يحذر وما يخطى فيه هدى ويلغب
 تراه حثيثا عين صاكر فيشرب

وقد جئت بالماء المعين عذبة
 وسوف يرليك الله نور تطهري
 خف الله عند الطعن في اوليائه
 تعال وتب مما صنعت فانك
 لست مدعثر من جناب لاني
 وفي السلام والاسلام في سابق
 واذا انضار بتم فسيبقى قاطع
 وان المزدك لا يخفيه مكره
 تذكري نصيحة نوح صالح
 وكمن امور الحق قلبت جرأة
 وان كنت ذي علم فاكفك الله
 واني على علم وزدت بصيرة
 خف الله حزمًا يا ابن مرع آجينة
 وما يمنعك من رجوع وتوبة
 وان كنت ذا عسر وضمير معيلا
 والله ان شقاك هيجك البكا
 لا تعرفن قصص الذين تمردوا
 اندام بين الاقربين كبا طير
 ومثلك جاف قد خلا ومكذب

فآين النهي لا تشرب وتثرب
 ويريك من مناصدك وطيب
 اولئك قوم من قلاهم في شجب
 اصابع من تيلق حبا واصحاب
 عروف على ايدائكم اتحبب
 واذا ان اميتت نفسي مثقب
 واذا انطا عنتت فرحي مذهب
 وان يخف في غار عميق فتغيب
 وعليك سبل الرفق والرفق اغيب
 فسوف ترى يوما لهما ثقل
 وما ينفعن بعد الغزاة تصيب
 من الله في امري وانت مكذب
 فدع ما يلزمه عدو ومحبيب
 البيت جلا حلفت ثرب
 فان شاء ربي ترزقن فتخطب
 لدى عين احياء موت تتعجب
 فما لك تدري سم ذنب قد دب
 وان قدالة البين ادنى واقرب
 فابادهم رب قدري معذب

سيسلب من الضعف والشيب
 فاكفر وكذب ايها الشبيخ انما
 والهيبي ربي واعطى معارفك
 اتغل من قهر الحبيب واخذ
 فحادثك من جذبات نفسك ^{مشكل}
 الى الله مرجعنا فيظهر خبايا
 فقد كذبوا بالحق لما جاءهم
 وقد كذب قبلي عباد ذروا التقى
 فلما نسوا فحوا ما ذكروا به
 تخامون بالحقد المذموم
 وكيف اخاف عناد قوم مفند
 فالغي رضا ربي وما خشى العدا
 ولكل نبأ مستقر معين
 وان هدى الله العليم هو الهدى
 ويدري اناسا كفرونا وكذبوا
 قلاني الوري حته الاقارب كلهم
 وما انتق حرا بتلك الهواجر
 واني محضرت اموت بفضله
 الاكل مجد قد طرحت كجيفة

وما ان امر عند الغواية تسلب
 ولية بفضل الله رجل مهذب
 فبنوره الاجل الى الحق اندب
 وتذعن من جور خلوت وتعب
 ينزل الغلام الخضر بكر هوزب
 على الاشقياء وكل امرئ رب
 فسوف يرهم ربنا ما كذبوا
 فصبروا على ما كذبوا وترقبوا
 اسف وجوه قلوبهم ما قبلوا
 وامهم الشيم السفيا المحجب
 ويعتنا من ربي عليهم ويعجب
 ولحرب اعداء الهدى اتاهب
 وما تبسل نفس قبل وقت يكتب
 ويعلم ما تدعن وما نحن تكسب
 اذا اداركوا النضالهم وتخرجوا
 فمنهم كشعبان ومنهم عقرب
 وفي الله ما نؤذي ونرعى ونحذرب
 فان لم ينلنا العرف فالذل اطيع
 وفي كل اوقاتي الى الله اجلب

والله اسع من جناتي ومجنتي
واني اعيش بهذه ككسافر
ومالي الى غير المهيمين رغبة
الا ايها الشيخ الذي يتجنب
ولست براهن ان الاعن لاعنا
رئيت بسايتن الهدى من تذلل
تسب وان اعذر شيئا تسبني
تصول علي لهداك عرضي ولعنتي
تري عزتي يومًا فيومًا فتنشوي
اري ان نشزي فيك كالريح لاج
ولو لم يكن في القلب غير تغيط
ولا تخسب من قلبي الى الضعف مائلًا
كمثلك عاد ما رئت ولا عنتًا
اردت وبالي لكن الله صانني
ولست على مسيطر ومحاسبًا
تروق فان الرفق للناس رجوه
ولا تشربن جهلاً اجاج عداوة
ومن كان لا تباد بن من ناصح
ايالا عني ما كنت بدعاً من الهوى

ولغيره من القلا والتجنب
وفي كل آن من هو ما تقرب
وعن كل ما هو غير ربي ارفع
تري ان تتب معي الهوى والتجنب
فاختار نفسي العفو والقلب مغضب
واني بالآمل عذيق مرحب
ولكن اما بالله نعصه وتذنب
واعطاني الرحمن ما كنت اطلب
وتهدى كائناتك بالهراوي تضر
ويلا عجناتك شاكنا المترقب
فلا القلب لاجرة تتلهب
تعاشب ابني تخلصه وتجنب
اقولك قول اوسنان مذهب
تندم فقد فات الذي كنت تطلب
وما يعطين الرب ان نتسلب
وما يترك سيف فيا لرفق تجلب
ووالله ان السلم حلوا عذب
فله دواهي الدهر نعم المود
لكل من العلماء رأيي ومذهب

عليّ لربي نعمة بعد نعمة
 وان رسول الله شمس منيرة
 جرت عادة الله الذي هو ربنا
 كذا لك في الدنيا نرى قانونه
 خف الله يا من بارز الله مزهري
 ولا تطلبين ربحاً في دنياك الخسيسة
 يزيد الشقي شقاوة طول امته
 اذا ما قصدت اشاعة الحق في الورد
 وانت ترى الاسلام قفل كانه
 تصول العدا من منجهلهم وعنادهم
 وهدى كسمة لولاء وزبرجد
 ومن كل طرف تمطر سهامهم
 نرى هذه من كل قوم بعيننا
 فقامت فعاد لي عداي ومعشري
 ولم يبق الا حضرة الوتر ملحياً
 فان ملاذي مستعان يجتني
 غيور في اخذ راس خصمه اذا اعتد
 واني بري من رياحين غبيرة
 يجب المتدلل والتواضع مريناً

فلا زلت في لغائها القلب
 ويعتبر رسول الله بدركوكب
 يرى وجه نور بعد نور يذهب
 نجوم السما تبدوا اذا الشمس تغرب
 وان الفتى عند التجاسر يهرب
 وشوك الفيا في منه شهى وطيب
 ويرخي الهيمن حبله ثم يجذب
 صدحت وتبدى كل خبث فتثلب
 مقابر اموات وارض سبب
 على صفح مولينا وكل يكن ب
 به الطفل يلهو من عناد وجذب
 فهاذا على الاسلام يوم عصب صلب
 فتدفع بين الروح والقلب شجيب
 فله من جميع الناس عن مركب
 ومن ياب خلاق الوتر ابن اهب
 وليسقين من كاس الوصال فاشرب
 غفور في غفر لتي حين اذنب
 وعذاب شوك منه عذب وطيب
 فمن يترلين عن فرس كبير يركب

وللمصابين يوسع الله رحمة
 تعرفت حتى اتتني معارف
 رثينا من نور السبيل مصطفى
 له درجات في المحبة تامة
 ذكاء منير قد اثار قلوبنا
 وفي الليل بعد الشمس منور
 والله الطاف على من احبته
 وشيمته قد افرحت في فضائل
 ودعى واتى الصعب لبنا سائغا
 وليس التقى في الدين الا اتباعه
 ولو كان ماء مثل عسل بطعمه
 مدحتك يا محبوب من صدق محبة
 وانا الجئنا في عطائك راغبنا
 والله محبتك للنجاة لهو من
 واثر حبك بعد حبك يميني
 ونستغفر الدنيا وخضرها معا
 الا ايها الشيخ الذي اكفرتني
 فتلك بعون الله مني قصيدة
 وهذي ثلث قد اظمتا وهديتي

ويفتح ابواب الجدي ويقرب
 وان الفتى في شوله لا يكعب
 ولو لاه ما تبنا ولا نتقرب
 له لمعات زال منها الغيب
 وله الى يوم النشور معقب
 كما في الزمان نشاهد ونجرب
 فوابله في كل قرن يسكب
 وقد فاق احلام الوري فتجب
 وليس كراعي الغنم يرعى ويحلب
 وكل بعيد من هذا يقرب
 فوالله بحر المصطفى من اعزب
 ولو لاه ما كنا الى الشعر نرغب
 ومن جاء بابك سائلا لا يثرب
 دليل وعنوان فكيف نخيب
 ونصبه جناني من سناك ونجلب
 فلا نخبتني منها ولا نستحلب
 واني بزعمك كافر ثم هيب
 محبرة ونظيره منك اطلب
 به بحر خفيف للاحباء انساب

فان كنت ذليلاً فأت نظيرها

وان تعجزن جهلاً فكلن عجب



الحمد لله الذي خضعت الاعناق لكبرياءه - وتحيرت الابصار من مجده
وعلاؤه - المقدس عن الانداد والاصداد والشركاء - المنزه عن
الاشبايح والاقتران والنظراء - هو الذي ارسل رسلاً لاصلاح الومر
ونجاة كل من قفا اثرهم واقتدى - واختار من اختار مهيمهم وتبعهم
وما انشئ - فرضى عنه - وثنا - والصلوة والسلام على سيد الرسل و
خاتم الانبياء محمد المصطفى الذي هو سيد قوم انكسرت الاماداتهم
البشرية وازيلت حركاتهم الطبيعية وجرت في بواطنهم الاجرام الروحانية
ونفع الله فيهم روحه ووالا وصافاهم امام مصاليت الله الذين خبيقنا
ذالمسك ايدي حتى اخفق اخفاق المصاد - وهو الذي كف عن العيث
والنزء ذيباً لكل غنم انبياء بني اسرائيل ولسا الى الحق وعصم وهدى
فالسلام على هذا البحرى البطل المظفر في الاولى والاخرى -

اما بعد فاعلم ارشدك الله تعالى ان هذا الكتاب بلغة لكل من اراد

ان يسلك في حقائق فاتحة الكتاب يعلم حقائق كتابه وشأننا شعافه
على نهج الصواب وكلما اودعته من ذرر البيان فاني تفردت به من سوا هب
الله الرحمن ونهت من الملهم المنان - وليس فيه شيء من لفاظات موايد
المتقدمين ولا من خشارة ملفوظات السابقين - وختمنا الماضين الا النادر
الذي هو كالمعروف وما عدا ذلك فهو من ربي الذي اسبغ على من
ياكرمة العطاء والهم من نكاته ما لم تعط احد من العلماء ليشد اذرى ويضع
عنه وزري ويؤتد في في ان سراء القادحين - ويتوجه على المنكرين
المستكبرين فالحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان
هدانا الله هو ربنا وملجأنا انا تبنا اليه وهو ارحم الراحمين

واعلم ايها الناظر في هذا الكتاب انا تركنا تفسير
البسلة ولم نكتب فيه شيئاً لان تفسير الفاتحة قد احاطت بتفسيرها واخذنا
عنها ببيان مبين - والآن نشرع في المقصود وهو تفسير على الله لنصير
المعين

الحمد لله - هو الثناء باللسان على الجميل للمقتدر والنبيل
على قصد التمجيل - والكامل التام من افراد مختص بالرب الجليل وكل
حمد من الكثير والقليل يرجع الى ربنا الذي هو هادي الضال ومعين
الذليل وهو مجموع المحمودين

والشكر يفارق الحمد بخصوص صيغته بالصفات المتعدية عند
اكثر العلماء والمدح يفارقه في جميل غير اختياري كما لا يخفى على البلغاء

ولا دباء الماهرين

وان الله تعالى افصح كتابه بالحمد لا بالشكر ولا بالثناء لان الحمد
يحيط عليهما بالاستيقاء وقد ناب منابهما مع الزيادة في الرفاء وفي
التزئين والتحصين - ولان الكفار كانوا يحدون طول اغيبتهم
بغير حق ويوثرون لفظ الحمد لمدهم ويعتقدون انهم منبع المنافع
والجوائز ومن الجوادين - وكذا الكفار كانوا يحدون عند
تعدد النوادر بل في الميادين والمآدب كحمد الله الرازي المتواضعين
فهذا رد عليهم وعلى كل من اشرك بالله وذكر المتوسمين - وفي ذلك
يلوم الله تعالى عبدة الاوثان واليهود والنصارى وكل من كان من
المشركين - فكانه يقول ايها المشركون لم تحدون شر كاءكم
ونظرون كبراءكم اربابكم الذين ربوكم وابنائكم ام هم
الرحمون الذين يرحمونكم ويردون بلاءكم ويدفون ما ساءكم
وضرأكم ويحفظون خير اجاءكم ويرحضون عنكم قشف الشدائد
ويداؤون داءكم ام هم ملاك يوم الدين - بل الله يربوهم
بتكميل الرفاء وعطاء اسباب الاهتداء واستجابة الدعاء والتجسية
من الاعداء وسيعطي اجر العاملين الصالحين -

وفي لفظ الحمد اشارة اخرى وهي ان الله تبارك وتعالى يقول
ايها العباد اعرفوني بصفاتي وتعرفوني بكما الاتي فاني لست كالتاقيين
بل يزيد حمدي على اطراف العالمين - ولن تجد محامدا الا في السموات

ولا في الارضين الا وتجد هاتي وحبي وان اردت احصاء محامدي
 فلن تحصيها وان فكرت بشق نفسك فكلفت فيها كالمستغرقين فانظر
 هل ترى من حمد لا يوجد في ذاتي وهل تجد من كمال بعد مني ومن
 حضرتي فان زعمت كذا لك فما عرفتني وانت من قوم عيين بل انني
 اعرف محامدي وكما لاقي ويرى وابلي بسبب بكاتي - فالذي حسبوني ^{مستجمع}
 جميع صفات كماله وكمالات شاملة وما وجدوا من كمال وما رواه من
 جلال الى جلال خيال الله ونسبوها الي وعزوا الي كل عظمة ظهرت في
 عقولهم وانظارهم وكل قدس ته تراعت امام افكارهم فهم قوم يمشون
 على طرق معرفتي والتحقيق معهم واولئك من الفائزين - فقوم واعاقل الله واستقروا
 محامدة عن اسبه وانظروا واعنوا فيها كالاكياس والمتفكرين - واستنفضوا
 واستشفوا انظاركم الى كل جهة كمال وتحسوا مائة في قبض العالم
 ومعه كما يتحسس الحريص امانيه بشوّه فاذا اوجدتم كماله التام ورياه فاذا
 هو اياه - وهذا ستر لا يبدي والاعلى المسترشدين

فذا الكور يكمرو مولكم اكمال المستجمع لجميع الصفات الكاملة
 والمحامدة التامة الشاملة ولا يعرفه الا من تدبر في الفائقه واستعان بقلب
 حزين - وان الذين يخلصون مع الله نية العقد يعطونه صفقة العبد بطرون
 انفسهم من الضغن والمخذل فسر عليهم ابوابها فاذا هم من المبصرين -

ومع ذلك فيه اشارة الى انه من هلاك بخطاه في امر معرفت الله تعالى
 واتخذ اله غير هلك من رفرعهايت كمالاته وترك الثاني في عجائباته

والغفلة عما يليق بذاته كما هو عادته المبطلين - الا تنظر الى النصارى انهم
دعوا الى التوحيد فما اهلكهم الا هذه العلة وسوت لهم النفس المضلة و
الشهوة المنزلة ان اتخذوا عبدا للها وارتضوا عقارا للضلالة والجهالة ونسوا
كمال الله تعالى وما يجب لذاته وختوا لله البنات والبنين مولوا انهم امعنوا
انظارهم في صفات الله تعالى وما يليق له من الكمالات لما اخطأ توسمهم وما
كانوا من الهاككين - فانشاد الله تعالى هم هذا ان القانون العاصم من الخطا
في معرفت البارى عز اسمه امعان النظر في كماله وتنتج صفات تليق بذاته
وتذكرهم اولى من جدوى ولوى من عدوى وتصور ما اثبت بافعاله من قوته وحى
وقهره وطوله فاحفظه ولا تكن من اللافقين - واعلم ان الربوبية كلها لله والربوبية
كلها لله والرحمية كلها لله والحكم في يوم المجازات كله لله فايك وتابيك من
مطاعة مريبك وكن من المسلمين الموحدين - واشار في الآية الخانة لى الى
ماتة من تعدد صفة وحول حالة ولحق وصمة وحور بعد كور بل قد ثبت الحد
له اولا واخر وظاهرا وباطنا الى ابد الابد - ومن قال خلاف ذلك فقد
احرف وكان من الكافرين -

وقد علمت ان هذه الآية ردت على النصارى وعبدة الاوثان
فانهم لا يوفون الله حقه ولا يرجون له برقه بل يندفون عليه ستارة الظلام
ويلقونه في سبيل الآلام ويبعدونه من الجمال التام ويشركون به كثير من
المخلوقين - فهذا هو الظن الذى ارداهم التقليد الذى ابادهم واهلكهم بهما
عولوا على اقوال المفتزين - وزعموا انهم من الصادقين وقالوا ان هذه في الآثار

المتقاة المدونة عن التفات وما توجهوا الى عشر آباء هم وجهل علمائهم تشريع
وتفريعهم من مراكز عالم النبیین۔ وتيهمهم في كل واحد هاشمين۔ والعجب من
فهمهم وعقلهم انهم يعلسون ان الله كامل تام لا يجوز فيه نقص وشذو و شذو
وذو هول وتغير وحول ثم يحولون فيه كثير منها وينسبون اليه كل شذو ونقص
وعيب ونقصان ويكذبون ما كانوا صدقة اولاً ويهدون كالمجانين۔

وفي لفظ الحمد لله تعليم للمسلمين انهم اذا سئلوا قيل لهم من الهكم فجب
على المسلم ان يجيبه ان الهى الذى له الحمد كله وما من نوع كمال وقدرة الاوله
ثابت فلا تكن من الناسيين۔ ولولا حظ المشركين حظ الايمان واصابهم طل
من العرقان لما طاح بهم ظن السوء بالذى هو فيهم العالمين۔ ولكنهم حسبوه
كمن جعل شياخ بعد الشباب وحاج بعد صمد يته الى الاسباب وقفت عليه شذو فحول
وقحول وقشفت محول ووقع في الاتراب بل قريب من الباب وكان من المترابين۔

رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝ يَوْمَ الدِّينِ

اعلموا لان العالم ما يعلم ويخبر عنه وما يدل على الصانع الكامل الواحد المدب
بالارادة وملتص الطال الى الايمان به وينصته الى المؤمنين۔

واما اخبار اسرار اسماء ذكرها الله تعالى فهذه الايات واودعها انواع
النكات فاصنع اليك فتاعها ان كنت مستحق وجئت كالمخلصين فاحللك
هذه الصفات فيعرض الله الكاملة النازلة على اهل الارض والسماء وكل صفة
منع لقسم فيض بترتيب رجع الله آثارها في العالم ليرى توافق قوله بفعله وليكون
اية للتفكرين۔ **والقسم الاول** من اقسام الصفات الفيضانية صفة

يسمى بها ربنا رب العالمين وهذه الصفة اوسع الصفات في الافاضة ولا بد
من ان يسمى فيضانها فيضاناً اعظم لان صفة الربوبية قد احاطت بالحيوانات
وغير الحيوانات بل احاطت السماوات والارضين وفيضانها اعظم من كل فيض
ما عدا راسخاً ولا حيواناً ولا شجرة ولا حجراً ولا سماء ولا ارضاً بل نزل ماءه على
كل شيء فاحياه واحاط بالكمائنات كلها ظواهرها وبواطنها فكل شيء صنيعته من الله الذي
اعطى كل شيء خلقه وبدء خلق الانسان من طين - واسم ذلك الفيض ربوبية
وبه يبذل الله تعالى بذل السعادت في كل سعيد وعليه يتوقف استنثار الخيرات
وبروز مادة السعادات واثار الورع والحزامة والتفات وكل ما يوجد في الرشيد
وكل شق وسعيد وطيب وخبيث يأخذ حظاً كما شاء ربه في المرتبة الربوبية
فهذا الفيض يجعل من يشاء انساناً ويجعل من يشاء حماراً ويجعل ما يشاء من
ويجعل ما يشاء ذهباً وما كان الله من المستولين - واعلم ان هذا الفيض
جار على الاتصال بوجه الكمال ولو فرض انقطاع طرفه عين لفسدت
السماوات والارض وما فيها من لكن احاط بجميعها ومرتبطاً وبقاها وحضيضاً
وشجراً وحجراً وكلها في العالمين - وقدم الله هذا الفيض في كتابه وضعاً لتقدمه
في عالم اسبابه طبعاً فليس هذا التقديم محذوفاً في توشية الكلام ^{محصولاً}
في رعايت الصفاء التام بل هي بلاغة حكيمه لارادة النظام من حيث انه تعالى
جعل اقواله مرآة لروية افعاله الموجودة في طبقات الانامل لتطش به قلوب
العارفين **والقسم الثاني** من الصفات الفيضانية صفة يسميها
ربنا الرحمن ولا بد من ان يسمى فيضاناً عاماً ورحمانيه وله مرتبة بعد

مرتبة الفيضان الا هم وهو اخص من الفيضان الاول ولا ينتفع منا الا ذو و
 الروح من اشياء السماء والارضين - وان الله في وقت هذا الفيض لا ينظر الا مستحقا
 والعمل والشكر بل ينزل فضلا منه على كل ذي روح انسانا كان او حيوانا عجميا كان
 او عاقلا مومنا كان او كافرا ويحي كل روح من هلكة دانت منها بعد ما كانت
 تموي فيها ويعطي كل شئ خلقا ينفعه لان الله جواد بالذات وليس بظنين فكما
 تراه في السماء من الشمس والقمر والنجوم والمطر والهواء وما ترى في الارض من
 الانهار والاشجار والثمار والادوية النافعة والالبان السائغة والعسل المصفى
 فكما من رحمة تهمز وجل لا من عمل العاملين - والى هذا الفيضان اشار
 الله تعالى في قوله ورحمته وسعت كل شئ وفي قوله تعالى الرحمن علم القرآن
 وفي قوله تعالى من يكلام بالليل والنفار من الرحمان وفي قوله تعالى
 ما يمسكهن الا الرحمن - تذكرة للمتقين - ولولا يكن هذا الفيضان لما كان
 لطيران يطير في الهواء - ولا الحوت ان يتنفس في الماء ولا باد كل معيل صنفه وكل
 ذي تشف شطفه وما بقي سبيل لا ما طمنا كما لا يخفى على المستطلعين
 الا ترى كيف يحيى الله الارض بعد موتها ويكر الليل على النهار ويكر النهار
 على الليل وسخر الشمس والقمر كل يجري لاجل مسمى ان في ذلك لآيات رحمانية
 للاندبرين - وجعل لكم الليل لتسكنوا فيه والنهار مبصر لعلكم الارض قرارا
 والسماء بناءا وصوركم فاحسن صوركم ورزقكم من الطيبات فذا لكم الرحمن ربكم
 مربى المساكين - والذين كفروا برحمانيتنا فجعلنا الله عليهم سلطانا مبيتنا - وما
 قدر والله حق قدرة وكانوا من الغافلين - الا يرون الى الشمس التي تجري من الشرق

الى المغرب اكان خلقها وجريها من عبادهم او من تفضل الرحمن الذي وسعت رحابته
 الصالحين والظالمين - وكذا الذي ينزل الله ماءً في اوقاته فينشي به زرعاً
 واشجاراً فيها فواكه كثيرة افهذه النعماء من عمل عامل او رحمة خاصة من الله
 تعالى الذي نجانا من كل اعتياص المعيشة واعطانا سلباً لكل حاجة محتاج فيها
 الى الارتقاء وارشادته - محتاج اليها للاستسقاء فبها كان الله الذي نعم علينا
 برحانيته وما كان لنا عمل نستحق به بل خلق نعمائه قبل ان نخلق فانظر هل ترى
 مثله في المنعمين - فحاصل الكلام ان الرحمانية رحمة عامة لجميع الانسان والحيوان
 وكل ذي روح وكل نفس منفوسة من غير ارادة اجبر عمل ومن غير لحاظ استحقاق
 عبد بصلاحه وتورعه في الدين -

والقسم الثالث من الصفات الفيضانية صفة يسميها ربنا الرحيم ولا بد من
 ان ليس فيضاً نهياً فيضاً خاصاً ورحمياً من الله الكريم - الذين يعملون
 الصالحات ويشكرون ولا يقصرون ويذكرون ولا يغفلون ويبصرون ولا يتعمنون
 ويستعدون ليوم الرحيل - ويتقون سخط الرب للجليل - ويبيتون لربهم متجسداً
 وقياً ما يصبحون صائمين - ولا ينسون موتهم ورجوعهم الى مولاهم الحق بل
 يعتبرون بنعي سميع ويرتاعون لالف يفقد ويذكرون مناياهم من موت الاحياء
 ويهولهم هيل التراب على التراب فيلتاعون ويتنبهون ويربهم اخترام الاحبة
 موت انفسهم فيتوبون الى الله وهم من الصالحين - فلذلك فهمت ان هذا ^{لفيضاً} ان
 ينزل من السماء على شريطة العمل والتورع والسمت الصالحات والتقوى والايمان ولا حرج
 له الا بعد وجود العقل والفهم وبعد وجوب كتاب الله تعالى وحدوده واحكامه وكذا

المحرمون من هذه النعمة لا يستحقون عتاباً ومواخذة من قبل هذه الشرائط فظهر ان
 الرحيمية تمام لكتاب الله وتعليمه وتفهمه فلا يؤخذ احد قبله ولا يدرك احد
 عطبا القهر لا بعد ظهور هذه الرحيمية ولا سيئ مثل فاسق عن فسقه الا بعد ما اخذ
 هذا الشرطي وهو رد على المنتصرين - فانهم قائلون بلسع الذنب من آدم الى انقطاع
 الدنيا ويقولون ان كل عبد مذنوب سواء عليه بلغه كتاب من الله تعالى واعطى عقل
 سليم او كان من المعذورين وزعموا ان الله تعالى لا يغفر احد الا بعد ايمانه بالمسيح وزعموا
 ان ابواب النجات مغلقة لغيره ولا سبيل الى المغفرة بمجرد الاعمال فان الله عادل والعبد
 يقتضى ان يعذب من كان مذنباً وكان من المجرمين - فلما احصر الياس من ان يظهر
 الناس بأعمالهم ارسل الله ابنه الطاهر ليؤزر الناس على عنقه ثم يصلب في ينجي
 الناس من اوزارهم فجماع الابن وقتل بنجا الضالين فدخلوا في حداث النجات فرحين -
 هذه عقيدتهم ولكن من لقاها بعين المعقول ووضعها على معيار الحقيقات سلمها مسلك
 للزيادات - وان تعجب ما تعجب من قولهم هذا لا يعلمون ان العدل اسم واوجب الرحمة
 فمن ترك المذنب واخذ المعصوم ففعل فعلاً ملبقاً منه عدل ولا رسم وما يفعل مثلاً ذلك
 الا الذي هو اصل من الجانبين - ثم اذا كانت المواخذات مشروطة بوعده الله تعالى ووعده
 فكيف يجوز تغذيل احد قبل اشاعة قانون الاحكام تشديداً وكيف يجوز اخذ الايمان والابن
 عند صدور معصية ما سبقها وعيد عند ارتكابها وما كان احد يعلمها من المطلقين -
 فالحق ان العدل لا يوجد اثره الا بعد نزول كتاب الله ووعده ووعده واحكامه وحدوده
 وشرائطه وادفاعة العدل الحقيقية الى الله تعالى باطل لا اصل لها لان العدل لا يتصور
 الا بعد تصور الحقوق وتسليم وجوبها ولبس لا حد حق على رب العالمين - الا ترى ان الله

يخرج كل حيوان للإنسان وإباح وماء هالاً في ضرورته - فلو كان وجوب العدل
 حقاً على الله تعالى لما كان له سبيل لا جراء هذه الأحكام ولا فكان من الجائزين
 ولكن الله يفعل ما يشاء في ملكوته يخر من يشاء ويذل من يشاء ويحيي من يشاء ويميت من
 يشاء ويرفع من يشاء ويضع من يشاء - ووجود الحقوق يقتضيه خلاف ذلك
 بل يجعل يده مغلولاً وانت ترى ان المشاهدة تكذبها وقد خلق الله مخلوقه علقاً و
 المراتب فبعض مخلوقه افر من حمير وبعضه جمال ونوق وكلاب في ياب ومنور وجعل
 لبعض مخلوقه سمعاً وبصراً وخلق بعضهم مما جعل بعضهم يد فلاي حيوان خزان يقوم
 ويخاصم ربه انه لم خلقه كذا ولم يخلق كذا - نعم كتب الله على نفسه حق العباد
 بعد انزال الكتب وتبليغ الوعد والوعيد وبشر بجزاء العاملين - فمن تبع كتابه وبنيه
 ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هي المأوى - ومن عصى ربه واحكامه والى فسكون
 من المعذبين - فلما كان ملاك الامر الوعد والوعيد العدل العقيد الذي كلف به الله
 الوحيد - انهم من هذا الصنف المنيف المرمح الذي بناه النصارى من اوهامهم فثبت
 ان ايجاب العدل الحقيقي على الله تعالى خيال فاسد ومتاع كاسد - لا يقبله الا
 كان من الجاهلين - ومن هنا نجد ان بناء عقيدة الكفار على عدل الله بناء فاسد
 على فاسد فتدبر فيه فانه يكفيك كسر صليب النصارى ان كنت من المناظرين
 واسم هذه المصفة في كتاب الله تعالى رحيمية كما قال الله تعالى في كتابه العزيز
 وكان بالمؤمنين رحيماً وقال والله غفور رحيم - فهذا الفيضان لا يتوجه الا
 الى المستحق ولا يطلب الا عاملاً وهذا هو الفرق بين الرحمانية والرحيمية - والفرق ان
 ملو من نظائره ولكن كفاك هذا القدر ان كنت من العاقلين +

القسم الرابع من الفيضان فيضان نسميه فيضاً ناخراً ومظهراً تاماً
 للملكية - وهو أكبر الفيوض وأعلاها وأرفعها وأتمها وأكملها ومنتهىها وثمرة
 أشجار العالمين - ولا يظهر إلا بعد هدم عمارات هذا العالم الحقير الصغير
 ودروس طلاله وآثاره وشجوب سخنه ونضوب ماء وجنته - وأقول بخبره
 كما مغربين - وهو عالم لطيف دقت أسرارده وكثرت أنواره يحار فيها فهم
 المتفكرين - وإن قلت لم قال الله قم في هذا المقام ملايم الدين ما قال عادل يوم الدين - فأعلم
 أن السري في ذلك أن العدل لا يتحقق إلا بعد تحقق الحقوق وليس لأحد من حق
 على الله رب العالمين - ونجات الآخرة موهبة من الله تعالى للذين آمنوا به وساروا
 إلى أمثاله وتقبل أحكامه وعبادته ومعرفة بسرته بمجبة كما أنهم كانوا
 في عباده حركاتهم ومسائح غرورهم وحقائقهم ممتطين على هوجاء شملت
 ونوق مشعلته وإن لم يتموا امر الطاعة وما عبدوا حق العبادات وما عرفوا
 حق المعرفة ولكن كانوا عليها حريصين - وكذا لك الذين عصوا ربهم وإن
 لم يبلغ شقوقهم مداها ولكن كانوا إليها مسارعين - وكانوا يعملون السيئات وينفذون
 في جرائعهم وما كانوا من المنتهين - فكل يرى ما كان في نيته رحمة من الله
 أو قهراً فمن نأوح مقبب سيما الرحمة فيبعد خطئها خالداً فيها ومن قابل صراط القهر
 فسبق في صدقاتها وهذا الملكية لا العدل الذي يقيضه الحقوق فتدبر
 ولا تكن من الغافلين

وأعلم أن في ترتيب هذه الصفات بلاغته أخرى يزيد أن نذكرها لتكمل من
 محل المتبصرين - وهو أن الآيات التي رصعها بعدد حكايتها مقسومة على تلك الصفات

برحمتها ذات ووضع بعضها تحت بعض كطبقات السموات والأرضين - ^{تفصيل} ^{سب}
 انه تعالى ذكر اولاً ذاته وصفاته بترتيب يوجد في العالمين - ثم ذكر كل ما هو منها
 البشرية بترتيب يشاهد في قانون الله ومعد الك جعل كل صفة بشرية تحت
 صفة الهية وجعل كل صفة انسانية مشرباً وسقياً من صفة الهية فيستفيض
 منها وارى التقابل بينهما بترتيب وضعي يوجد في الايات فتبارك الله احسن المرتبين
 وتشرجه التامان الصفات مع اسم الذات خمسة آخراً قد تقدم ذكرها في صدر
 السورة اعني الله - ورب العالمين - والرحمن - والرحيم - وما لك يوم الدين ^{فجعل}
 كلها خمسة من الغنى كما ذكر من بعد وقابل الخمسة بالخمسة وكل واحد من المختلفات يشرب من
 صفة تشابه وتناوحه وتأخذ مما احتوت على معان تسر العارفين - مثلاً
 اولها بحر اسم الله تعالى وتغترف منه جملة اياك تعبد التي حذته وصار
 كالمحاذين - وحقيقة التعبد تعظيم المعبود بالتذلل التام والاحتذاء بمثاله
 والانصباغ بصبغه والخروج من النفس والانانية كالقائمين - وسر العبد
 قد خلق كالمرضى والعليل والعطشان وشفاعة وتسكين غلة وارواء كبد في ماء
 عبادت الله فلا يبرع ولا يرقى الا اذا اثنى اليه انصباغه ويفرط صباغه ويسعى اليه
 كالمستسقين - ولا يظهر قريحته ولا يلبد عجاجته ولا يحل حاجته الا ذكر الله
 الا يذكر الله تطمئن قلوب الذين يعبدون الله ويأتونه مسلمين - فاني اياك تعبد
 اقرار لمعبودية الله الذي هو مستجمع بجميع صفات الكاملية ولذلك وقعت هذه
 الجملة تحت جملة الحمد لله فانظر انكنت من الناظرين -
 وثانيها بحر رب العالمين وتغترف منها جملة اياك المستعينين - فذكر العبد

إذا سمع أن الله يرزق العالمين كلها وما من عالم إلا هو مربيه ورأى نفسه إنما بالسوء فتضرع واضطر القائل إلى بابيه وتعلق بأهدابه ودخل فماد به برعايته آدابه ليدركه بالربوبيته ويحس إليه وهو خير المحسنين - فإن الربوبية صفت تعطى كل شيء خلقه المطلوب لوجوده ولا يغادره كالناقضين -

وثالثها بحر اسم الرحمن وتغترف منه جملة هذا الصراط المستقيم ليكون العبد من المهتدين المرحومين - فإن الحانية تعطي كلها محتاج إليه الوجود الذي رزق من صفته الربوبية فهذه الصفت تجعل الاستجابة موافقة للمرحوم وإشراق الربوبية تسوية الوجود وتخليقه كما يليق وينبغي وإثر هذه الصفت أنها تكسر ذلك الوجود لباساً يراه سوائه وتذهب له زينته وتكحل عينه وتغسل وجهه وتعطي له في سائر الركوب وتزيه طرق الفارسيين - ومرتبة ما بعد الربوبية وهي تعطى كل شيء مطلوب وجوده وتجعله من الموفقين -

ورابعها بحر اسم الرحيم وتغترف منه جملة صراط الذين انعمت عليهم ليكون العبد من المنعمين المخصوصين - فإن الرحيمية صفت مدنية نية إلى الانعامات الخاصة التي لا شريك فيها للطبعين - وإن كان الانعام العام محيطاً بكل شيء من الناس إلى الأفاعي والتمارين - وخامسها بحر مالك يوم الدين - وتغترف منه جملة غير المغضوب عليهم والضالين فإن غضب الله وتركه في الضلالة لا تظهر حقيقة على الناس على وجه الكمال إلا في يوم المحاربات الذي يجاليم الله فيه بغضبه وانعامه ويجاليم بتدليله والراية ويجلي عن نفسه إلى حد ما جعل مثله وتراءى السابقون كفرسجى وتبين

الجمالية بعينهم المبين - وفيه يعلم الذين كفروا انهم كانوا مورد غضب الله وكافروا
 قوماً عيّن - **ونك** كان في هذه اعمى فهو في الآخرة اعمى ولكن عمي هذه الدنيا
 مخفى ومبين في يوم الدين - فالذين ابوا وما تبعوا هدى رسولنا ونور كتابنا وكانوا
 لطواغيهم متبعين - فسوف يرون غضب الله وتغيظ النار وزيورها
 ويرون ظلمتهم وضلالهم بالاعين ويجدون انفسهم كالظالم الاعور ويدخلون جهنم
 خالدين فيها وما كان لهم احد من الشافعين - وفي الايت اشارة الى انهم
 مالئ يوم الدين ذوالجهتين بضل من يشاء ويهدي من يشاء فاستلوه ان
 يجعلكم من المهتدين -

هذا ما اردنا من بيان بعض نكات هذه الآية ولطائفها الادبية
 التي هي للناظرين كالآيات وبلاغتها الرائعة المتكررة المعبرة المحتوية على محاسن
 الكنايات مع درر حكمية ومعارف نادرة من دقائق الالهيات فلا تحذر نظيرها
 في الاولين والآخرين - فلا شك ان ملح ادبها بارعة وقدورها على اعلام العلوم قار
 وهي يصيب قلوب العارفين - وقد علمت ترتيب خمسة اجهر التي تجري بعضها
 تلويحاً فتسلله وكن من الشاكرين - واما ترتيب المغترقات فتعرفه بترتيب اجهرها
 ان كنت من المغترقين

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ قدم الله عز وجل قوله إِيَّاكَ
 نعبد على قوله إِيَّاكَ نستعين اشارة الى تفضله الرحمانية من قبل الاستعانة
 فكان العبد يشكر ربه ويقول يا رب اني اشكر الله على نعمائك التي اعطيتني من قبل
 دعائي ومثلتني وعلم وحيدى واستعاننى بالربوبية والرحمانية التي سبقت

سؤيل السائلين - ثم اطلب منك قوة وصلاً و فلاحاً وفوزاً ومقاصداً
 التي لا تقطع الا بعد الطلب والاستعانة بالدعاء وانت خير العاطين - وفي هذه
 الايات حش على شكر ما تقطع والدعاء بالصبر فيما تمنى وفرط الهيج الى ما هو اتم
 واعلى التكون من الشاكرين الصابرين - وفيها حش على نفى الحول والقوة والاستعانة
 بين يدي سبحانه ما ترقباً منتظراً مديماً للسؤال والدعاء والتضرع والثناء و
 الافتقار مع الخوف والرجاء كالمطل الرضيع في يد المظفر المودع عن الخلق
 وعن كل ما هو في الارضين - وفيها حش على اقرار واعتراف باننا الضعفاء لا نعبد
 الا بك ولا نعتمد عليك الا بعونك - بك نعمل وبك نتحرك واليك نسعى
 كالنواكل متحرقين وكالعشاق متلذذين - وفيها حش على الخروج من الاختيال
 والزهو والاعتصام بقوة الله تعالى وحوله عند اعتياد امور وهجوم المشكلات
 والدخول في المنكسرين - كانه تعالى شانه يقول يا عباد احسبوا انفسكم كالميتين
 وبالله اعتضدوا وكل حين - فلا يزداد الشاب منكم بقوة ولا يتخسر الشيخ بهرأته
 ولا يفزع الكيس بداهاته ولا يثق الفقيه بصحته علمه وجوده فهمة وذكائه
 ولا يتكبر الملهم على الهامه وكشفه - وخلوص دعائه فان الله يفعل ما يشاء ويحكم
 ما يريد ويدخل من يشاء في المخصوصين - وفي جملة اياتك نستعين اشارة
 الى عظمت شر النفس الامارة التي تسع كالعسيرة فكأنها افعى شرها قد طم فعمل
 كل سليم كعظم اذ ارم وتراها تنقث السم او هي ضرب غام ما نكل ان هم ولا حول
 ولا قوة ولا كسب ولا اباله الذي هو يرحم الشياطين -

وفي تقديم نعيم نعتين نكت اخري فنكتب للذي يرضى مشفقون

بآيات المثاني لا بزيادات المثاني وليسعون اليها شأ يقين - وهي ان الله عز وجل
 يعلم عبادة دهاء فيه سعادتهم فيقول يا عباد سلوني بالانكسار والعبودية
 وقولوا ربنا اياك نعبد ولكن بالمعانات والتكلف والتعشم وتفرقة الخاطر
 وتمويهات الخناس وبالروية الناصبة والادها ما الناصبة والنيالات المظلة
 كما مكد من سبيل او كحاطب ليل وان نتبع الاظنا وما نحن بمستيقنين -
 واياك نستعين يعني نستعينك للذوق والشوق والحضور والايهان الموفور
 والتلبية الروحانية والسرور والنور وتوشيم القلب بحلي المعارف وحلل الحبور
 لنكون بفضلك منسباً يقين في عرصات اليقين الى منتهى المارب واصليين -
 وفي بحار الحقائق متوردين - وفي قوله تعالى اياك نعبد تنبيه آخر وهو انه يرغب
 فيه عبادة الى ان يبذلوا في مطاوعته جهد المستطيع ويقوموا ملكين في كل حين
 تلبيت المطيع فكان العباد يقولون ربنا انا لا نال في الهيا هيات وفي امثالك
 وابتناء الرضات ولكن نستعينك ونستكفي بك لا فتان بالعجب والرياء ونستو
 منك توفيقاً قايماً الى الرشيد والرضا وانا ثابتون على طاعتك وعبادتك
 فاكتمنا في المطاوعين - وهذا الشارة اخرى وهي ان العبد يقول يا رب انا خصنا
 بمحبو ديتك واتركنا على كل اسوالك فلا نعبد شيئاً الا وجهك وانا من
 الموحدين - واختار عز وجل لفظ المتكلم مع الغير اشارة الى ان الدعاء لجميع
 الاخوان لا لنفس الداعي وحده على مسالمة المسلمين واتخاذهم وودادهم
 وعلى ان يعنوا الداعي نفسه لنصح اخيه كما يعنوا نصح ذاته ويهتم ويقلق لحاجاته
 كما يهتم ويقلق لنفسه ولا يفرق بينه وبين اخيه ويكون له بكل القلب الناصحين

فكانه تعالى يوصي ويقول يا عبادي اتهاذوا بالدعاء تهادي الاخوان والحبين -
وتناشوا دعواتكم وتبانشوا بينكم وكونوا في المحبة كالاخوان والآباء والمبشرين

**إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ**

هذا الدعاء مدعى قول الذين يقولون ان القلم قد جف بما هو كائن فلا فائدة
في الدعاء فالحمد لله تبارك وتعالى يبشر عباده بقبول الدعاء فكانه يقول يا عباد ادعوني
استجب لكم وان في الدعاء تاثيرات وتبدلات والدعاء المقبول يدخل الداعي في
المنعمين وفي الآية اشارة الى علامات تعرف بها قبولية الدعاء على طريق الاصطفاة واما
الى اننا المقبلين لان الانسان اذا احب الرحمن وقوي الايمان فلهذا لا يسلك على حسن
اعتقاده في امر استجابة دعواته ولكن الاعتقاد ليس كالعين اليقين وليس الغيب كالمعاني
ولا يستوى حال اولى الابصار والعين -

بل من يدرب باستجابة الدعوات حق التدرب وكان معه اثر من
المشاهدات فلا يبقى له شك ولا ريب في قبولية الادعية والذين يشكون فيها
فسبب حومانهم من ذلك الحظ ثم قلت التقايتهم الى ربهم وابتلاءهم بسلسلة
اسباب توجد في واقعات لفطرة وظهورات القدرت فما ترقت اعينهم فوق الاسباب
المادية الموجودة امام الاعين فاستبعدوا ما لم يخطبها الله لهم وما كانوا يخذلون
وفي هذه السورة كانت شئتي نريد ان نكتب بعضها ومنها ان الفاتحة سبع ايات
اولها الحمد لله رب العالمين واخرها غير المغضوب عليهم ولا الضالين وفي الآية الاولى

بيان بدء الخلق في الآخرة استزادة الى قوم قديم التمام عليه السلام من الموحدين والمتنزهين في
 تعيين سبع اشادة اولها في الدنيا بسبعة كما ان اباها سبعون سبعة وما ندرى حقيقة السبعة على
 التحقيق هي آلاء كآلاء غيره ذلك لئلا نعلم انه من بني السبعة آلاء واحد قد اراد الله تعزات
 جديدة بعد انفضائها جميعا الى آيات اولها عند اختتامها ويخلق الآخرين وفي الآية السادسة يعني صرحا
 الذين انعمت عليهم نكتة تزي دحي ت آدم قد خلق في يوم الاثنين نفع فيه روح الحيات في
 الجمعة بعد العصر وكذلك خلق رجل في الالف الخامس وهو آدم قوم اعدوا لآيائهم فحي قلوبهم
 وبهيب لهم لفران اعضاكي يا ويجهلهم بعد نومي من المستيقظين *

وفي آية اهدنا الصراط المستقيم آية روت على دعاء صحت المعرفة كانه
 يعلمنا ويقول ادعنا الله ان يريك صفاته كما هي وبيته من الشاكرين لحن الامم الاولى مناولا
 الا بعد كونهم عميا في معرفة صفاته الله تعالى انه كانه ورضائه فكانوا ليقانون الايام فيما يزيد
 الاثم فحل غضب الله عليهم فضررت عليهم الذلة وكانوا من الهاكلين واليه استأثر الله تعالى
 في قوله غير المغضوب عليهم وسياق كلامه يعلم ان غضب الله لا يتوجه الا الى قوم انعم الله عليهم
 من قبل الغضب المراد من الغضب عليهم في الآية قوم عصوا في نعم وآلاء رزقهم الله تعالى
 واتبعوا الشهوات ونسوا المنعم وخفوا وكانوا من الكافرين سواء الضالون فهم قوم ارادوا ان
 يسلكوا مسلك الصواب لكن لم يكن معهم من العلوم الصادقة والمعار المنيرة المحقة والاهية
 العاصمة الموقفة بل غلبت عليهم خيالات وهمية فركنوا اليها وجملوا طريقهم واخطوا
 مشرهم من الحق فضلوا وما سرحوا افكارهم في مراعي الحق المبين - والعجب افكارهم
 وعقولهم وانظارهم انهم جوزوا على الله وعلى خلقه ما ياتي منه الفطرة الصحيحة والاشراقات
 القلبية ولم يعلموا ان الشرائع تخضع للطبائع والطبيعت معيנת للطبيعة لا منازع لها فيا حسن

عليهم ما الهما هم عن صراط الصادقين وفي هذه السورة يعلم الله تعالى عبادة المسلمين ^{فكانه}
يقول يا عباد انكم ربيتم اليهود والنصارى فاجتنبوا شبه اعمالهم واعتصموا بحبل الدعاء
والاستعانة ولا تنسوا نعماء الله كاليهود فيجعل عليكم غضبه ولا تتركوا العلوم الصادقة والدعاء
ولا تنهوا من طلب الهداية كالنصارى فتكونوا من الضالين - وحث على طلب الهداية
اشارة الى ان الثبات على الهداية لا يكون الا بدوام الدعاء والتضرع في حضرت الله ^{لك} ومع ذلك
اشارة الى ان الهداية امر من لدنه والعبد لا يهتدي ابد من غير ان يهديه الله ويدخله في
المهديين - واشارة الى ان الهداية غير متناهية وترقى النفوس اليها بسلم الدعوات ومن
ترك الدعاء فاضاع سبله فاما الحري بالاهتداء من كان رطب اللسان بالدعاء وذكر ربه
وكان عليه من المداومين - من ترك الدعاء وادعى الاهتداء فليس ان يتزين للناس بما للشيئ
ونقع في هوة الشرك والرياء ويخرج من جماعة المخلصين - المخلص يتزقي يوم ما فيوما حتى يصير
مخلصا بفتح اللام وتقبل العنايته سرا يكون بين الله وبينه ويدخل في المحبوبين - ^لسويتنزل امر
المقبولين - والعبد لا يبلغ حقيقة الايمان من غير ان يفهم حقيقة الاخلاص ويقوم عليها ولا يكون
مخلصا عند الله على وجه الارض شيئا عليه او يخافه او يحسبه من الناصرين - ولا ينجا احد من غل
النفوس شرورها الا بعد ان يتقبل الله بخلاصه ويعصيه بفضله وحوله وقوته ويذيقه من شراب
الروحانيين لانها خبيثة وقد انتهت الى غاية الخبث صارت منشأ الاهوية
المضلة الرديئة المردية فعلم الله تعالى عبادة ان يفرو اليه بالدعاء عاين من شرورها
بدوا هيكل خلام في زمر المحفوظين - وان مثل جذبات النفس كمثل الحيات الحادة
فكما تجد عند تلك الحيات اعراضها يله مشتدة مثل النافض والبرد والشمس حارة
ومثل العرق الكثير والرعاف المفطر والقي العنيف والاسهال المضعف والعطش الذي لا يطفئ

ومثل السبات الكثير والارق اللازم وخشونة اللسان وقمل الفم ومثل العطاس الملمح
والصداع الصعب والسعال المتواتر وسقوط الشهوة والفراق وغيرها من علامات الحمى
كذلك النفس جذبات في علامت موادها تقوروا مواجها تموروا عراضها تدور وبقراتها
تخور واسيرها يبور قل من كان من الناجين فطلب الهداية كمثّل الرجوع الى الطبيب الحاذق
ولا استطرح بين يدي المعالجين والافعال الذي اشار الله اليه لعبادة هو تبطل العبد الى الله واحدا
ودادة ودوام اسعاده ورجوع الله اليه بركاتها ما استجابا وجعله طوعا من الطوعة واخذ له في عبادة ^{المحفظين}
وقوليا ناكروني برذا وسلاما على ابراهيم وجعله من الطيبين الطاهرين - فهذا هو لشفاء
من حي المعالجة والعلاج با وفق الادوية والاخذية والتدبير اللطيف الذي لا يعلمه الا رب ^{العالمين}
ثم اعلم ان الله في هذه السورة المباركة يبين للؤمنين ما كان اخر شان
اهل الكتاب فيقول ان اليهود عصبوا بهم بعد ما نزلت عليهم الانعامات وتواترت لهم فضلا
فصاروا قومًا مفضوبا عليه والنصارى نسوا صفات ربهم وانزلوه منزل العبد الضعيف
العاجز فصاروا قومًا ضالين -

وفي السورة اشارة الى ان امر المسلمين سيؤول الى امر اهل الكتاب في اخر الزما ^ن
فيشابهونهم في افئالهم واعمالهم فيذكرهم الله تعالى بفضل من لدنه وانعام من عنده ويحفظهم
من الاغترافات السبعية واليهيمية والوهمية ويدخلهم في عبادة الصالحين
وفي السورة اشارة الى بركات الدعاء الى انه كل خير ينزل من السماء والى انه من عب
الحق وثبتت نفسا على الهدى وتهدى بصلح فلا يضيع الله ويدخله في عبادة المنعمين -
والذي عصى ربه فيكون من الهالكين

وفي السورة اشارة الى ان السعيد هو الذي كان فيه جيش الدعاة لا يعبأ ولا يفتنب ولا يعيب

ولا يتيسر ويثق بفضل ربه الى ان تدبره عناية الله فيكون من الفائزين

وفي السورة اشارة الى ان صفات الله تعالى موثقة بقدر ما يمان العبد بها واذا توجه العارف الى صفة من صفات الله تعالى والبصر لا يبصر روحه وامن ثم امن ثم امن حتى فتا في ايمانته فتدخل روحانية هذه الصفة في قلبه وتأخذ منه غيري السالك باله فلو كان من غير الرحمان وقلبه مطمئنا بالايمان وعيش حلاوا بذكر المنان ويكون من المستبشرين - فتتجلى تلك الصفة له وتستوي عليه حتى يكون قلب هذا العبد عرش هذه الصفة وينصب لقلب بصيرتها بعد ذهاب الصبغ النفسانية وبعد كونه من الفائزين -

فان قلت من اين علمت ان هذه الاشارة توجد في الفاتحة فاعلم ان لفظ الحمد لله يدل عليه فان الله تعالى ما قال قل الحمد لله بل قال الحمد لله فكانه انطق فطرتنا وامرانا ما كان مخفيا في فطرتنا وهذه اشارة الى ان الانسان قد خلقت على فطرة الاسلام وادخل في فطرته ان يحمد الله وليستيقن انه رب العالمين ورحمه ورحيم ومالك يوم الدين وانه يعين المستعين ويهدي الداعين - فثبت من ههنا ان العبد محبوب على معرفته ربه وعبادته وقد اشرب في قلبه محبة فتظهر هذه الحالة بعد رفع الحجب وتجرع ذكر الله تعالى على اللسان من اختيار وتكلف وتثبت شجرة المعارف وتثمر وتؤتي اكله كل حين وفي قوله تعالى صراط الذين انعمت عليهم اشارة اخرى وهوان الله تعالى خلق الآخرين مشاكليين بالاولين فاذا اتصلت ارواحهم بارواحهم بكامل الاقتداء ومناسبة الطبائع فينزل الفيض من قلوبهم الى قلوبهم ثم اذا تم انضواء المستفيض الى المفيض وبلغ الامر الى غاية الوصلته فيصير وجودها كشئ واحد ولبعض احد هاتين الاخر وهذه الحالة هي المعبر عنها بالاتحاد وفي هذه المرتبة يسمى السالك في السماء تسمية الانبياء لمشايختهم اياهم في جوهرهم وطبعمهم كما لا يخفى على اعارفين -

وحاصل الكلام ان الله تعالى يبدئكم بمكة نبيتنا صلى الله عليه وسلم فكانه يقول يا عباد
انكم خلقتم على طوائف المنعمين السابقين وفيكم استعداد اثم فلا تقنعوا الاستعدادات
وجاهدوا في الحصول على الحكايات واعلموا ان الله جواد كريم وليس بخيل ضنين - ومن
لهما يقم سر نزول المسيح الذي يختصم الناس فيه - فان عبدا من عباد الله اذا ^{قتله}
هدى المهتدين وتبع سنن الكاملين وتاهب للانصبغ بصبغ المهديين وعطف
اليهم بجميع ارادته وقوته وجنانه وادى شرط السلوك بحسب امكانه وشفع الاقوال بالاعمال
والمقال بالتحال ودخل في الذين يتعاطون كاس المحبة بلقادر ذي الجلال ويقتدون
ذناد ذكر الله بالتضرع والابتهال ويكون مع الباكين - فهنا لك يقور بحر رحمة الله
ليطهر من الاوساخ والادران ولترويه يا فاضلة التهتان ثم يا خديعة ويرقيه الى
اعلى مراتب الارتقاء والعرقان - ويدخله في الذين خلوا من قبله من الصالحين والاولياء
والرسل والتبيين - فيعطى كما لا يمتثل كما لهم وجمال كما لهم وجلال كما لهم وجلالهم وقد
يقضى الزمان والمصلحتان يرسل هذا الرجل على قدم نبي خاص فيعطيه علما كعلم وعقلا
كعقله ونورا كنورا واسما كاسمه ويجعل الله ارواحا كمرآيا متقابلة فيكون النبي ^{صلى} كلاما
والولي كالظل من مرتبة ياخذ من روحانية يستفيد حتى يرتفع منها الامتياز والغيرية
وترد احكام الاول على الآخر ويصيران كشيء واحد عند الله وعند ملائكة الاعلى وينزل
على الاخر اذلة الله وتصرفه الى جهات وامره ونهييه بعد عبوره على روح الاول وهذا
سر من اسرار الله تعالى لا يفهمه الا من كان من الروحانيين - واعلم ان ذلك الرجل الذي
يتشابه قلبه بقلب في مشابهة قوية شديدة تامة كاملة لا ياتي الا اذا اشتدت ^{الضرورة}
لمجيئه فلما قامت الضرورة لوجود مثل ذلك الرجل يستأثر الله عبدا من عباده لهذا من

فقد رآينه رحمة ما كانت حانت مورثه وينزل عليه سر روحه وحقيقة جوهره وصفاء
سيرته وشأن شمله ويحل ارادته في ارادته وتوجهاته في توجهاته حتى يتجلى فيه
جميع شيون النبي المشبه به ويصير مغورا في معنى الاتحاد فيصير ان حقيقة واحدة يقع
عليها اسم واحد وينسبون الى مثال واحد كل النبي المشبه به نزل من السماء الى اهل
الارضين - هذا معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم في نزول عيسى ابن مريم عليه السلام وهو
الحق لا يخالف القرآن ولا يعارضه وقد مضى مثله في الاولين - فلا يجادل بغير الحق ولا
من المنكرين - قد توفي عيسى كما توفي الذين خلوا من قبله وجاءوا من بعده فلا تحف
توما تتركوا الكتاب الله ونصوصه واثروا غير القرآن على القرآن واثروا الشك على اليقين -
ونحن الله وفقهه واعتزل تلك الفرق كلها واعتصم بحبل الله المتين - ومن صرف عنان
التوجه الى هذه الآية وامعن فيه حق الامعان فيرى انها تشهد على بياننا هذا ويكن
من المنعنين .

فلا تغزوني بعد ما قلت سيرة واثبت بدلائل الفرقان
وقد بان برها في بقول واضح وانا صديقي عند ذي العرفان
وعليك بالصديق النقي وسبله ولوانه القائل في النيران

ثم اعلوان الله تعالى صفات ذاتية ناشية من اقتضاء ذاته وعليها مدار العالمين كلها
وهي اربع ربوبية ورحمانية ورحمية ومالكية كما اشار الله تعالى اليها في هذه السورة
وقال رب العالمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين - فهذه الصفات الذاتية سابقة
على كل شيء ومحيط بكل شيء ومنها وجود الاشياء واستقلالها وقابليتها ووصولها الى
كمالها واما صفت الغضب فليست ذاتية لله تعالى بل هي ناشية من عدم قابلية

بعض الاعيان للكمال المطلق وكذلك صفت الاضلال لا يبدد ولا بعد زرع المضالين -
 واما حصر الصفات المذكورة في الاربع فنظر على العالم الذي يوجد فيه آثارها الا ترى
 ان العالم كله يشهد على وجود هذه الصفات بلسان الحال وقد تجلت هذه الصفات ^{بشكل} بنحو
 فيها بصيرا لا من كان من قوم عيين - وهذه الصفات اربع الى انقراض النشأة ^{التي} التي
 ثم تجلي من تحتها اربع أخرى التي من شأنها ان لا تظهر الا في العالم الاخر راول مطالعها
 عرش الرب الكريم الذي لم يتدنس بوجود غير الله تعالى وصار مظهر اتمام الانوار رب العالمين
 وقائمة اربع ربوبية ورحمانية ورحيمية ومالكية يوم الدين - ولا جامع لهذه الاربع
 على وجه الظلية الا عرش الله تعالى فقلبك انسان الكامل وهذه الصفات اهاق لصفاتها
 الله كلها ووقعت كقوائم العرش الذي استوى الله عليه وفي لفظ الاستواء إشارة الى هذا
 الانعكاس على الوجه الاتم الاكمل من الله الذي هو احسن الخالقين - وتنتمي كل قائمة من
 العرش الى ملائكة هو حواملها ومدبر امرها ومورد تجلياتها وقاسم رسل اهل السماء والارض ^{ضاهين}
 فهذا معنى قول الله تعالى ^{فيهم} عرش ربهم منذ ثمانية فان الملائكة يحلون صفاتنا فيها حقيقة
 عرشية والسر في ذلك ان العرش ليس شيا من اشياء الدنيا بل هو بذر خبير الدنيا
 والاخرة وميد عظيم للتجليات الربانية والرحمانية والرحيمية والمالكية لاظهار التفضلات
 وتكميل الجزاء والدين - وهو داخل في صفات الله تعالى فانه كان ذا العرش من قديم ولم
 يكن معه شيء فكن من المتدبرين - وحقيقة العرش استواء الله عليه سر عظيم من اسرار
 الله تعالى وحكمة بالغة ومعنى روحاني رسمي عرش التفهيم عقول هذا العالم ولتقريب الخصال
 استعداد انهم وهو واسطة في وصول الفيض الالهي والتجلي الرحاني من حضرة الحق الى الملائكة
 ومن الملائكة الى الرسل ولا يقدح في وحدانية تعالى تكثر قوابل الفيض بل التكثر ههنا يوجب ^{البر} البر

ليجف آدم ويعينهم على القوة الروحانية وينصرهم في الجاهلات والرياضات الموحية لظهور
 المناسبات التي بينهم وبين ما يصلون اليه من النفوس كنفوس العرش والعقول المجردة الوان
 يصلون الى المبدء الاول وعلة العلل ثم اذا اعان السالك المميز ان الالهية والنسب
 الروحانية فيقطع كثيرا من حجب ويخبره من بعد المقصد وكثرة عقباته وافاقه وينور
 بالنور الالهي ويدخله في الواصلين فيكمل له الوصول والتهود مع ربيته عجائبات
 المنازل والمقامات ولا شعور له هل العقل بهذه المعارف والكنات ولا مدخل للعقل فيه
 والاطلاع بامثال هذه المعاني انما هو من مشكوة النبوة والولاية وما شئت العقل رايحه وما
 كان لعقل ان يضع القدم في هذا الموضع الابعودية من جذبات العالمين -

واذا انكثت الادواح الطيبة الكاملة من الابدان ويتطهرن على وجه الكمال من
 الاوساخ والادوان يعرضون على الله تحت العرش بواسطة الملائكة فيأخذون بطور جديد
 حظا من ربوبيته فيأثر ربوبيته سابقته وحظا من رحيمية منغاث رحمانية اولى وحظا
 من رحيمية وما لكية منغاث ما كان في الدنيا فهذا الكون ثمانية صفات متملكها
 ثمانية من ملائكة الله باذن احسن الخلقين فان لكل صفة ملاك مع كل قد خلق لتوزيع
 تلك الصفات على وجه التدبير ووضعها في محلهما واليه اشارة في قوله تعالى والمدبرات امرا
 فتدبر ولا تكن من الغافلين -

وزيادة الملائكة العاملين في الاخرة لزيادات تجليات ربانية ورحمانية
 ورحيمية وما لكية عند زيادة القوابل فان النفوس المطهنة بعد انقطاعها ورجوعها الى العالم
 الثاني والرب الكريم تترقى في استعدادها فتمتوج الربوبية والرحمانية والرحيمية والمالكية
 بحسب ايليتها اتم واستعدادهم كما اشتهر عنده كشاف العارفين - وان كنت من الذين على

لهم حظ من القرآن فتجد فيه كثيرا من مثل هذا البيان - فانظروا للنظر الدقيق - لتجد
شهادة هذا التحقيق من كتاب الله رب العالمين -

ثم اعلوا في آية اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم
اشارة عظيمة الى تزكية النفوس من دقات الشرك واستيصال اسبابها ولاجل
ذلك غلب الله في الآية في تحصيل كمالات الانبياء واستفتاح ابوابها فان اكثر الشرك
قد جلع في الدنيا من باب طراء الانبياء والاولياء وان الذين حسبوا انبيهم وحيدا
فريدا ووحدة لا شريك له كذات حضرة الكبرياء فكان مآل امرهم انهم اتخذوه الهًا
بعد مدة وهكذا فسدت قلوب النصاري من الاطراء والاعتداء فالله يشير في هذه
الآية الى هذه المفسدة والغواية ويوصي الى ان المنعمين من المرسلين والنبين والمهديين
انما يعشون ليصطبغ الناس بصبغ تلك الكرام لان يعبدوهم ويتخذوهم الهة كالا صنام
فالغرض من ارسال تلك النفوس المهدية ذوى الصفات المطهرة ان يكون كل صبغ
قريب لتلك الصفات لا قارع الجبهة على هذه الصفات فاولم في هذه الآية لا اول القوم
والدلالة الى ان كمالات النبيين ليست كمالات مرسلين وان الله احد صمد
لا شريك له في ذاته ولا في صفاته واما الانبياء فليسوا كذلك بل جعل الله لهم وازين
فامتهم ورثاءهم عيرون ما وجد انبياءهم ان كانوا لهم متبعين والى هذا اشار في قوله
عز وجل قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله فانظر كيف جعل الامتثال لله
بشرط اتباعهم واقتداءهم بسيد المحبوبين - وتدل آية اهدنا الصراط المستقيم
صراط الذين انعمت عليهم ان تراث السابقين من المرسلين والصدقين خروا حجب
غير محمد وذو فضل للاحقين من المومنين الصالحين الى يوم الدين - وهم يرثون الانبياء

ويجيدون ما وحدها من انعامات الله ﷻ وهذا هو الحق فلا تكن من المهترئين -

واما سر ذلك التوارث ولقيت الميراث والوارث فتكشف من تلك الالية التي تعلم التوحيد وتعلم الرب الوحيد فان الله للمعين وارحم الراحمين اذا علم دقائق التوحيد وبالع في الملقين وقال اياك نعبد واياك نستعين - فاراد عند هذا التعليم والتفهيم ان يقطع عروق الشرك كلها فضلا من لدنه ورحمته على امة خاكة النبيين - ليس في هذه الامة من افات وردت على المتقدمين - فعلنا دعاء مبررة وعطاء ارجعنا منه من المستخلصين - فحين ندعوا بتعليمه ونطلب منه تفهيمه فرحين برفعة مفسحين بعمدة قائلين اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين - ونحن نسئل الله لنا في هذا الدعاء كلما اعطى للانبياء من النعماء ونسئله ان ينزل كالانبياء على الصراط ويتجافى عن الاشتطاط وتدخل معهم في مربع حظيرة القدس متطهرين من كل انواع الرجس ومبادرين الى ذرار العالمين فلا يخفى ان الله جعلنا في هذا الدعاء كالظلال الانبياء وارثنا واعطانا المعلوم والمكتوم والمعكوم والمختوم ومن كل الآلاء والنعماء فاحتملنا منها وقربنا ورجعنا بما يسد فقرنا وسالت اوديت بقدرها فاحللنا محل الفائزين سو هذا هو سر اسال الانبياء وبعث المرسلين والاصفياء لنصبغ بصغ الكرام وننتظم فوسلك الالتيام ورتب الاولين من المقربين المنعمين -

ومع ذلك قد جرت سنت الله انه اذا اعطا عبدا كمالا وطقا الجهد وعنده ضللا ويشركونه بالرب الكريم عزة وجلا لا يل محسوبونه ربيا فعلا فيخلق الله مثله ويسميه بتسميته ويضع كماله في فطرته وكذلك يجعل لغيره ليطل ما خطر في قلوب المشركين

يفعل ما يشاء ولا يستل عما يفعل وهم المستولون - يجعل من يشاء كالدر السائح للاعتداء
 او كالدرّة البيضاء في المعان والصفاء ويسوق اليه ثريا من التسليم ويضحي بالطيب
 العميم حتى يسفر عن مرأى وسيم وارج نسيم للناظرين - فانما صل انه تعالى اشار
 في هذا الدعاء لطلاب الرشاد الى جملة العامة والوداد فكا انه قال انتي رحيم وسعت
 رحمتي كلشي اجعل بعض العباد وارثا لبعض من التفضل والعطاء لا سد بابا للشرك
 الذي يشيع من تخصيص الكمالات ببعض افراد من الاصفياء فهذا هو سر هذا
 الدعاء كانه يبشر الناس بفيض عام وعطاء شامل لا نام ويقول اني فياض ورب العالمين
 ولست كنجيل وضنين - فاذا كروا بيت فيضي وماتم فان فيضه قد عسم وشم - وان
 صراطى صراط قد سوى ومد لكل من نهض واعتمد واستعد وطلب كالمجا هدين
 وهذه نكدة عظيمة في آية اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم وهي ازالة
 الشرك وسد ابوابه فالسلام على قوم استخلصوا من هذا الشرك وعلى من لديهم
 وعلى كل من تبعهم من الطالبيين الصادقين -

وفي الآية اشارة اخرى وهي ان الصراط المستقيم هو النعمة العظمى
 وراس كل نعمة وباب كل مألطة - ويتاب العبد نعم الله مزا على له هذه الدولة
 الكبرى ومالك لا يبلى - ومن تاهب هذه النعمة ووفق للثبات عليها فقد دعي الى كل
 انواع الهدى ورعى العيش النصير والنور المنير بعد ليال الدجى فجاء الله من كل
 الهفوات قبل الفوات وادخله في زمر المتقات بعد مقانات العصاة واداه سبل
 الذين انعم عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين - واما حقيقة الصراط المستقيم
 التي اريدت في الدين القويم فهي ان العبد اذا احب به المذاك وكان راضيا بمرضاته

وفوض اليه الروح والجنان واسلم حبه لله الذي خلق الانسان ومادعا الاياها
وصافاه ونجاه وسئل الرحمة والحنان وتنبيهه من غشيه واستنقام في مشيه وخشيته
وشغفه الله حبا واحدا وقرى اليقين والايمان فمال العبد الى ربه بكل قلبه واربّه وعقله
وجوارحه وارصنه وحقله واعرض عما سواه وما بقي له الا ربه وما تبع الا هواه وجاءه
بقلب فارغ عن غيره وما قصد الا الله في سبيل ^{سيرة} ونياب من كل ادلال واغترار بسبال وذى مال وحضر
حضرة الرب كالمساكين - ووذرا العاجلة والغاها واحب الآخرة وابتنهاها وترك كل على
الله وكان لله وفنا في الله وسعى الى الله كالعاشقين - فهذا هو الصراط المستقيم الذي
هو منتهى سائر السالكين ومقصد الطالبين العابدين - وهذا هو النور الذي
لا يحل الرحمة الا بعد حلوله ولا يحصل الفلاح الا بعد حصوله وهذا هو المفتاح الذي
يناحي السالك منه بذات الصدور وتفتح عليها باب الفراسة ويجعل محورا من الله
الغفور - ومن ناجارته ذات بكرة بهذا الدعاء بالاخلاص واهماض النية ورعاية ^{نظر} شرا
الاتقاء والوفاء فلا شك انه يحل محل الاصفياء والاحباء والمقربين - ومن تآوة آهته
الضلالان في حضرت الرب المذان وطلب استجابة هذا الدعاء من الله الرحمان
خاشعا متبذلا وعيناها تذرفان فيستجاب دعاءه ويكرم مثواه ويعطى له هداية
وتقوى له عقيدته بالليل المنيرة كالياقوت - ويقوى له قلبه الذي كان او هن من
بيت العنكبوت - ويوفق لتوسعة الذرع ودقايق الورع فيدعى الى قرى الروحانيين
ومطائب الربانيين - ويكون في كل حال غالبا على هوام مغلوب - ويقوى به رعاية
الشرع حيث يشاء كما تشفع راكب على اطوع مركوب - ولا يغني الدنيا ولا يتعنى لاجلها
ولا يسجد لاجلها وينولاه الله وهو يتقلى الصالحين - وتكون نفسه مطمئنة ولا تبقى ^{لمسند}

المضل ولا تخلق حلقة الباز والمطل ويرى مقاصد سلوكه كالكرام ولا تكون سحبه
 كالجها مبل شرب كل حين من ماء معين - وحث الله عباده على ان يسئلوه او امت
 ذلك المقام والتثبت عليه والوصول الى هذا المرام لانه مقام رفيع ومرام منيع لا يحصل
 لاحد الا بفضل ربه لا بجهد نفسه فلا بد من ان يضطر العبد لتحقيق هذه النعمة الى حضرت
 العزة ويسئله النجاح هذه المنية بالقيام والركوع والسجدة والتمتع على قرب المذلة باسطة
 ذيل الراحة ومتعرضا للاستمache كالسائلين المضطرين - وجملة غير المغضوب عليهم اشياء
 الى رعاية حسن الاداب والتأدب مع رب الارباب - فان للدعاء اداب ولا يعرفها الا
 من كان توابا ومن لا يبالى الاداب فيغضب الله عليه اذا اصر على الغفلة وماتا فلا يرى
 من دعائه الا العقوبة والعذاب فلاجل ذلك قل الفايزون في الدعاء وكثر الهاكون
 لحجب العجب والغفلة والرياء وان اكثر الناس لا يدعون الا وهم مشركون والى غير الله
 متوجهون - بل الى زيد وبكر ينظرون فالله لا يقبل دعاء المشركين - ويتزكهم في بيوتهم
 تائهين - وان حبة الله قريب من المنكسرين - وليس الداعي الذي ينظر الى اطراف
 وانحاء ويختلب بكل برق وضياء ويريد ان يتزعزعه ولو بسايل الاصنام ويعمل كل رقة
 راغبا في حبة ويغني معشوق المرام ولو بتوسل اللثام والفاسقين - بل الداعي الصادق
 هو الذي يتبتل الى الله تبتيلا ولا يسئل خيرة فتيلا ويحكي الله كالمنقطعين المستسلمين
 ويكون الى الله سيرة ولا يعباء بمن هو خيرة ولو كان من الملوك والسلاطين - والذي يكب
 على خيرة ولا يقصد الحق في سيرة فهو ليس من الداعين الموحدين بل كزائلة الشياطين
 فلا ينظر الله الى طلاوت كلماته وينظر الى خبثة نياته وانما هو عند الله مع حلالة لسانه
 وحسن بيانه كمثل روث مفضض لو كنيف صيف قد امت شفتاه وقلبه من الكافرين

فاولئك الذين غضب الله عليهم وهم المرادون من قوله المغضوب عليهم انهم دعوا الى سبيل
 الحق فنزكوها بعد رويتها وتخيرا والمفاسد بعد التنبه على خبثتها وانطلقوا ذات الشمال
 واما انطلقوا ذات اليمين - وانهم ركنوا الى المين وما بقى الا ^{قد}
 رحمين - وعدم الحق بعد ما كانوا عارفين - واما الضالون الذين اشير اليهم في قوله
 عز وجل الضالين فهم الذين زحذوا طريقا طامسا في ليل داس فراغوا عن المحجة قبل
 ظهور المحجة وقاموا على الباطل غافلين - وما كان مصباح يومهم العثار او يبين لهم
 الاثار فسقطوا في هوة الضلال غير متهمين - ولو كانوا من الداعين بدعاء هذا الصراط
 المستقيم لمخضم ربهم ولا راهم الدين القويم ولجأهم من سبل الضلالة ولهداهم الى طرق
 الحق والحكمة والعدالة ليحمدوا الصراط غير ملومين - ولكنهم بادروا الى الاهواء وما دعوا ربهم
 للاهتداء وما كانوا خائفين - بل لو وارثوهم مستكبرين - وسرت تحميا العجب فيهم ^{فضوا}
 الحق لهفوات خرجت من فيهم ولفظتهم تعصباتهم الى بواقي الهالكين - فالحاصل ان
 دعاء اهدنا الصراط المستقيم هي الانسان من كل اود ويظهر عليه الدين القويم ويخرجه من
 بيت فقر الى رياض الثمر والرياحين - ومن ناد فيه الحاحا فاداه الله صلاحا والنبون آسرو
 منه نصر الرحمن فما فارقوا الدعاء طرفة عين الى آخر الزمان وما كان لاحد ان يكون غنيا
 عن هذه الدعوة ولا معرضا عن هذه المنية نبيا او كان من المرسلين - فان مراتب الرشد
 والهداية لا تتم ابد ابل هي الى غير النهاية ولا تبلغها انظار الدمراية فلذلك علم الله تعالى
 هذا الدعاء لعباده وجعله مدار الصلوة ليمتدوا برشاده وليكمل الناس به التوحيد ^{وليذكروا}
 المواعيد وليستخلصوا من شرك المشركين - ومن كالات هذا الدعاء انه يعم كل مراتب
 الناس وكل فرد من افراد الناس وهو دعاء غير محدود ولا حده وانتهاه ولا غاي ولا ارجاء

فطربني للذين يداومون عليه بقلب دائم القرح وبروح صابرة على الجرح ونفس مطمئنة
 لعباد الله العارفين - والله دعاء تضمن كل خير وسلامة وسداد واستقامة
 وفيه بشارات من الله رب العالمين - وقيل ان الطريق لا يسمى صراطاً عند قوم ذوي قلب
 ونور حتى يتضمن خمسة امور من امور الدين - وهي الاستقامة والايمان الى المقصود
 باليقين - وقرب الطريق وسعة الممارين - وتعيينه طريقاً للمقصود في اعين السالكين
 وهو تارة يضاف الى الله اذ هو شرعه وهو سرى سبله للمشائين - وتارة يضاف الى الصالحين
 لكونهم اهل السلوك والماززين عليها والعابرين -

والان نرى ان نوازن هذا الدعاء بالدعاء الذي علمه المسيح في الانجيل
 ليتبين لكل منصف ايها الشفع للعليل وادرع للغيل وارفح شانا واتم برهاننا
 وانفع للطالبين - فاعلم ان في انجيل لوقا قد كتب في الاصحاح الحادي عشر ان المسيح
 علم الدعاء هكذا (٢) فقال لهم يعني للحواريين - متى صليتم فقولوا ابانا الذي
 في السموات ليتقدس اسمك ليات ملكوتك لتكن مشيئت كما في السموات كذلك
 على الارضين - خبزنا كفافنا اعطنا كل يوم واغفر لنا خطايانا لاننا نحن ايضاً نغفر لكل
 من يذنب الينا (يعني نغفر للذين يذنبون) ولا تدخلنا في تجربة لكن نجنا من الشرير -
 هذا دعاء علم للمسيحيين -

فاعلم انه دعاء يقرط في الصفات الربانية وكذلك ما يحيط على مقادير
 القطرة الانسانية بل يزيد سورة الحسرت الروحانية ويحرك القوى لطالب الهواء
 الفانية والشهوات المتفانية مع الذهول عن سعادات يوم الدين - ومن جملة جملته
 فقرة اعني ليتقدس اسمك فانظر فيها بعقلك وفهمك هل تجده حياً

بشأن الاكمل الذي ليست له حالة منتظرة من حالات الكمال ولا مرتبة مترتبة
 من مراتب التقديس والجلال - فان المحامد والتقدسات كلها ثابتة لخضرة العرش
 ولا ينتظر شيء منها في الازمنة اللاحقة وهذا هو تعليم القرآن وتلقين كلام الله الحكيم
 كما مر كلامنا في هذا البيان - ومن اقبل على الفرقان المجيد وفهمه وتدبر ونظره بالنظر
 السديد فيكشف عليه ان الفرقان قد اكمل في هذا الامر البيان وصرح بان الله
 كمالا تاما - وكل كمال ثابت له بالفعل وليس فيه كلام وتجزئ الحالة المنتظرة له جهل
 وظلم واجترام واما الانجيل فيجعل الباري عز اسمه محتاجا الى الحالة المنتظرة وضلوا
 لكلمات مفقودة غير الموجودة ولا يقبل وجود كمال شجرته بل يظهر الاماني لا ينفع ثمرته
 وليس قابل استنارة بدنه بل ينتظر زمان علوقه كان رب الانجيل واحد من
 فقد المرادات وعجز عن امضاء الارادات وكل من ليلة بانها ينتظر كلمات ويتقرب تغير
 حالات حتى يثب من ايام رشاده واقبل على عبادة ليتمنوا له حصول مرادة وليعقدوا
 الهيم لزوال كمد وعلاج ردة سبحان ربنا ان هذا الابهتان مبين - انما امره اذا راى
 شيئا ان يقول له كن فيكون ما للبلبال وربى الجلال رب العالمين - ثم دعاء
 المسيح عليه السلام من غير التنزيه كما انه يقول ان الله منزلة عن الكذب والتمويه ولكن
 لا توجد فيه كلمات اخرى ولا من الصفات الثبوتية اشرادنى فان التنزيه والتقديس
 من الصفات السلبية كما لا يخفى على من عرف الحق والصديرة واما الصفات السلبية لا تقوم مقام
 الاثبات كما ثبت عند الثقات واما ما علمنا القرآن من الدعاء فهو يشتمل على جميع صفات
 كاملة توجد في حضرت الكبرياء لا ترى الى قوله عز وجل انعم الله رب العالمين الرحمن
 الرحيم ما لك يوم الدين كيف احاط صفات الله بجميعها وتا بطا صولها وفروعها - وشار

في الحمد لله ان الله ذات لا تخص صفاته ولا تعد كمالاته واشتار في رب العالمين - ان وبل
 ربوبيته يعلم السموات والارضين والجسمانيين والروحانيين - واشتار في الرحمن الرحيم
 ان الرحمة بجميع انواعها من الله القيوم القديم والمخلوق الكريم واشتار في قوله يوم الدين
 ان مالك المجازات هو الله لا غيره من المخلوقين - وان ابحر المجازات جارية وتتميز
 السحاب كل حين - وكل ما يرى عبد من فضل الله واحساناته بعد اعمال صالحه وصدقاته
 وصدقاته فانما هو صنعة مجازاته - ففي هذه النعماء اشأرات رفيعة عالية تودع لآلات
 لطيفة متعالية على كل كمال تحضرت الله جامع كل جمال وجلال - ثم من المعلوم ان اللام
 في الحمد لله للاستغراق فهو يشير الى ان المحامد كلها لله بالاستحقاق - واما دعاء الانجيل
 اعز لي **تقدس اسمك** فلا يشير الى كمال بل يخبر عن خطرات زوال ويظهر الامانة
 لتقدس الرحمان كان التقديس ليس له بمحصل الى هذا الآن فاما هذا الدعاء من نوع
 الهديان فانك تعلم ان الله قد وس من الازل الى الابد كما هو يليق بالاحد الصمد فهو
 منزلة ومقدس من كل التدنسات في جميع الاوقات الى ابد الابدين وليس محروما ومن
 المنتظرين -

ثم قوله تعالى الحمد لله رب العالمين الى يوم الدين رد لطيف على الدهريين
 والمحلين والطبيين الذين لا يؤمنون بصفات الله المجيد ويقولون انه كعلة موحدة
 وليس بالمدبر المريد ولا يوجد فيه ارادة كالمعطين - فكانه يقول كيف لا تؤمنون
 برب البرية وتكفرون بربوبيته الارادية وهو الذي يربي العالمين ويغري بنواله ويحفظ
 السماوات والارض بقدرته وجلاله ويعرف من اطاعه ومن عصا فيغفر المعاصي او يوبخ
 بالعصا ومن جماعة مطيعا فله جنتان وحقت به فرحتان فرحة يصيبه من اسم الرحيم

وأخرى من الرحمن القديم فيجزي جزاء من الله على ويدخل في الفائزين - ولا شك ان هذه الصفات تجعل الله مستحقاً للعبادة معطياً من عطايا السعادة وأما التقديس وحده كما ذكر في الانجيل فلا يحرك الروح للعبادة بل يتركها كالناتم العليل وأما سر هذا الترتيب الذي اختاره في الفاتحة ربنا المجيد والمجد والعزة وذكرها من قبل ذكر الدعاء والعبادة فاعلم انه فعل ذلك ليذكر عباده عظمت صفات البارئ ذي المجد والعلاء قبل الدعاء ويشير الى انه هو المولى لا منعم الا هو ولا راحم الا هو ولا مجازي الا هو ومنه يأتي كل ما يأتي العباد من الآلاء والنعماء وهذا الترتيب احسن وللروح النفع فانه يظهر على السعيد من الله الرحيم ومجمله مستعد ومقبلاً على حضرة القدير الكريم ويظهر منه توجع تام في ارواح الطلبة كما لا يخفى على اهل الدماء وأما تخصيص ذكر الربوبية والرحمانية والمالكية في الدنيا والآخرة فلاجل ان هذه الصفات الاربعة أهمّات جميع الصفات الموثرة المفيضة - ولا شك انها محرّكة قوية لقلوب الداعين -

ثم الانجيل يذكر الله تعالى باسم الاب والقران يذكره باسم الربوبية
 يون يعبد ويعلم من هو ذكي وسعيد وان لم يعلم من كان من الجاهلين سوان لفظ الانجيل
 فكثير استعمله في المخلوقات فقلنا الى الرب تعالى فعل فيه رائحة من الاشراك وهو اقرب
 للاهللاك كما لا يخفى على المتدبرين -

ثم اعلم ان شكر المحسن المنان امر معقول مسلم عند ذوى العقول والعقلاء
 واذا كان المحسن مع احسانه العام ورحمة التام خالق الاشياء وقيوم العالم من الابتداء
 الى الانتهاء وكان في يده كل امر الجزاء فيضطر الانسان طبعاً ليرجع الى جنبه ويتذلل على
 بابه ويخضع من تنابه واذا اوجده فلا يتأوبه عندهم ولا يفرعه وهم ويكون من المطئدين وهذا

الامر داخل في فطرته ومركز في جبلته ومتنقش في مهجته انه يطلب صاحب هذه الصفات عند
 الترددات ويأمر به المخرج من المشكلات الطالبون يتعاطون بذكره كاسر المناقشة ويتقيدون
 لطلبه زناد المباحثة ويعجبون البراري والفلوات ويطلبون اثر ذلك المبركات وقاضي الحاجات
 ويبينون مجاهدين - فبشر الله عباده انه هو - وانه مقصد ملأ عيونهم ومقصود مرام
 لعظم ومدار شئونهم فليطلبوا ان كانوا طالبين - ومن هذا المقام يظهر غبطة الفاتحة وكونه
 من الله السلام فانها ملوكة من كل دواء وعلاج لكل داء ومن كل بلاء يقوى الضعفاء
 ويبشر الصالحين ويغفر ابواب الخير وسدده ويعطي كل ذي رشد رشده الا الذي احاط عليه
 غبا وتموشقا وته فصار من الهاكدين - وانظر الى كمال ترتيب الفاتحة من الله ذي الجلال
 والعز لا كيف قدم ذكر اسم الله في العبارة وجعله سرّاً لجلالاتها صيل الصفات الاربعون
 العبارة بكامل لطايف البلاغة ثم اروحه صفت الربوبية العامة فان الله كان ككنز مخفي من
 اعين اهل المعرفة فاوّل ما عرفه كانت ربوبية كمال الحكمة والقدرة ثم ذكر الله في الفاتحة
 رحمانية وبعدها رحمية وقفاها مالكية فوضعها طباقاً وطبقها اشراقاً وجعل بعضها فوق
 بعض وضاع كما كان مدارجها طبعا وفيه آيات للتدبرين - وعلم الله عباده ان يقدموا
 هذه المحامد بين يديه ويستلوا الهداية والاستقامة بعد النناء عليه لتكون هذه الصفات
 وتصورها سببا لغوريون الروحانية ووسيلة للحضور والذوق والمواجيد النعبدية
 وليستجاب الدعاء بهذا الحضور ويكون موجبا لانواع السرور والنور والبعد عن المعاصي الخج
 لان العبد اذا عرف انه يعبد رباً احاط ذاته بجميع انواع المحامد وهو قادر على ان ينجم
 جميع ادعية المحامد وعرف انه رب عظيم يوجد فيه جميع انواع الربوبية ورحمن كريم يوجد فيه
 جميع اقسام الرحمانية ورحيم قدس يوجد فيه كل اصناف الرحيمية ومالك مجازات بقدر

ان يحزى كل ذي مرتبة في الاخلاص على حسب المرتبة فيعجز عنه عظيم الشان في القد
ويحزنه صفاته خارجة من الاحاطة فيسعى الى بابها ويبادر الى جنابه قابلا لايالك نعبد
واياك نستعين - فيجمع في هذا الكلام انكسار العبد وحلال رب العالمين - فهذا الاجتماع
المبارك يقطع عرق الاستزابة ويكون سببا قريبا للاستجابة فيكون الداعي من المقبولين
بل ممن لا يشق بهم جليس ولا يقربهم غول ولا تبليس ولا يغيب فيهم مظنون وترفع حججهم
فلا يطوى دونهم مكنون فيطلع على ما حلت في صدور الناس وعلى امور سماوية متعالية
عن طور العقل والقياس ويدخل في اهل السر والقرب المكملين - ويكون الرب الكريم كالخل
الودود والمحسن المودود بل اقرب من كل قريب احب من كل حبيب ويكون كلامه احلى من
كل شربة والهامة الذم من كل لذة ويدخل الله في القلب يشغف حبا وينظر الى المحب
فيجعله تبا ويصبغه بصبغ المتبتلين - ويأتيه منه البرهان والنور والمعان
والعلم والعرفان فلا يسعه الكتمان ولو اختفى في مغارة الارضين فسبحان ربنا
الاولين والآخرين -

واعلم ايها الناظرون والعلماء المستبصرين ان عيسى عليه السلام علم تهيدا قبل الدعا
والقران علم تهيدا قبل الدعاء والفرق بينهما ظاهر على اهل الدهاء فان تهيد
القران يحرك الروح الى عبادة الرحمن ويحرك العباد الى ان ينتجعوا حضرة باحاض
النية واخلاص الجنان ويظهر عليهم انه عين كل رحمة وينبوع جميع انواع الخصال ومخصوص
باسم الرب الرحمان والرحيم والديان فالذين يطالعون على هذه الصفات فلا يزالون
اهلها ولو سقطوا في فلات المات بل يسعون اليه ويوطنون لديه بصدق القلب
وصحة النيات ويتركضون اليه خيلهم ويسعون كالمشوق ويضطرم فيهم هو المشرق

فلاننا قشاهوا أخرى عند غلبة هوارب العالمين فثبت ان في تمهيد هذا الدعاء
قريباً عظيماً للعابدين -

فان العبد اذا تدبر في صفات جعلها الله مقدمة لدعاء الفاتحة وعلم
انها مشتملة على صفات كماله ونعوت جلاله باستيفاء الاحاطة وحركة الانواع الشوق
والحبة وعلم ان ربه مبدئ جميع الفيوض ومنبع جميع التحيرات ودافع لجميع الآفات
ومالك لكل انواع المجازات منه يبدئ الخلق واليه يرجع كل المخلوقات وهو منزّه عن
العيب والنقص والسيئات مستنجم لسائر صفات الكمال وانواع الحسنات فلا شك
انه يحسبه من جميع الحاجات ومنجياً من سائر الموبقات فيكابد في ابتغاء مرضاته كل
المصائب ولو قتل بالسهم المصائب لا يجزئه الكروب ولا يدري ما اللغوب يجذبه المحب
ويعلم انه هو المطلوب ويسير له استقراء المسالك لتطلب مرضات المالك فيجاهد في سبيله
ولو صار كالهالك لا يخشى هول بلاعوب يرى لكل ابتلاء ولا يبقى له من دون حبه الا تكلم
ولا تستهويه الافكار وينزل من مطبات الهوى ليمتطي افراس الرضا ويصفر ازمة الابتغاء
ليقطع المسافة النائية لحضرت الكبرياء ويظل ابداً له مدانياً ولا يجعل له ثانياً من الاحياء
ولا يعتور قلبه بين الشركاء ويقول يا رب تسلم قلبي وتكفيني لجذبي وجلبى لن يصيبني حسن
الاخرين - هذه نتائج تمهيد دعاء الفاتحة واما تمهيد دعاء عيسى عليه السلام فقد عرفت حقيقة
وما فيه من الافّة فلا حاجة الى الاعادة فتفكر في اياماضى وتندم من زمان ما ضي
وكن من التائبين -

ثم بعد ذلك تنظر الى دعاء علمه عيسى والى دعاء علمه ربنا الاعلى

ليستبين ما هو الفرق بينهما لذى النهى وليستفد به من كان من الصالحين -

فاعلم ان عيسى عليه السلام علم دعاءً يترزى عليه انصافنا عن خبرنا
 كفافنا - واما القرآن فعاف ذكر الخبز والماء في الدعاء وعلمنا طريق الرشيد والاهتداء
 وحش علم ان نقول اهذنا الصراط المستقيم ونطلب منه الدين القويم ونغزو به من طرق
 المضروب عليهم والضالين - وانشأ الى ان راحت الدنيا والاخرة تابعة لطلب الصراط والاص
 الطاعة فانظر الى دعاء الانجيل ودعاء القرآن من الرب الجليل وكن من النصفين -
 واما ما جاء في دعاء عيسى ترغيب في الاستغفار فتاكيد لدعاء طلب الخبز كاهل الاضطرار
 لعل الله يرحم ويعطي خبزاً كثيراً عند هذا الاقلال فالاستغفار يتضرع لطلب الغفران
 واصل الامر هو طلب الخبز من الله المنان وثبت من هذا الدعاء ان الكرام عيسى كانوا
 عشاق الذهب واللبجين وهاجري الحق للحجرين - رباعى الدين بنحس من الدراهم ومختبى
 خلاصة النض وتاركى ذيل الرب المرحم والعائين عاصيين - وحبيب الهم ان يتخذوا
 الطمع شرعة وحب الدنيا نجعة فتاستشرف الاناجيل ليظهر عليك صدق ما قيل واتق
 الرب الجليل ودع الاقاويل ولا تحسب الحق الصريح كالمعضلات واسترغم من المشكلات
 لاخبرك عن ابناء العصاة والبنغيات والمهلكات ففتش الحق قبل حوم الختام وهجوم الالام
 ونزع الروح وحصر الكلام واعلم ان الخير كله في الاسلام فطوبى للذى ضرب الخيام في هذا
 المقام وقوى يقينه بالالهام ووحى الله العلامة ورداه الله رجاء الاكرام - ان المسلمين قوم
 بمجاهداتهم الاء كلمة التوحيد وبذل النفس ابتغاءاً لمرضات الله الوحيد واصلحاهم
 يتأفون من الدنيا بل من الامرة ولا يتغيرون لانفسهم الاوجه وبخى العزة ولا يستجهم
 الا ان غفلة من ذكر الحضرت - يتوكلون عليه ويطلبون منه هداية ولا يركنون الى الخلق
 بل يتبعون حبا ولا يمشون في الارض هواناً ولا يبطشون جبارين - وشأنهم اطالة الفكرة

وتحقيق الحق وتنقيح الحكمة يراعون في الرياست تهذب السياست وفي اوان التخصاصة
والافتقار اداب التبصر والاصطبار ولا تفاضل فيهم الا بتفاضل التقوى والتقات ولا ربح
الا رب الكائنات وكل ذلك نوارحاصلة من الفاتحة كما لا يخفى على اهل الفطرة والصحة والتجربة
فالحق ان الفاتحة احاطت كل علم ومعرفة واشتملت على كل حقيقة حق وحكمة وهي تجيب
كل سائل وتذيب كل عدو وصايل ويطلع كل نزيل الى التصفيف ماثل ريسق الواردين
والصادقين ولا شك انها تنزيل كل شك خبيث وتجيح كل هم شتيب وتعديل كل هذو
وتجمل كل خصيم نيب ويبشر الطالبين - ولا معارج كمثله لسم الذنوب فيغ القلوب وهو
الموصل الى الحق واليقين -

واما الهداية التي قد امرنا بطلمها في الفاتحة فهو اقتداء بمخازن الله
وصفات الاربعة والى هذا يشير اللام الذي موجود في اهدنا الصراط المستقيم ويعرفه
من اعطاه الله الفهم السليم ولا شك ان هذه الصفات اسماء الصفات وهي كافي لظهير
الناس من الهنات وانواع السبب فلا يؤمن بها عبد الا بعد ان ياخذ من كل صفت حظا ويخلق
ياخلق رب الكائنات فمن استفاض منها فبفتح عليه باب عظيم من معرفت الرب المحبوب
وتجلى له عظمتة فحصل الامانة والتفرد من الذنوب والسكنية والاختبات والامثال المحيطة
والخشية والانس والذوق والشرق والمواجيد الصمحة والنجية الذاتية المغنية المحرقة بآذن
الله مربى السالكين -

وهذا كلها ثمرات التدبر في مضامين الفاتحة فانها شجرة هيبية توفى كل
حين اكلام المعرفة ويروى من كاس الحق الحكمة فمن فتح باب قلبه لقبول نورها فيدخل
فيه نورها ويطلع على مستورها ومن غلق الباب فبدا عاظمت عليه بفعله ورئى الباب والحق

بالها الكين -

ثم اعلم ان قوله تعالى اياك نعبد واياك نستعين يدل على ان السعادات كلها في اقتداء صفات رب العالمين - وحقيقة العبادة الانصباع بصيغ المعبود وهو عند اهل الحق كمال السعور فان العبد لا يكون عبدا في الحقيقة عند ذوى العرفان الا بعد ان تصير صفاته اظلال صفات الرحمان فمن امارات العبودية ان تنقل فيه روية كروية حضرت العزت وكذلك الرحمانية والرحمية وصفت المجازات اظلالا لصفات المحضات الاحدية وهذا هو الصراط المستقيم الذي امرنا ان نطلبه والشرعة التي اوصينا ان نقتبها من كريم ذى الفضل المبين -

ثم لما كان المانع من تحصيل تلك الدرجات الرياء الذي ياكل الحسنات والكبر الذي هو راس السيئات والضلال الذي يبعد عن طرق السعادات اشار الى دواء هذه العلل المهلكات رجة منه على الضعفاء المستعدين للخطيات وترجما على السالكين - فامر ان يقول الناس اياك نعبد ليستخلصوا من مرض الرياء وامر ان يقولوا اياك نستعين ليستخلصوا من مرض الكبر والخيلاء وامر ان يقولوا اهدنا ليستخلصوا من الضلالان والاهواء فقوله اياك نعبد حث على تحصيل الخلوص والعبودية التامة وقوله اياك نستعين اشارة الى طلب القوة والثبات والاستقامة وقوله اهدنا الصراط اشارة الى طلب علم من عند هدايت من لدنه لطفا منه على وجه الكرامة فحاصل الآيات ان امر السلوك لا يتم ابدا ولا يكون وسيلة للنجاة الا بعد كمال الاخلاص وكمال الجهد وكمال فهم الهدايات بل كل خادم لا يكون صالحا للخدمات الا بعد تحقق هذه الصفات -

مثلاً ان كان خادماً مخلصاً وموصوفاً بأوصاف الأمانة
والخلاص والعفت ولكن كان من الكسالى والوانين القاعدين
وكالضجعة النومة لا من اهل السعى والجهد والمجد والقوة فلا شك
انه كل على مولاة ولا يستطيع ان يتبع هذه ويكون من المطاوعين
وخادماً آخر فخلص امين - ومعذالك مجاهد وليس بقاعد كالاخرين
ولكنه جهول لا يفهم هدايات مخدومه ويخطئ ذات مراراً المضالين
فمن جهله ربما يجترء على المنوعات ويوقع نفسه في المخاطر
والمحظورات ويبعد عن مرضات المولى من جهل جاذب من الجهلاء
وربما يضيع نقاش المولى ودرره وجواهره من كمال جهله وحمقه
وسوء فهمه ويضع الاشياء في غير محلها من زيغ وهبه فهذا الخادم ايضا
لا يستطيع ان يستحصل مرضات المخدوم ويسقط جهله كل مرة عن
اعين مولاة فيبكي كالموقوم وكذلك يعيش دائماً كالملعون المعلوم
ولا يكون من الممدوحين بل يراه المولى كالمخوس الذى لا يأتى بخير في
سيره ويخرب بقعة رحا واملاله في كل حين -

واما الخادم المبارك والعبد المتبرك الذى يرضى مولاة

ولا يترك نكتته من هذه ويسمع مرجاءه فهو الذى يجمع في نفسه هذه
الثلث

سويًا ولا ينفذ ولا ينجيته وحل ولا يطعنه كسبل او جهل فيصير عبدا مرضيا
 هذه هي الاشرط الثلاثة للذين يسلكون سبل ربهم مسترشدين - وفي
 اياك نعيد اشارة الى الشرط الاول والى الشرط الثاني في اياك نستعين
 والى الثالث في اهدنا الصراط فطوبى للذين جمعوا هذه الثلاث ورجعوا
 ربهم كالميلين - وتأذّبوا مع ربهم بكل الادب وسلكوا بكل شريطة غير قاصرين
 فاولئك الذين رضي الله عنهم ورضوا عنه ودخلوا حظيرة القدر امنين
 ولما كانت هذه الشرائط اهم الامور الذي قصد سبل النور جعلها الله الحكيم
 من اجزاء الدماء ^{السيالك} ليتدبر كالعقلاء وليستبين سبيل الخاشعين -
 وهذا التحريم اردنا في هذا الكتاب بفضل رب الارباب
 والمحمد لله رب العالمين - والسلام على سيدنا
 ورسولنا محمد خاتم النبيين رب امطر
 مطرا السوء على ملذبيه واجعلنا
 من المنصورين -

آمين

بسم الله الرحمن الرحيم

بقلم احقر العبد من المريدين حضرت المسيح الموعود والهيد المسعود العبد المقتدر الى الله الاحد

عبد محمد لا تسرى

عفي عنه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم ملائكته يوم الدين والصلوة والسلام على
سيد ولد آدم سيد المرسلين والانبياء واصفي الاصفية محمد خاتم النبيين وآله
 واصحابه اجمعين - اما بعد فيقول العبد الضعيف المفتقر الى الله القوي العاين
نور الدين بن عصمه الله من الاوقات وادخله في زمرة الامنين وجعله من
نور الدين - ايته قد كنت لهجت بك دلت المفاصد من اهل التبرمان وشاهدت
تغير الاديان - ان ارزق روية رجل يجد دهن الدين - ويرجم الشياطين
وكنتم ارجو هذه المنية لان الله قد بشر المؤمنين في كتاب مبين
وقال وهو اصدق القائلين وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصالحات
ليستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين من قبلهم - الى اخر ما قال رب العالمين
وكذا قال الذي ما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحى وهو الصادق الامين -
صلى الله عليه وسلم - ان الله يبعث في هذه الامة على راس كل مائة سنة
من يجدد لها دينها فكنتم لرحمته من المتظنين - فقصدت لهذا
البغية بيت الله مهبط انوار الحق واليقين فكنتم اجابا للبرارى - واقطع الصغار

وكم من عوجين مشكل غير واضح
 وما ان رأينا مثله بطريق
 واكفر قوم جهول وظالم
 وهذا على الاسلام احد المصائب
 ان في القوم ممدح يا مكفر ضاق
 نبتت هدى العرفان جهلا وبعدا
 وان كنت تسعى اليوم في الارض مفسدا
 ولو قبل البقا تفكرت ساعة
 قصدت لترضى القوم من سوء نيتي
 وما في يديك لتبعدن مقربا
 وقد كنت تقبل صدقة وكتبته
 الا انه قد فاق صدقا خواصكم
 اتكفرا يا غول البرار من مثيله
 وتعتسا لكم يا زمر شيخ مزور
 له كتب السب والشتم حشوها
 اضل كثيرا من ضلالاتهم
 وما ان ارى فيه الفضيلة تنجست
 يشيع رسالات لبغي شرايد
 وما كان لي بغضه وعداوة

انا على فصرت منه مسهد
 وما ان رأينا مثله قاتل العدا
 وكذبهم من كان فظا ومهددا
 يكفر من جاء السب مؤيدا
 الا ان اهل الحق سمواهم مفسدا
 اخذت طريقا قد دعا اليه الرد
 فسخر في يوم النشور من ودا
 لعمري هديت وما ابيت تبدا
 وكان رضى الباري اتم واوكدا
 اله البرايا قد دنا واحمدا
 فمثلك كفرنا مارينا ضفندا
 ودا فاروس الصالحين وارحبا
 اتلعن مقبولا يحب محمدا
 هلكتم وادركم وعقا وفسدا
 شرير وليستقرى الشرور تهما
 وباعد من حق مبين وابعدا
 نعم في طرق المفسد بين تفردا
 ويجلب الحق اليها ويرفدا
 وفي الله عادينا اذ ذم احدا

فخذ ياله راس كل معاند لتكون آيات كل مكذب ويطالب العرقان خذ خيل نورة وفي الدين اسرار وسبل خفية	كانخذ لك من عادي وليا وشدا حريص على سبب مبراهة محمد ودع كل ذي قبل بقل المهتدي يلاحظها بصري اركى الشدا
--	--

واخرج عوانا ان الحمد كله
لرب سميع بعثنا محمدا

قد تم هذه القصيدة وقد جئنا ان نلحقها ببعض قصائد بلغة فصحة من كل املا دي المفضلين
محمد سعيد الشامي الطرابلسي سيد الله تعالى قد نظمها ودمح بها سنياد ومرشدنا المشايخ فيها
وهي الفرق النضرية ومنجى الفلاح

خضعت لرفعة مجرك العظماء ومنت اليك مع الوقار وملت ولك الامان من الزمان ومالك قد حُزنت فضلا من الهالك فوقما وحيت علما ليس فيه مشارك يا من اذا نزل الوعد ببابه انت الذي وعد الرسول فحبذا انت الذي ان حل جدي في الملا طوبى لعبد قد رضى بك بلجاء طوبى لقوم انت بيضتكم لهم	وانت اك تحب ذيلها العليا وتقاخرت بمدحك الشعراء من لا ذفيك من الزمان عناء قد حازة من قبلك الابعاء لك في الانام وللإله عطاء اغناهم عما اليه جاؤا وعد به قد صحت الانباء ودعوت ربك حذو الارواء اذ لا يخيب وراحتاه ملاء وكذا العصر انت فيه ذكاء
---	---

طوبى لى لى رانت فيها قاطن
يا ايها الحبيب الاجل ومن به
انى لا مرغبان امرى لى سىك
يا واحد انى ذاته وصفاته
وبك استقامت للعلا امركانه
ايدت دين الحق يا علم الهدى
ورفعت للاسلام حصنا بادخا
ونكمت اهل الشر لى حتى اصبحوا
رسلت سيف الشرعية بينهم
ما زلت تضرب فيهم حتى انشوا
جاؤا لى انتصر عليك ما دروا
صالوا وراوا ان يفوزوا لى الذى
وتفرقت اخرا بيهم لما رءوا
ما ضرهم لى امنوا اذ جئتهم
هيهات ان يصلوا الى ما املوا
بش الذى قصد واليه من الرى
ضلوا وقالوا ان عيسى لم يميت
قد مات عيسى مثل مودة امه
من كان ينكر ذا افليس بمؤمن

فلقد بدت فى سوحها الزهر اع
يرجى المراد وتكشف الظن
وجها عليه من الجمال رداء
قد حققت بوجوه ذلك الاشياء
وتزيت بمقامك الجوزاء
وابنت طر قاطها الحبلاء
تفنى الدهور وما يلبىه فناء
فى غيهم قد مسهم اقواء
لما رءوا اكبرهم اعباء
من وقعة فكأنهم اهباء
ان الاله عليك منه لواء
قصد واليه قصد هم اعياء
اسداه صور كفه عضباء
بل كذبوك فخابت الآراء
حتى تلبين وتثبت الصماء
وتنزلت بقلوبهم باساء
بل فى السماء واين منه سماء
والموت حق ليس فيه خفاء
فما ارى والرب منه براء

ان كان عيسى ياتين بعبيدنا لا مرحبا بهم ولا اهلا ولا كلا ولا برحت صبا حامع مس قوم ككانهم الذبايب اذا عت لا يقربون من الحلال فعندهم والى الحرام شواخصا بصارهم يا ايها البحر الذى ما مثله بل ايها الغيث الذى انوائه حيالك ربي كلما هبت صبا	ذاق الحماة فهكذا القادما سهلا ولا حملتهم الغبراء مرالد هور تجذهم حصبة فاستخوزتهم بالكلب ورعاء ان الحلال طريقه شنعاء ان الحرام لمن يرميه غداء بحر ما كجيبه احصاء فعلت بما لا تفعل الا نواء نجد وما قد غنت الورقاء
---	--

او ما ترسم فى مدحى كمنشد

خضعت لرفعة مجدك العظاء

المجيد الشيد
السيد سعيد

والله اعلم

حمد غزير صادق الاذعان فرد كثيرا لغفور الاحسان اذ قد ابيرت دولتنا الصليان فى الحرب اذ يعدو بجند سنان	للرب دالسم الغفران منشئ الانام ومنزل الفرقان من وقع شههم حاذق الطعان محى المنون وموقد السيران
--	--

كالبيت صا د في علت الضيعة
اسد هزير ثابت الجنان
بتل الشكوك بقاطع البرهان
حرامد موائل العرفان
ردع النصوص بقدره المنان
يا ايها المولى العظيم الشان
اذ كنت علما فخر كل زمان
فانعم ودم بالعز والامان

في يوم مخصصة على اسوان
لم يكثر بكثرة القرسان
ودلا شل قدرت بها العينان
واسم اجسرهما على الظهائر
يدعون ويلا نكسر الاخقان
هيها ت عينان ترى للعتان
ولقد تناقل فضلك للثقلان
ما هن ريج ميد الاغصان

وله رحمه الله تعالى متغزلا وممدح الجناب المشار اليه

الا لا امرى من احب بعيني
يا القوي وبالصحة الحقوني
من لحاظ مرثقات بقلبي
ونحن ود ايغ الشقيق عليها
ظبية من قاديان سبتي
حذا قدرها اذ ايتتني
ما الشمس عندي ولا البدر فاعلم
كلا ولست في الجنان براض
ولقد اراني بعد ما كنت ليثا
يرهب الاحس المدرج صولتي

وعدوى اسلا بكرة واصيلا
وادركوني فقد غرقت قتيلا
اسهها عنه لا ترى تخيلا
ورضاب مزاجه زنجبلا
اذ رنت رنوة وطرفا كميلا
كتتنه الغصون ذلت تدليلا
في حلالها ارس لها تمثيلا
بسواها ان اراها بدديلا
مصملا عمتها لا خنثيلا
وبعيني يرى العز ين ذليلا

تسحب الغمات يا فديتك جدي	وابن آوى يدعوك العودلا
غيراني وان جنت غراما	في هواها لا صبرك جملا
فحسب الهام الذي اليه المطايا	قد تحطت ثلاثا وسهولا
خير عبد يراه اشرف قوم	من لعيس المسير اضح مثيلا

ان يراني ويكشف ما لي	عن رقيب اوى الرجيلا
----------------------	---------------------

وقال رحم الله تعظيكم على هذا الكفار المليك وما للحبيب	الافدس نفع الله
المسلمين	

كتاب حكيم زهر الربيع نضلة	وحوى من النظم البديع طرقة
يغني الاديب فكاهة ومسرة	عن ان يكون له الحبيب جليسا
قد صاغ الخبير الذي انواره	تدع الليال اذا دجى شمس
لله دمر القادبان فانها	كالشام حيث اقام فيها عيسى
بلد بها غيث الموهب قد هم	وتقدس ارجائها تقديسا
فكانت ما هي ايليا عراذ حوت	جبل احب به ربه المنا موسى
قرم تقاصر عن ثناء خصاله	فوه الزمان ولا يرى تدليسا
بجز تلاحم بالمعارف موجه	شهم علار تبك لكمال عروسا

وَقَالَ مُظَكَّرٌ عَلَيْهِ اِيْفَاكَ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين - وصلى الله على سيد المرسلين -
اما بعد - فاني قد سرحت طرفي في مضمار حلبة البيان - واجلست
قداح فكري في حديقة بستان الاذهان - احسن الجمالة التي ابتكرها
نتيجة افكار الزمان - ومخطر جمال العرفان - نابغة دهر - وسحبان
قطرة - سيدنا ومرشدنا ميسع الزمان - مركز العز والامان - الشيخ
العالم العلامة - المحبر الفاضل الجليل الفهامة - سمي من انزل عليه
الفرقان - سيد ولد عدنان علي الصلوة والسلام - احمد الفعال و
النخصال - ادام الله عليه سوانح الاجلال - ومنابع الافضال ولذا
مرفوع الجناح مقبل الاعتاب فوجدتها القدر المعلى والدرة الميتمه
والروضه الارضيه والمدرية المشرقة - وكيف لموجدها حبر يشار اليه
بالانامل ويحمر ليس له من ساحل - فكاننا قد عنيت بقولي اذ كان به احري
وبسر ادرى

هيئات يوجد في الزمان نظيره	ولقد حلفت بالله لا يوجد
بالله رب الرافضات الى منا	والقائمين ظلامهم يستهجدوا

فلله درة ولا فض فوه ولا عدمه بنوه اذ قد احسن واجاد وبالغ فيما به افاده
تتمت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي طلع شعور الهداية في قلوب اهل العرفان واجمع نفوس
 اهل النواية في وود منهل الغفران - وابتغى ينابيع المكارم ليرد على نلالها كل ظمآن -
 وفتح منابر التقديس والتعظيم وخفص اعلام البهتان - والصالح والسلام على
 سيد قلوب عذنان سيد نبينا محمد الذي أتى بالبياض على الصلابة وازواجه
 في كل وقت وعوان - اما بعد فيقول سير خبزه و فقير عفر به المنار محمد الطهراني
 المشاعر الشهير بمحمدان - انني لما دخلت الهند في بلدة قاديان - واجتمعت بحبرها
 بل وحر جميع البلدان مولانا وسيد الشيخ ميرزا غلام احمد صاحب الوقت
 ومسيح الزمان واطلعت على هذا الكتاب في كتابا اذا ما لمحة استلحتك واني
 اذ قد انتفضت الحجج لزعاج المخالفين ولحام الخاصين ذوالعوج اعط كل ذي سهم
 سهمه وما اخطأ سهمه يدعو الضالين الى المصالح وما يدع نكتت من لوازم
 الفلاح وجب على المسلمين اطاعت امره وقد اشرب قلبي انه
 من الصادقين والله حسيب وهو يعلم سر الناس وجههم ويعلم ما
 في السموات والارضين واخر دعوانا
 ان الحمد لله رب العلمين

١ رواية غريبة

اعلموا اني قدمت في عجم الليل على العادة لصلوة الفجر ثم بعد ايام اعلنت عيني بالنوم فرايت كأن
 مرشدنا رحمه الله تعالى قد صنع طعاما كثيرا فاخر او دعا اليه جماعة غفيرا من الخلق من بلاد مختلفة
 عربا وعجماء ثم بسط سفرًا وموائد عديدة وجلس عليها اولئك القوم عشرة عشرة وانا معهم
 في اخرهم فاكلوا وقتا موابقيت منفردا فدخلت الخجل وقمت غير شبع فظرت عن يميني
 مكانا محلا من المرق فصرمت اغيبته حتى اكتفيت ثم انتهيت وانتى الناس الى امكان
 المذكور وقد فرشوا انواع الفرش النفيسة فجلسوا بحسب مراتبهم وفيهم العلماء والامراء وغير
 فقام رجل منهم يعظ الناس على طريقة الفقهاء الحنفية وكانه نسب الى الاولياء فقال
 احداهل المحفل لعز الله آباء الاولياء ان كانوا يقولون بهذا فقلت لا بل بالعلم تكذب اولياء الله
 وجرى ذكر الامام الجوهري فسيده رجل منهم فغضبت عليه وقلت انتشم اماما من الدنيا في اللغة
 العربية ولا تخاف من الله تعالى ورايت كان المذكور راية الله تعالى فذا خذ بيدي وسلك في منفر
 طريقا مستقيما محضنا بلا زهارة ولا شجار وقال لي اني قد اردت ان اقامتنا في الشام او في
 امر فسمارايك في هذا فقلت له ان رأيي ان تقيم في الشام فانها ارض الله ومعقل المسلمين
 وبها امناء هل وبنى ملك بيتا ويتخذ بيستانا وارضا وان اقامت معي في مكان حيث ذكرت لك فانه
 احسن واتكفل للجميع فذاك فقال لي ان شاء الله افعل ما اشرت به ورايت كان قد جئ بجليل
 القامة صرح الجبه والحية في ثياب رثة وهياة قبيحة كأنه يراد قتله ثم هبت من رقتي متجها
 من ذلك واظنه خيرا واقبالا للمذكور وانا له من في اني اني مكان هذا ما رايت وسعيرته

والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب

محمد بن الشيخ
 السيد سعيد بن محمد

اتمام الحجة على الملوك من العلماء والشيوخ كلهم جميعين

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد فاني قد سمعت اكم ايها الاعوان كثرتموني وكذبتموني وحيث
مفتريا وناصتا في حجة تثبت الكناش وتبين الحق وظهر الامراكين لكن ما ركبت دعاءكم وما
اخذ لكم هيبه الحق بل جرتم عن القصد جدا وحسبتم الحق شيئا اداو كنتم على قولكم من المصترين
فلما اذيتهم في امري وصرتهم قريين للفتاس ونجى الوسواس توحيست ما يحسن افكاركم وقطعت لما
يظن من استنكاركم ففست كتباً تدحسن ترتيبها وصفها فخرج تعاجيرها وجمعت على التحقيق صفاء
الدردسك والحق وقنوعا للتحقيق وكان فيها ادعاج اوهام المتوهمين سوادج ترفات الشياطين
واصلاح نوازات المفسدين وبيان اعنات الباغين ومعانات الطاغين ومعاداة العادين وحل
المتكالبين وسطوة الجايرين وكيد الكائدين - مع كثير من الدلائل والبراهين - وكانت اسماها فتح
الاسلام وتوحيح الارام واداء الاوهام ومراة كمالات الاسرار ولكنكم ما رايتهم وتعايتهم وكفرتم داعي
الله وعصيتهم وكنتم فوجعا عادين - واصرتم على انكاركم حتى انتهى امركم الى تغيير المسلمين ولعن المؤمنين
وكذبتهم اسراراً لم تحيطوا بها وعنفتموني على ما لم تعلموا حقيقة وكنتم تصفون على مزاجين -
وكم من جلا وليتمها الى انهم اركم على اجد قطرة من علمكم واخباركم وكنتم بالمر ترجع بيلة ولم تجلب
نفع غلة وما زادني شئ منكم غير يأس وقنوط ودرخاين - فاسترجعت على انقراض العلم ودروسه
واقول انما لا وشموسه وذهبت هيبتي على حال قوم فيه تلاك العلماء الذين هم معروق العظم
والمبعذون من نامس المسلمين - ومعد لك وجدت كل واحد منكم سادراً في غلوانه وساداً في قلوب
خيلائه ومفارقاً من ارجاء حياته ومن اكابر المفسدين فلما انشرت جلباب خضركم واما طحت جلباب
النفس خضركم فموتوا تريت عج وقركم ففهمتم ان النعم لا ياخذ فيكم ولا ينفعكم قول ناصح كما لا
ينفع المتحرجين سقاوتهم الهمة النكلان وعيناي فخلان ودعوت الله اياماً سجداً وقباً ما خربت
امام حضرته واستطرحتم بين يديه مبتغياً اليه اذبال وسيلته - ورفعت مني كغيرة المتكالبين -
فري الله برحائي واعتداء اعدائي وقلتي اخلائي وبشرني بفتوحات حيات وكرامات
من علي بتا مبدء المبين ففهمنا ما وعدني ربي في عشرين الاوين - انهم كانوا يكذبون بآيات الله وكانوا
يهايمون ويكفرون بالله وسهولة وقالوا لا حاجة لنا الى الله ولا الى كتابه ولا الى رسوله ففهمنا انهم
وقالوا لا تقبل آية حتى يرينا الله ايت في انفسنا واننا لانؤمن بالفرقان ولا نعلم ما الرسا وما الايمان انا من الكافر

قد دعوتني بالتفريع والابتهال ومدد اليه ايدي السائل فالهنيء لي وقال ساكنهم اية من انفسهم
واخبرني فقال انني ساجد بين يديهم فسموها وقال لها سيجعل ثيبي دعوت بعلماء ابوها الى
سنتعن يوم النكاح ثم نوحها اليك بعد موتها ولا يكون احدهما من العاصين فقال انا ارادها اليك بعد
كلمات الله ان رايك حال لما يريد فقد ظهر احد عديدها ايها وقت من عود فكونوا لودعوا الحرز المتقرب
فما علموا في هذا تامل المتقدم انظر بالمصباح المتقدم هل هو فعل الله تعالى او كيد المغترين - وهل يجوز
استجيب الله دعاء ملحد كما يستجيب دعاء المقبولين - وكيف يخفى امر رجل يميت الله لاجل عزالة واجل
رجلين ويجعل في انبياءه نصيبا الصديقين ان الله لا يظهر على غيبه احد الا من رضى من رضى الذي ارسله
لاصلاح الخلق في ربي الانبياء والحديثين - ومنها ما وعدني بي واستجاب دعائي في جعل مفسد عدو الله
ورسوله ليكلهم القشورى واخبرني انه من الهاكين انه كان يسب الله ويتكلم في شأنه بكلمات
زدعوت عليه فبشرني ربي بموته في سنة ان في ذلك كايته للطالبين -

ومنها ما وعدني بي اذ جادلني رجل من المتعصبين الذي اسبه عبد الله ثم خبرني انه كان ينادي
ان يستجيباثر الحيل على دين المضاري ويؤارى سوائه فصال على الاسلام وكان من المتشددين - وبكثرت
في حلقة معتصة بالانام مخضعة بالزحام وزخرف مكائده لارضاء الكافرين ففتيت اليه عناء
وابشنته من معارف بياكي وجعلته من المعفين -

فما وجب من قلة الحيا عو كان معي في جهلته ويسد في الغلواء وامتدت لي الحجة
الى نصف الشهر وكنا نغزو واليه بعد صلوة الفجر نرجع في وقت الهجير عند اشتداد حر الظهيرة
ونكنا الاستراحة كالجاهدين - فبينما انا في فكر لاجل ظفر الاسلام واتحكم اليام فاذا بشرني
ربي بعد دعوتي بموته الى خمسة عشر شهرا من يوم خاتمة البحث فاستيقظت كنت من المحمدين
ثم جئنا واجتمعنا للحلقة وحضر الخاص العام واحضرت الدواة والاقلام فما لبثت ان قدرت انباء
من كلام اخبرت من رايك باب امليت في الكتاب ثم دخلت من ارجعتي وحسبت ذلك البحث افضل فرتي
وحسبت ذلك البناء نعمة من نعم رب العالمين - ففكر واعا فآلم الله ولا تعجلوا في تكفيرى ولا تسبوا ولا تقدر
واكنتم في شاك فانتظروا هذه الانباء المذكورة فانها معيا لصدق وكذبي ان لم تنهوا فقد نمت عليكم حجة الله
وحقي ولن تغروني شيئا يستسلون عند ما لك يوم الدين وان تتوبوا رتقوا الله لا يفتح الجحشانيين

الحمد لله